﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

هفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 20 | جمعۃ المبارک 23؍اگست 2013ء | 14؍شوال 1434 ہجری قمری ❁ 23 ؍ظہور 1392 ہجری شمسی | شمارہ 34

آگ اس آنکھ پر حرام ہے

حضرت ابو ریحانہؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ’’ آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو دیکھنے کی بجائے جھک جاتی ہے اور اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ عزوجل کی راہ میں پھوڑ دی گئی ہو۔

(سنن دارمی، کتاب الجهاد، باب الذی یسهر فی سبیل الله حارسا حدیث نمبر 2293))

2011-2012ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ۔

❁......مجلس نصرت جہاں کے تحت اس وقت افریقہ کے بارہ ممالک میں 39 ہسپتال اور کلینک اور 656 سکول کام کر رہے ہیں۔

❁......انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز، ہیومینیٹی فرسٹ وغیرہ مختلف ادارہ جات کی مساعی کی مختصر رپورٹ۔

❁......اس سال 116 ممالک کی 282 قوموں کے 5 لاکھ 14 ہزار 352 افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئے۔

❁......بیعتوں کے ایمان افروز واقعات، رؤیا صادقہ کے ذریعہ قبول احمدیت، دعوت الی اللہ کی راہ میں روک پیدا کرنے والوں کے عبرتناک انجام اور الٰہی نصرت و تائید کے روشن نشانات کے تذکرہ پر مشتمل نہایت درجہ ایمان افروز واقعات کا روح پرور بیان۔

حدیقۃ المہدی (آلٹن) برطانیہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ یوکے 2012ء کے بعد دوپہر کے اجلاس میں 8؍ستمبر 2012ء کو خطاب

تیسری و آخری قسط

مجلس نصرت جہاں

مجلس نصرت جہاں کے تحت بھی اس وقت افریقہ کے بارہ ممالک میں انتالیس ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔ تینتالیس ڈاکٹر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ بارہ ممالک میں ہمارے چھ سو چھپن ہائر سیکنڈری سکول اور جونیئر سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں اور اس سال ہومیو پیتھک کلینک بھی کھل رہے ہیں۔

شفا کے غیر معمولی واقعات بعض دفعہ ہوتے ہیں۔

ٹیچی مان، گھانا کے سرکٹ مشنری لکھتے ہیں کہ 16؍ستمبر 2011ء کو ہم نے معمول کے مطابق ریڈیو پروگرام کیا۔ عنوان تھا ’کیا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی آمد سے حضرت عیسیٰ کی آمدِ ثانی کی پیشگوئی پوری ہوگئی ہے؟‘ بحث کے دوران سب نے اپنی اپنی رائے دی مگر سیونتھ ڈے ریوایول چرچ (7th day Revival Church) کے پادری Yaw Saul جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، نے موضوع کو غلط قرار دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی قرار دینا کفر قرار دیا اور احمدیوں کے بارے میں دل آزار باتیں کیں۔ خاکسار نے قرآن مجید کی روشنی میں اُسے کہا کہ اگر ہم احمدی عوام کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں تو مجھ پر خدا کا غضب نازل ہو، بصورت دیگر Yaw Saul پر خدا کا غضب نازل ہو۔ اب خدا کی تقدیر اس طرح ظاہر ہوئی کہ اُس نے وعدہ کیا کہ تبلیغ کے معاونین کو سانپ بنا کر دکھائے گا جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سانپ بنانے کا معجزہ دکھایا تھا۔ اس کے لئے اس سال 8؍مارچ کی تاریخ مقرر کی گئی۔ اُس روز لوگوں کی بہت بڑی تعداد لاری سٹیشن پہنچ گئی۔ لوگوں نے لمبا انتظار کیا مگر یہ معجزہ ظاہر نہ ہوا۔ اس پر لوگوں نے اُس پر پتھر، لاٹھیاں اور جو کچھ ہاتھ میں آیا، پھینکا۔ اُس نے صرف یہ کہا کہ خدا نے اُسے مایوس کیا ہے۔ اب یہ شخص عیسائیت چھوڑ کر دنیاوی کاروبار کر رہا ہے اور اکرا چلا گیا ہے۔ ٹیچی مان کے لوکل اخبار نے اس واقعہ کی خبر دے کر یہ سرخی لگائی "False Prophet Yaw Saul"۔ اللہ تعالیٰ جھوٹے لوگوں کے یہ نظارے ہر زمانے میں دکھاتا ہے۔

اسی طرح بہت سارے مریض شفا پاتے ہیں۔ ایسے مریض جن کو ہر جگہ سے ڈاکٹر جواب دے چکے ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ہسپتالوں میں آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے ڈاکٹروں کے ہاتھ میں شفا رکھی ہے اور وہاں سے شفا پا کر جاتے ہیں۔

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹ انجینئرز بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی کام کر رہی ہے اور پانی کے نلکے لگانے، بجلی مہیا کرنے اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کرنے کے علاوہ انہوں نے ماڈل ویلیج افریقہ میں بنانے شروع کئے ہیں اور ایک کا افتتاح ہو چکا ہے۔ اور میرا خیال ہے ایک دو قریباً تیار ہیں۔ انشاء اللہ افتتاح ہو جائے گا۔ اور اس ذریعہ سے بھی جماعت احمدیہ کا کافی نام اُن ممالک میں پھیل رہا ہے اور لوگ ہماری خدمات کو سراہ رہے ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ اور خدمت خلق کے مختلف کام

ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ سے بھی اللہ کے فضل سے کافی کام ہو رہا ہے۔ اسی طرح بعض اور خدمتِ خلق کے کام ہو رہے ہیں۔ امریکہ میں بلڈ ڈرائیو (Blood Drive) کیا گیا اور بارہ ہزار کے قریب بیگ اکٹھے کئے گئے جس کا وہاں اثر ہے۔

ایک Native امریکن نے ہماری ویب سائٹ پر لکھا کہ 9/11 واقعہ کے بعد میرے دل میں اسلام کے خلاف سخت نفرت پیدا ہوئی۔ دس سال میں اس نفرت میں کچھ کمی آئی لیکن دس سالہ تقاریب نے اُسے پھر دل میں زندہ کر دیا۔ آپ کے خون کے عطیات اکٹھے کرنے کے بارہ میں سی این این کی ویب سائٹ پر آپ کی رپورٹ دیکھی تو فوری ردّعمل یہ تھا کہ پبلک ریلیشن کا سٹنٹ (Stunt) ہے۔ پھر لکھا کہ پھر نہ جانے کس وجہ سے میں نے رونا شروع کر دیا اور ایسے لگا کہ میرے دل سے ساری اسلام دشمنی، بغض اور نفرت دُھل گئی ہے۔

سی این این کی ایک رپورٹ میں ایک یہودی سے انٹرویو لیا گیا تو اُس نے کہا کہ جب مجھے پتہ چلا کہ خون دینے کی یہ مہم مسلمانوں کی طرف سے ہے تو کیونکہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ میں نے فوراً فیصلہ کیا کہ میں ضرور خون کا عطیہ دوں گا۔

ایک چرچ میں عبادت کے بعد پادری صاحب نے اعلان کیا کہ کوئی شخص سوال یا تبصرہ کرنا چاہتا ہے تو کر لے۔ اس پر ایک خاتون نے کہا کہ مختلف ریڈیو اسٹیشن پر یہ اعلان ہو رہا ہے کہ احمدیہ جماعت جو مسلمانوں کی ایک پُر امن جماعت ہے، 9/11 کے موقع پر خون کے عطیات اکٹھے کر رہی ہے، ہمیں ان کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہئے اور کامیابی کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے۔

اس طرح بہت سارے لوگوں نے اپنے تاثرات دیئے۔

نادار، ضرورتمندوں اور یتامیٰ کی امداد

نادار اور ضرورتمندوں اور یتیموں کی امداد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری ہے اور ہزاروں لاکھوں بچے اور مریض اس سے استفادہ کر رہے ہیں۔

بینن سے معلم اسحاق صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس مرتبہ عید الفطر کے موقع پر جب تحائف دیئے گئے تو ذاکری صاحب صدر جماعت گنگولا کا خاص طور پر ملنے آئے اور کہا کہ میں جتنا بھی خلیفہ وقت کا شکرگزار ہوں، اتنا ہی کم ہے کیونکہ اس مرتبہ عید پر پکانے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا اور میں سوچ رہا تھا کہ کسی سے قرضہ لوں لیکن اُس سے اگلے ہی دن آپ کے مبلغ صاحب عیدی لے کر پہنچ گئے۔ میں شکرگزار ہوں۔

بورکینا فاسو میں اسی طرح آنکھوں کے آپریشن ہوئے ہیں اُس پر لوگ بہت شکرگزاری کرتے ہیں۔

غرباء کی جماعت جو خدمت کر رہی ہے اس حوالہ سے بینن میں کوتونو کے صوبائی گورنر جناب پلاسیڈ آزاندے (Placide Azande) نے نیشنل ٹی وی ORTB کی ٹیم کو بتایا کہ میں اس وقت جماعت احمدیہ کی سوشل خدمات دیکھ کر بہت متاثر ہوں۔ یہ جماعت احمدیہ آج سے نہیں عرصہ دراز سے دنیا کی ہر طرح سے امداد کرتی جا رہی ہے۔ یہ دنیا بھر میں امن کا صرف پیغام ہی نہیں

دیتے بلکہ نادار طبقہ، غرباء، مساکین، بیواؤں، قیدیوں اور مریضوں، یتیموں کا ساتھ دے کر، اُن کا بھرپور خیال رکھ کر دنیا میں عملاً امن بھی قائم کرتے ہیں۔

قیدیوں سے بھی رابطے ہیں۔اُن کے ذریعہ سے بھی کام ہو رہا ہے۔

نومبائعین سے رابطے

نومبائعین سے رابطے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے غانا اس وقت سرفہرست ہے۔اس سال بھی انہوں نے انتیس ہزار دو سو نومبائعین سے رابطہ بحال کیا ہے اور سات سالوں میں اب تک یہ اللہ کے فضل سے نو لاکھ بتیس ہزار چار سو نومبائعین سے رابطہ بحال کر چکے ہیں۔ دوسرے نمبر پر نائیجیریا ہے۔انہوں نے اس سال چالیس ہزار پانچ سو اٹھانوے نومبائعین سے رابطہ بحال کیا ہے۔اب تک ان کے کُل چھ لاکھ رابطے ہو چکے ہیں۔اس سال میں نائیجیریا پہلے نمبر پر ہی ہے لیکن کُل تعداد کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔ تیسرے نمبر پر بورکینا فاسو ہے۔ پھر آئیوری کوسٹ ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے رابطے ہو رہے ہیں۔

بیعتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو خاص دلچسپی بھی ہوتی ہے کہ بیعتوں کی تعداد کیا ہے؟ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ لاکھ چودہ ہزار تین سو باون بیعتیں ہوئی ہیں۔ 116 ممالک سے 282 قومیں احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔الحمدللہ۔انشاءاللہ ان کی کل نمائندگی ہوگی۔

مالی میں ایک لاکھ پینتالیس ہزار سے اوپر بیعتیں ہوئیں۔تینتیس نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔نائیجیریا ایک لاکھ پچیس ہزار تین سو چھ بیعتیں اور تیس نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔غانا میں سینتیس ہزار بیعتیں ہوئیں۔انسٹھ مقامات پر جماعتیں قائم ہوئیں۔بورکینا فاسو میں پچیس ہزار بیعتیں ہوئیں اور بیالیس نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔آئیوری کوسٹ میں اللہ کے فضل سے سات ہزار چھ سو بیعتیں ہوئیں اور انتیس جماعتیں قائم ہوئیں۔سینیگال کو سات ہزار بیعتیں حاصل کرنے کی توفیق ملی۔بینن کو انتالیس ہزار، نائیجر کو تیئس ہزار، کیمرون کو اکیس ہزار، یوگنڈا کو دو ہزار۔اسی طرح مختلف ممالک کینیا، سیرالیون، کانگو برازویل ہیں۔ ہندوستان کی تین ہزار دو سو سینتیس اور سینٹرل افریقن ریپبلک کی اس سال کی بیعتیں دو ہزار چار سو سترہ ہیں۔

بیعتوں کے تعلق میں ایمان افروز واقعات

بیعتوں کے بارے میں بعض واقعات بیان کر دیتا ہوں۔

ہمارے ایک معلم ابراہیم امیتیلا صاحب کہتے ہیں کہ ان کو تبلیغ کی غرض سے شہر گاؤ ماپرازویل، کانگو برازویل سے بھجوایا گیا تو یہ تبلیغ کرتے ہوئے ایک مسلمان کی دکان پر گئے تا کہ کوئی چیز خرید کر کھائی جائے۔اس کو بھی جماعت کا تعارف کروایا تو اُس نے کہا کہ آپ نے جس طرح مجھے اسلام کا تعارف کروایا ہے، پہلے کبھی میں نے نہیں سنا۔ ہماری مسجد میں تو روزانہ لڑائیاں ہوتی ہیں۔پھر معلم نے کہا یہی ہمارا پیغام ہے۔اسی دور کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ امام آئے گا، اس کو ماننا تو تم امن میں آ جاؤ گے۔ پھر ہم نے اُس کو تصویر دکھائی، (میری تصویر دکھائی اُن کو)، تو تصویر دیکھتے ہی کہا کہ ان کو تو ہم روزانہ ٹی وی پر دیکھتے ہیں، لیکن ہمیں سمجھ نہیں آتی کیونکہ ان کی زبان اور ہے، میرے بیوی بچے باقاعدگی سے دیکھتے ہیں۔پھر معلم نے اُس کو بتایا کہ تم آڈیو چینل change کر کے فرنچ میں اس کو سن سکتے ہو۔اس نے کہا ابھی تو میرا گھر دور ہے میں دوکان چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔آپ میرا ٹیلی فون نمبر لے لیں، دوبارہ آنے سے پہلے مجھے فون کر دیں۔ میں لوگوں کو اکٹھا کروں گا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کا اس ذریعہ سے ایک نیا دروازہ کھل گیا اور اب علاقے میں سو سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔

مالی کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ مخالف مولوی احمدیت کے خلاف تقریر کرنے آیا اور بیعت کر کے واپس گیا۔مالی میں جماعت احمدیہ کا ایک مخالف مولوی گروپ ہے۔جب جیجنی (Didieni) میں جماعت کے ریڈیو پر تبلیغ کا آغاز ہوا تو اس گروپ کے ایک مولوی کو سپیشل بماکو (Bamako) شہر سے ہمارے خلاف تقریر کے لئے بلایا گیا۔اتفاقاً اُس کی ہمارے معلم عبدالقادر سے ملاقات ہو گئی۔وہ اُسے ریڈیو سٹیشن لے آئے۔جب وہ ریڈیو سٹیشن میں داخل ہوا تو اس نے وہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی تصاویر دیکھیں۔اس پر وہ کہنے لگا جب میری نظر ان تصاویر پر پڑی تو فوراً میرے دل نے گواہی دی کہ یہ صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تصاویر ہیں۔اگرچہ میں نے انہیں دیکھا تو نہیں لیکن میرے دل میں ان کا یہی نقشہ ہے۔پھر کہنے لگا کہ میری بیعت لے لو کیونکہ اب سے میں احمدی ہوں۔مولویوں میں بھی نیک فطرت ہیں۔اللہ تعالیٰ اُن کا دل اس طرح بھی پھیرتا ہے۔

مفیض الرحمٰن صاحب مبلغ بوسنیا لکھتے ہیں کہ ایک دوست سماجو موفتک (Samajo Muftich) صاحب کو جماعت کا پیغام پہنچا تو موصوف جماعتی سینٹر میں آتے اور جماعتی تعلیم کے بارے میں سوال کرتے رہے۔دورانِ گفتگو اُن کی نظر میری تصویر پر پڑی تو انہوں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں۔جب ان کو تعارف کروایا گیا تو کہنے لگے کیا اُن سے ملاقات ممکن ہے؟ ان دنوں جلسہ سالانہ جرمنی کی آمد تھی۔ موصوف جلسہ جرمنی میں شریک ہوئے۔ تقریریں بھی سنیں اور وہاں بیٹھے سن رہے تھے تو میرے سے ملے اور دیکھ کر رو پڑے۔اور یہی کہتے تھے کہ مجھے نہیں معلوم کہ میں کیوں رو رہا ہوں۔اس جلسہ پر ہی بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔اس سے قبل موصوف چودہ سال تک نماز اور اسلامی شعار سے بالکل دور تھے۔مگر الحمدللہ احمدیت میں داخل ہونے کے بعد اب ان تمام شعار کے پابند ہیں۔

امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ غیر احمدی دوست بکرے ڈامنا صاحب ہمارے نیشنل جلسہ سالانہ گیمبیا میں شامل ہوئے اور انہوں نے پورا جلسہ سنا۔جلسہ کے اختتام پر کہنے لگے میں تو اب جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ حقیقی اسلام تو احمدیت میں ہے۔میں مختلف اجتماعات میں شامل ہوا لیکن آپ کا جلسہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے۔اصل اسلام یہی ہے جو آپ پیش کر رہے ہیں۔چنانچہ یہ صاحب بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔

نیوزی لینڈ کے صدر صاحب لکھتے ہیں کہ 2011ء میں جماعت نیوزی لینڈ کو یہاں کے مقامی ماؤری (Maori) باشندوں میں سے پہلی بیعت حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام احمدیت قبول کرنے کے بعد اس دوست میں بڑی نمایاں تبدیلی آئی ہے۔یہ دوست بیعت سے قبل بدقسمتی سے اپنے مخصوص ماحول کی وجہ سے پُرتشدد طبیعت کے مالک تھے چنانچہ اسی وجہ سے گھریلو تشدد کے باعث ان کا معاملہ پولیس کے پاس چلا گیا اور ان کے ماضی کی وجہ سے قوی امکان یہی تھا کہ انہیں جیل ہو جائے گی۔اُن کی اہلیہ جو کہ جماعت میں کافی دلچسپی لیتی ہیں، نے کہا کہ اگر احمدیت سچی ہے تو پھر تمہیں سزا سے بچ جانا چاہئے۔اس ضمن میں انہوں نے مجھے بھی دعا کے لئے لکھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر انہیں جیل کی سزا سے محفوظ رکھا۔ان کی اہلیہ نے ابھی تک بیعت نہیں کی تاہم ان کے جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے ان کے قبیلے کے باقی لوگوں کے احمدیت قبول کرنے کا امکان ہے۔اس قبیلے کے بعض ایلڈرز (Elders) نے جماعتی وفد کے دورے کے موقع پر ہمارے ساتھ نماز بھی پڑھی کیونکہ ان کے ایک بزرگ نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ پیس پرافٹ (Peace Prophet) کے لوگ اُن کے مارائی (Marae) کا وزٹ کرنے آئیں گے۔

ٹوگو سے کولانی دیتو صاحب (Kolani Ditu) جو ریجن دپاؤں (Dapaong) کے ایک گاؤں بوکوس (Bokos) کے رہنے والے ہیں، نے بیان کیا: کہ میں نے جماعت اس لئے قبول کی کہ میرے آباؤ اجداد نے اس بارے میں ہمیں بتایا تھا۔میرے گاؤں میں کبھی ایک خدا کی عبادت نہیں کی گئی۔آس پاس کے گاؤں میں دوسرے مذاہب موجود تھے لیکن وہ کبھی ہمارے گاؤں میں نہیں آئے۔لیکن جماعت خود ہمارے گاؤں میں آئی اور یہ پہلے لوگ تھے جنہوں نے ہمیں ایک خدا کی طرف بلایا۔جب میں نے جماعت کا پیغام سنا تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں ہمارے بڑوں نے بتایا تھا اور یہی اصل روشنی ہے۔میں نے اسے قبول کر لیا اور ہمیشہ اس کے ساتھ رہوں گا۔

رؤیا صادقہ کے ذریعہ قبول احمدیت

پھر خوابوں کے ذریعہ سے بھی بہت سے لوگ احمدی ہوتے ہیں۔ایک آدھ کا ذکر کر دیتا ہوں۔

امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ ایک دوست فا بجنگو درامے نے احمدیت قبول کرنے کے بعد اپنے بھائی کو تبلیغ شروع کر دی لیکن اُن کے بھائی احمدیت کا پیغام نہیں سن رہے تھے۔ایک دن اُن کے بھائی نے کہا کہ وہ بیعت کرنا چاہتے ہیں۔وہ حیران ہوئے اور پوچھا کہ کیوں بیعت کرنے لگے ہو۔اس پر اُن کے بھائی نے بتایا کہ رات کو خواب میں دیکھا کہ سورج بھی چڑھا ہے اور چاند بھی پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا ہے۔جب سورج بلند ہوا تو یہ کہا گیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور جب سورج کے بعد چاند چڑھا تو کہا گیا کہ یہ امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔چاند پورے جوبن پر تھا۔پھر مجھے کہا گیا کہ یہ چاند امام الزمان ہیں۔پھر میں خواب میں کہتا ہوں کہ مجھے امام مہدی علیہ السلام کو مان لینا چاہئے کیونکہ وہ آ چکے ہیں۔چنانچہ اگلے دن اُن کے بھائی نے مشن آ کر بیعت کر لی۔

امیر صاحب فرانس بیان کرتے ہیں کہ فرانس کے ایک نو احمدی بُخاس کی والدہ نے اپنا خواب بیان کیا انہوں نے بتایا کہ میں نماز ادا کر رہی ہوں۔میرے آگے ایک باریش شخص کھڑا ہے اور وہ کچھ نہیں کہتا۔یہ خواب پانچ چھ سال قبل کا ہے۔ایک سال قبل میں اپنے بیٹے کے ساتھ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئی۔وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھی۔مجھے علم نہیں تھا کہ یہ کون ہیں؟ یہی وہ بزرگ تھے جن کو پانچ چھ سال قبل میں نے خواب میں دیکھا تھا۔مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔اس پر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔(جلسہ سالانہ کے پروگرام میں مجھے بھی انہوں نے دیکھا۔) ان تمام واقعات نے میری زندگی پر گہرا اثر کیا۔جب واپس آئیں تو میں نے اپنے بیٹے سے کہا مجھے احمدی ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

بانفورہ (Banfora) بورکینا فاسو ریجن کے ایک گاؤں چم پوگرا (Chempogra) میں ایک شخص عبدالرحمٰن نے خواب دیکھا کہ اس کا بیٹا اسے کہتا ہے کہ ابا ادھر دیکھو یہاں کون ہے؟ اور جب وہ وہاں دیکھتا ہے تو امام مہدی علیہ السلام کو کھڑے پایا۔اُس نے لوگوں کو خواب سنائی مگر کوئی بھی اُس کا جواب نہ دے سکا۔ایک دن وہ ہمارے معلم صاحب کے پاس گیا اور اسے بھی یہی خواب سنائی۔تو معلم صاحب اپنے گھر کے اندر گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر لے کر آئے اور پوچھا کہ کیا یہی وہ بزرگ تھے۔تو وہ فوراً بول اُٹھا کہ ہاں یہی وہ پگڑی والے بزرگ تھے جو میری خواب میں آئے تھے۔ معلم صاحب نے عبدالرحمٰن کو تعارف کروایا کہ یہی وہ امام مہدی ہیں، امام الزمان ہیں جن کو خدا نے امام مہدی کے مقام پر کھڑا کیا ہے۔اس پر عبدالرحمٰن کہنے لگے کہ میں نے تو آج سے قبل نہ ان کو دیکھا اور نہ ہی تعارف تھا مگر میری خواب میں یہی آئے۔چنانچہ اس نشان کو دیکھتے ہوئے تمام گھر والوں سمیت جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔

اسی طرح بے انتہا واقعات ہیں جو اس وقت بیان کرنے مشکل ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ بیعتوں کے بعد رؤیا کے ذریعہ سے ایمان کی مضبوطی کس طرح عطا فرماتا ہے۔

کرغزستان کے ایک نہایت ہی مخلص لوکل احمدی عبداللہ صاحب بتاتے ہیں کہ میں کافی سالوں سے احمدی ہوں۔جماعت احمدیہ کو سچا بھی مانتا تھا لیکن کبھی کبھار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا ہوتے رہتے تھے کہ آپ کس درجہ پر فائز ہیں۔میں گزشتہ کافی سالوں سے احمدی ہونے کے باوجود نادان اور ناسمجھ پھرتا رہا۔کیونکہ میں عربی اور اردو زبان نہ جاننے کی وجہ سے امام مہدی علیہ السلام کی کتب کو نہ پڑھ سکنے کی وجہ سے بعض اوقات ایک لمحے کے لئے آپ کی نبوت کے بارے میں شک میں پڑ جاتا تھا۔کئی دفعہ شیطان نے بہت پھسلانے کی بھی کوشش کی لیکن میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا میں یہی التجا کرتا کہ اے اللہ! مجھے اس بارے میں رہنمائی فرما۔کہتے ہیں اکیسویں روزہ کے اختتام پر رات خواب دیکھا کہ خواب میں سجدہ کرتے ہوئے مجھے ایک آواز آئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو سجدہ کرنا سکھائیں گے۔اُسی وقت میرا جسم ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم میں تبدیل ہو گیا۔ہم دونوں نے یعنی میں نے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی جسم کے ساتھ سجدہ کیا۔سجدہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا کہ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تجھے سجدہ کرنا سکھاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی میرے جسم میں داخل ہوئے تو وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں تبدیل ہو گئے۔اس پر میں نے دوبارہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا۔دوسری طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک ہی وجود میں دکھایا گیا اور میرے تمام شکوک وشبہات دور ہو گئے۔اب میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے سچے پیغمبر ہیں۔

مخالف علماء کا بحث مباحثہ اور مخالفانہ پروپیگنڈہ کے نتیجہ میں بیعتیں

زیمبیا کے جنوبی صوبہ کے شہر لونگسٹن (Livingstone) میں گزشتہ چار ماہ سے تبلیغی و تربیتی پروگرام کا سلسلہ جاری ہے۔ جماعت کے لٹریچر اور تبلیغی

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 261

مکرم نورالدین ابوعُرقوب صاحب

تعارف

مکرم نورالدین صاحب بیان کرتے ہیں:

میرا تعلق فلسطین سے ہے،عمر 45 سال ہے اور میں بلڈنگ کا کام کرتا ہوں۔میری پیدائش سنّی مسلمان اور متدین گھرانے میں ہوئی جہاں مروجہ عقائد کا غلبہ تھا۔میں نوعمری سے ہی قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرتا تھا اور مختلف تفاسیر کو بھی زیر مطالعہ رکھتا تھا۔علاوہ ازیں مجھے قصص الانبیاء اوران میں موجود عجیب وغریب امور کو سن کر بہت لطف آتا تھا۔اورمیرے دل میں بھی یہ خواہش جنم لیتی کہ کاش میں بھی ان انبیاء علیہم السلام کے زمانے میں ہوتا اوران پر ایمان لاتا اوران تمام معجزات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر روحانی حظّ اٹھاتا۔

امت کی حالت اور مایوسی

نوجوانی کی عمر میں پہنچا تو اسلام اور مسلمانوں کی زبوں حالی کو دیکھ کر طبیعت بہت بوجھل ہوجاتی تھی۔ مجھے اس بات کی سمجھ نہ آتی تھی کہ امّت تو اخلاقی اور روحانی لحاظ سے پستی کی اتھاہ گہرائیوں میں گری ہوئی ہے،خیر امّت کی ایسی خستہ حالی کو دیکھ کر بھی اللہ تعالیٰ کو اس کی پرواہ کیوں نہیں ہے؟ جبکہ بنی اسرائیل میں تو جب کبھی بگاڑ آیا اللہ تعالیٰ نے پے در پے رسول بھیجے جوان کی اصلاح کرتے اورانہیں پستیوں میں گرنے سے بچاتے تھے۔مَیں سوچتا تھا کہ اگرمزید کچھ عرصہ تک مسلمان انہی حالات سے دوچار رہے تو پھر شاید اسلام فرقوں میں مزید بٹ کر ختم ہوجائے گا اور لوگ اس امت کی طرف منسوب ہونے میں بھی شرم محسوس کریں گے۔ بلکہ مایوسی کی وجہ سے میرا خیال تھا کہ اب امت پر عذاب نازل ہونا باقی ہے کیونکہ اس کی حالت ہی کچھ ایسی ہوگئی ہے۔

سوالات

نوعمری میں جن امور کو عجیب وغریب سمجھ کر میں لطف اندوز ہوتا تھا جوانی میں پہنچ کر انہی کے بارہ میں میرے ذہن میں بڑے مشکل سوالات پیدا ہونے لگے۔مثلاً یہ کہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو غیر معمولی لمبی زندگی کیوں دی گئی اوران کو آسمان پر لے جانے میں کیا حکمت ہے؟

سابقہ انبیاء خصوصاً انبیائے بنی اسرائیل کے تمام معجزات عجیب وغریب کیوں تھے؟

آدم علیہ السلام اوران کی بیوی کی پیدائش، اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتوں کے مابین خلقِ آدم کے بارہ میں بحث، نیز فرشتوں کو آدم کو سجدہ کرنے کا حکم اور آدم کے جنت میں داخل ہونے اور پھر اس سے نکلنے کی اصل حقیقت کیا ہے؟

انبیاء کو تو اسوۂ حسنہ اور نمونہ ہونا چاہئے پھر ان کی نسبت تفاسیر میں مذکور بعض ایسی غلطیوں کی کیا توجیہ ہے جن کے ارتکاب سے آج کل عام انسان بھی بچتا ہے چہ جائیکہ وہ متقی اور پرہیزگاری کے اعلیٰ مقام پر فائز ہو۔

جب تمام لوگ ایک مخصوص عمر کے بعد وفات پاجاتے ہیں تو پھر اصحاب کہف کو اتنے لمبے عرصہ تک سلائے رکھنے میں کیا حکمت ہوسکتی ہے؟

علاوہ ازیں دجال، یاجوج و ماجوج، علاماتِ قیامت،مغرب سے طلوع شمس وغیرہ وغیرہ ایسے امور تھے جن کے بارہ میں مَیں نے ایک کے بعد دوسری تفسیر پڑھی لیکن مجھے سوائے بےسروپا روایات کے کچھ نہ ملا۔

اردگرد کے لوگوں کی طرح میرا بھی یہی عقیدہ تھا کہ مولوی حضرات کو ہی ان کا صحیح فہم عطا ہوا ہے لیکن ان کی بیان کردہ غیر منطقی توجیہات حقیقت سے بہت دُور دکھائی دیتیں۔ مولویوں سے مل کر مجھے احساس ہوا کہ وہ عامۃ الناس سے بہت کچھ چھپاتے ہیں کیونکہ تفاسیر میں آنے والی بےشمار روایات کے بارہ میں وہ بھی لاجواب ہوجاتے تھے اس لئے ایسی روایات کا ذکر کرتے ہوئے وہ بھی شرم محسوس کرتے تھے۔

رجوع اِلی اللہ

ہر طرف سے مایوس اور بےبس ہوکر میں نے سمیع وبصیر اورحیّ وقیوم وعلیم خدا کی طرف رجوع کیا۔ میں نے پورے صدق دل اور اخلاص والحاح کے ساتھ خدا تعالیٰ سے رورو کر دعا کی کہ اگراس زمین پر کوئی ایسا گروہِ مومنین موجود ہے جنہیں تیرے کلام کا صحیح فہم عطا ہوا ہے اور جن سے تُو راضی ہے تو مجھے بھی ان سے ملادے اور مجھے ان میں سے ہی بنادے۔ میں نے مسلسل بڑی باقاعدگی سے یہ دعا جاری رکھی لیکن لمبے عرصہ تک اس دعا کے کوئی آثار نظر نہ آئے۔

دعا کی قبولیت

میں نے ثابت قدمی کے ساتھ یہ دعا پانچ سال تک جاری رکھی حتی کہ ایک دن جب میں کام سے گھر کو لوٹا تو حسب عادت ٹی وی چینل بدلتے بدلتے اتفاقاً ایم ٹی اے لگ گیا جس پر کسی پروگرام کے دوران اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی جارہی تھی۔شاید بعض لوگوں کے لئے یہ بڑی عجیب بات ہو کہ پہلی نظر میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت میرے دل میں گھر کرگئی۔ مجھے خود بھی ابھی تک اس حالت کی کوئی منطقی توجیہ نہیں مل سکی سوائے اس کے کہ یہ میری پانچ سالہ دعاؤں کی قبولیت کی ایک صورت تھی۔ اس وقت مجھے نہ احمدیت کے بارہ میں کچھ علم تھا نہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں کوئی خبر تھی۔ پھر بھی محض ایک لمحے میں آپ کی اس قدر محبت میرے دل میں پیدا ہوگئی کہ آپ مجھے میرے نفس و مال واولاد سے بھی زیادہ پیارے ہوگئے۔ایسی محبت ہو تو پھر لقاء کے بغیر چین کہاں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر ٹی وی سے غائب ہوئی تو آپ کے بارہ میں میری تحقیق کا آغاز ہوگیا۔ٹی وی پروگرامز دیکھے اور عربی ویب سائٹ سے بہت سے موضوعات کے بارہ میں پڑھنے اور سننے سے میرے ذہن میں پیدا ہونے والے سوالوں کے جواب ملنا شروع ہوگئے۔میں جس قدر پڑھتا جاتا تھا میری تشفی ہوتی جاتی تھی۔ مجھے یقین نہیں آرہا تھا کہ ہر معاملہ میں اس قدر اطمینان بخش توجیہات اور مدلل جواب مجھے کسی ایک جگہ پر کیسے مل سکتے ہیں۔

استخارہ اور راہنمائی

جماعت کے علمی خزانے نے تو جیسے مجھے مسحور ہی کر کے رکھ دیا تھا۔صداقت عیاں تھی پھر بھی میں نے مسنون طریق کے مطابق کوئی قدم اٹھانے سے پیشتر استخارہ کرنا ضروری سمجھا۔استخارہ کیا تو خواب میں دیکھا کہ میں رات کے وقت کسی مقام پر چل رہا ہوں اور چاند بھی میرے ساتھ ساتھ آسمان پر چل رہا ہے۔ہم بچپن میں کھیلتے تھے تو یہ دیکھ کر حیران ہوتے تھے کہ جس طرف بھی جائیں چاند ہمارے ساتھ اسی طرف موجود ہوتا تھا۔لیکن اس بار یہ رؤیا میں دکھائی دے رہا تھا اور رؤیا دیکھتے وقت میری عمر چالیس سال کے قریب تھی۔اس لئے وہ بچپن کی ناسمجھی کی بات نہیں تھی بلکہ حقیقت میں مجھے محسوس ہورہا تھا کہ میرے زمین پر چلنے کے ساتھ ساتھ چاند بھی آسمان پر اسی سمت حرکت کررہا ہے۔جب چلتے چلتے میں اپنے گھر کے سامنے پہنچ کر رکتا ہوں تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہوں کہ چاندرُکے بغیر آگے چلتا جاتا ہے اور میں اپنی جگہ کھڑا ٹکٹکی باندھے اسے دیکھتا رہتا ہوں۔ چاند کسی ایک سمت کو جانے کی بجائے دائری شکل میں گھومنا شروع کردیتا ہے اور آہستہ آہستہ نیچے اترنا شروع ہوجاتا ہے یہاں تک کہ وہ میرے گھر کے دروازے کے بالکل اوپر آکر ٹھہر جاتا ہے۔

میں نہایت متعجب نگاہوں کے ساتھ اس نظارے کو دیکھ کر محظوظ ہورہا ہوتا ہوں۔ ایسے میں پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوں تو لوگوں کا جمّ غفیر پاتا ہوں جو اس حیرت انگیز منظر کو دیکھ کر انگشت بدنداں ہے۔ مجھے یقین نہیں آتا کہ کیا واقعی چاند میرے آنگن میں اترا ہے یا یہ میرا وہم ہے۔ایسے میں مَیں آسمان پر چاند کے اصل مقام کی طرف دیکھتا ہوں تو چاند کو وہاں موجود پاتا ہوں۔ پھر جب اپنے گھر کے دروازے کے اوپر دیکھتا ہوں تو ادھر بھی چاند موجود ہوتا ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ شاید میرے گھر کے دروازے پر موجود بلب کی روشنی ہے جسے میں غلطی سے چاند سمجھ بیٹھا ہوں کیونکہ اصل چاند تو آسمان پر اپنی جگہ موجود ہے۔ یہ سوچتے ہی میں آگے بڑھ کر بلب کا سوئچ آف کر دیتا ہوں پھر بھی دروازے پر موجود چاند اسی آب وتاب کے ساتھ چمک رہا ہوتا ہے۔ میں یہ نظارہ دیکھ کر بہت متعجب ہوتا ہوں، اسی حالت میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

اگلے دن صبح ہوتے ہیں میں نے اس عہد کے ساتھ بیعت کا خط لکھ دیا کہ میں ہمیشہ اس عہد کا پاس کرتا رہوں گا اور کبھی بھی اسے نہیں توڑوں گا۔

معاشرے کا رویّہ

میرا خاندان بفضلہٖ تعالیٰ اپنے علاقے کا بہترین خاندان شمار ہوتا ہے۔اور مجھے اپنے خاندان کا بہترین فرد سمجھا جاتا تھا۔قبول احمدیت کے بعد میرے اخلاق مزید اچھے ہوگئے۔روحانی طور پر تو جیسے زندگی میں ایک انقلاب ہی برپا ہوگیا لیکن دوسری جانب معاشرے کا رویہ کچھ ایسا بدلا کہ قبول احمدیت کے بعد میں ان کی نظر میں براترین شخص بن گیا۔ ہر طرف سے فتاویٰ تکفیر کی بوچھاڑ ہوگئی۔ میرے احمدی ہونے کی خبر عامۃ الناس سے ہوتی ہوئی مولوی حضرات تک جاپہنچی اور پھر مسجد ومنبر سے بھی میرے خلاف فتاویٰ جاری ہونے لگے۔ بات یہاں تک نہ رہی بلکہ ہمارے لوکل ریڈیو سٹیشن پر بھی میرے خلاف زہر اگلنے کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ مجھے معاشرے کے لئے خطرہ قرار دے دیا گیا لہٰذا پولیس نے مجھے اس جرم میں گرفتار کرلیا۔یہ ایک علیحدہ داستان ہے جسے بعد میں بیان کیا جائے گا۔

تبدیلی

ایک طرف یہ مخالفت کا بازار گرم ہوا اور دوست احباب ایک ایک کر کے چھوڑتے گئے تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے مجھے احمدیت میں ان سے بہتر بھائی اور دوست اور خاندان عطا کردیا۔اور میں ایک تنگ نظر اور نفرتوں بھرے معاشرے سے نکل کر باہم محبت و رأفت بھرے جذبات کی حامل عالمی اُمّت کا حصہ بن گیا۔میرے بعد میرے اردگرد سے کچھ اور دوست بھی جماعت میں شامل ہوگئے اور جماعت کے ساتھ رابطے اور عالمی وحدت کا حصہ بننے کے بعد ہمیں ایسے محسوس ہونے لگا جیسے قبل ازیں ہم اندھے تھے اور جماعت میں داخل ہونے سے ہماری آنکھوں سے پردے اتر گئے ہیں اور ہمیں بصارت و بصیرت کی نعمتیں مل گئی ہیں، جیسے قبل ازیں ہم کسی اندھی غار میں تھے لیکن اللہ تعالیٰ ہمیں اندھیروں سے نکال کر نور کی جانب لے آیا ہے۔فالحمدللہ علی ذلک۔

دلوں میں تیری محبت ڈالوں گا

{آج سے تقریبًا سوا صدی قبل خدا تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کرکے فرمایا تھا کہ ’’وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ‘‘۔ اس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے کہ:’’میں اپنی طرف سے دلوں میں تیری محبت ڈالوں گا‘‘۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 405)

اسی بات کو ایک اور مقام پر آپؑ نے یوں بیان فرمایا:’’خدا نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔‘‘

(تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

پھر اسی الہام کی مزید تشریح کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا:’’اور اپنی طرف سے میں نے تجھ پر محبت ڈال دی ہے۔یعنی تجھ میں ایک ایسی خاصیت رکھ دی کہ ہر ایک جو سعید ہوگا وہ تجھ سے محبت کرے گا۔اور تیری طرف کھنچا جائے گا۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 88)

اس قسط میں مکرم نورالدین صاحب نے ذکر کیا ہے کہ:’’میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر ایم ٹی اے پر دیکھی تو پہلی نظر میں ہی آپ کی محبت میرے دل میں راسخ ہوگئی اور محض ایک لمحے میں ہی آپ مجھے میرے نفس ومال واولاد سے بھی زیادہ پیارے ہوگئے۔‘‘

آج مکرم نورالدین صاحب ان سینکڑوں اور ہزاروں سعید فطرتوں میں سے ایک ہیں جو اس بات کا اعلان کررہے ہیں کہ آج سے سوا صدی قبل مسیح موعود علیہ السلام کی فرمائی ہوئی بات درست تھی اور واقعی وہ خدا کی سچی وحی تھی جسے صرف اس کا نازل کرنے والا ہی پورا کرسکتا ہے۔آج جب ہم اس طرح کے واقعات سنتے یا پڑھتے ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ہمارا ایمان مزید بلندیاں حاصل کرتا چلا جاتا ہے، کیونکہ آج ملک ملک میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور قول بھی بڑی شان کے ساتھ پورا ہوتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔آپؑ نے فرمایا تھا کہ:

فَمَا أَشْقٰی بِلَعْنِ اللَّاعِنِیْنَا
وَصِدْقِیْ سَوْفَ یُذْکَرُ فِی الْبِلَاد

(تحفة بغداد)

یعنی میں لعنت کرنے والوں کی لعنت سے ہرگز بدبخت نہیں ہوسکتا اور (وہ وقت دور نہیں جب) میری سچائی کا ملک ملک میں ذکر کیا جائے گا۔

(باقی آئندہ)

کونگو کے صوبہ باکونگو (Bas-Congo) کے

پانچویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

مختلف موضوعات پر علمی وتربیتی تقاریر۔ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات میں جلسہ کی کوریج

رپورٹ: چوہدری نعیم احمد باجوہ۔ امیر و مبلغ انچارج کونگو

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کونگو کے صوبہ باکونگو (BAS-CONGO) کا پانچواں جلسہ سالانہ جماعتی صوبائی ہیڈ کوارٹرز مبانزا انگونگو (Mbnaza Ngongu) میں 15، 16 فروری 2013ء کو منعقد ہوا۔ جلسہ سے ایک ہفتہ قبل مقامی ریڈیو پر مسلسل اعلانات کے ذریعہ سے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو بھی جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ ڈیوٹیوں کا آغاز باقاعدہ طور پر 14 فروری بروز جمعرات کو ایک تقریب سے ہوا۔

15 فروری 2013ء مقامی طور پر نماز جمعہ کے بعد تمام حاضرین نے ایم ٹی اے کے ذریعہ حضور انور کا خطبہ جمعہ براہ راست سنا۔ شام چار بجے مسجد ناصر کے صحن میں پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ خاکسار نے لوائے احمدیت جبکہ مکرم ابوبکر MPELO صاحب صدر جماعت مبانزا انگونگو نے کونگو کا قومی پرچم لہرایا۔ پہلے اجلاس کی کارروائی میں تلاوت قرآن کریم اور نظم مع ترجمہ کے بعد خاکسار نے افتتاحی تقریر جلسہ کے اغراض و مقاصد، حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی آمد کی غرض اور قرآن و حدیث سے آپ کے مقام و مرتبے کے موضوع پر کی۔ اس اجلاس میں دو تقاریر لنگالا زبان میں ہوئیں۔ ''مالی قربانی کی اہمیت'' از لوکل معلم مکرم محمد BOLEME صاحب۔ ''آنحضرت ﷺ کا تعلق الٰہی'' از مکرم طاہر منیر بھٹی صاحب، نائب امیر دوم کونگو۔

ان تقاریر کے بعد چند نومبائعین نے اسلام قبول کرنے اور جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کے متعلق اپنے واقعات بیان کیے۔ اجلاس کے اختتام سے قبل مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ سوالات کے جوابات لنگالا زبان میں خاکسار نے دیئے۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد جلسہ کی پہلے دن کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

16 فروری 2013ء کے پہلے اجلاس میں تلاوت قرآن کریم مع فرنچ ترجمہ کے بعد نظم پیش کی گئی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

1۔ برکات خلافت کے ذریعہ توحید کا قیام'' از مکرم ابوبکر Mpelo صاحب صدر جماعت مبانزا، گونگو۔

2۔ ''اسلام امن کا مذہب'' از مکرم فہیم صاحب۔

3۔ ''حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول ﷺ'' از مکرم طاہر منیر بھٹی صاحب۔

اس سیشن کی صدارتی تقریر مکرم عمر ابدان صاحب نے ''آنحضرت ﷺ غیروں کی نظر میں'' کے موضوع پر کی۔

جلسہ کا اختتامی اجلاس: پروگرام کے مطابق نماز ظہر و عصر کے بعد تیسرے اور اختتامی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس اجلاس میں غیر مسلم احباب نیز مقامی اتھارٹیز اور مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر ''اسلام کا تصور جہاد'' کے موضوع پر مکرم احمد بوبا صاحب لوکل معلم نے کی۔ جلسے کی اختتامی تقریر خاکسار (امیر جماعت کونگو) نے کی۔

اختتامی تقریر کے بعد جلسہ میں شامل بعض مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ مہمانوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ اسلام احمدیت کی تعلیم ہی دنیا کو امن کا گہوارہ بنا سکتی ہے اور اس جلسہ میں شامل ہونے سے اسلام کے متعلق جو شکوک و شبہات ان میں موجود تھے رفع ہو گئے ہیں۔

مہمانوں میں تحصیل ایڈمنسٹریٹر صاحب۔ ممبر آف نیشنل اسمبلی، وکیل، چیف آف مبانزا گونگو شہر اور مقامی سنی مسلمانوں کے امام شامل تھے۔

مہمانوں کے تاثرات کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ یہ دلچسپ مجلس تقریباً چالیس منٹ جاری رہی۔ آخر پر دعا کے بعد مہمانوں اور شاملین جلسہ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

نمائش کتب و لٹریچر: جلسہ کے موقع پر کتب کی نمائش لگائی گئی تھی۔ اس نمائش میں مختلف زبانوں میں کتب رکھی گئیں۔ اس کے علاوہ جماعتی تعارف پر مشتمل لیف لیٹس مہمانوں میں تقسیم کئے گئے۔

میڈیا کوریج: مبانزا انگونگو mbanza ngungu شہر کے 3 ریڈیو چینل، مقامی ٹی وی چینل RTK، اور GKV ٹی وی نے جلسہ کو کوریج دی۔ جلسہ کے ایک دن بعد مقامی ٹی وی RTK نے پچاس منٹ کا لائیو پروگرام نشر کیا۔

کنشاسا کے اخبار روزنامہ COLOMBE نے اپنی 7 مارچ 2013ء کی اشاعت میں آدھے صفحے پر اس جلسہ کی خبر شائع کی۔ اخبار نے شہ سرخی لگائی: ''**مبانزا انگونگو، جماعت احمدیہ کا ترقی کی منازل طے کرتا شاندار پانچواں جلسہ سالانہ**''۔

جلسہ سالانہ کی کل حاضر 460 افراد رہی۔

جلسہ کے ایام میں با جماعت نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد درس کا اہتمام رہا۔

☆☆☆

کونگو کے صوبہ باندوندو (Bandundu) میں

ساتویں جلسہ سالانہ کا انعقاد۔

مختلف علمی اور تربیتی موضوعات پر تقاریر۔ صوبائی اسمبلی کے سپیکر، وزیر ماحولیات اور دیگر اہم حضرات کی جلسہ میں شرکت۔ ٹی وی اور ریڈیو پر جلسہ کی تشہیر۔

رپورٹ: حافظ مزمل شاہد۔ مربی سلسلہ باندوندو

امسال اللہ کے فضل سے عوامی جمہوریہ کونگو کے صوبہ باندوندو (BANDUNDU) کا ساتواں جلسہ سالانہ صوبائی دارالحکومت باندومیں 15 اور 16 مارچ 2013ء منعقد ہوا۔ یہ جلسہ جماعت کی مرکزی صوبائی مسجد نور کے احاطے میں ہوا۔ امسال جلسہ کے انتظامات کا آغاز ایک ماہ قبل شروع کر دیا گیا تھا۔ جلسہ کو کامیاب بنانے کیلئے شعبہ جات کا قیام ہوا اور ان کے متفرق اجلاسات منعقد ہوئے۔

جلسہ سے پانچ روز قبل مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی تھی۔ ان کی آمد کے ساتھ ہی لنگر خانہ کا بھی آغاز ہو گیا۔ اس دفعہ جلسہ کے مہمانوں کا ایک وفد سات سو کلومیٹر کا سفر بذریعہ کشتی طے کر کے پانچ دن میں باندوندو پہنچا۔

جلسہ کے لئے ریڈیو پر اعلانات

اپنوں اور غیروں سب تک جلسہ کا پیغام پہنچانے کے لئے جلسہ سے دو ہفتے قبل ہی ریڈیو پر اعلانات شروع ہو گئے تھے۔ اس طرح جلسہ کے انعقاد کی خبر دور تک پہنچی۔ بذریعہ ٹیلی فون اور زبانی اطلاع بھی دی گئی۔

جمعرات 14 مارچ کی شام کو ڈیوٹیوں کا افتتاح مکرم مولانا نعیم احمد باجوہ صاحب امیر و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ کونگو کنشاسا نے کیا اور کارکنان کو جلسہ کے حوالے سے مختلف ہدایات دیں۔

جلسہ کا پہلا دن جمعہ 15 مارچ 2013

جلسہ کے پہلے دن کا آغاز اجتماعی نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن، درس حدیث اور ملفوظات ہوئے۔

مقامی طور پر نماز جمعہ کے بعد احباب نے مسجد میں MTA کے ذریعہ حضور انور کا خطبہ جمعہ براہ راست سنا۔

مکرم مولانا نعیم احمد باجوہ صاحب امیر و مبلغ انچارج کونگو کی زیر صدارت جلسے کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت، منظوم کلام کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب کیا۔ اس کے بعد ''**اسلام میں مالی قربانی کی اہمیت**'' کے موضوع پر لوکل معلم مکرم عثمان ملاجا صاحب نے تقریر کی اور مکرم ظفر لونکیلے صاحب نے ''**آنحضرت ﷺ کا عشق الٰہی**'' کے موضوع پر کی تقریر کی۔

پہلے سیشن کے اختتام پر مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ احباب نے دلچسپی سے اس مجلس میں حصہ لیا۔ مکرم امیر صاحب نے احباب کے سوالات کے جوابات لنگالا اور فرنچ زبان میں دیئے۔

جلسہ کا دوسرا روز ہفتہ 16 مارچ 2013

جلسہ کا دوسرا دن پروگرام کے مطابق اجتماعی نماز تہجد سے شروع ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن و حدیث ہوئے۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پہلی تقریر ''**خلافت کے ذریعہ توحید الٰہی کا قیام**'' کے موضوع پر مکرم انس موسو صاحب لوکل معلم نے کی۔ اس کے بعد نور دین منگیتی صاحب نے ''**آنحضرت ﷺ کے ذریعہ شرف انسانیت کا قیام**'' کے موضوع اور لوکل امام علی تکالا صاحب نے ''**حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول ﷺ**'' کے عنوان پر روشنی ڈالی۔ آخری تقریر ''**آنحضرت ﷺ غیروں کی نظر میں**'' کے عنوان پر صدر مجلس مکرم شمس سوکی صاحب نے کی۔

نماز ظہر اور عصر کی ادائیگی کے بعد آخری اجلاس میں لوکل معلم احمد Iwini صاحب نے ''**اسلام میں رواداری اور تصور جہاد**'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد امیر جماعت احمدیہ کونگو نے جلسے کی اختتامی تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مبارک زندگی کے بعض پہلو بیان کئے۔

اس سال مہمانوں میں صوبہ باندوندو کی اسمبلی کے سپیکر، جنہیں یہاں صدر اسمبلی کہا جاتا ہے، وزیر ماحولیات، ممبرز آف صوبائی اسمبلی، گورنمنٹ کے صوبائی عہدیدار، پادری حضرات، سول سوسائٹی کے نمائندے، پروفیسرز، یونیورسٹی کے طلبہ اور دیگر معززین نے جلسہ میں شرکت کی۔

اختتامی تقریر کے بعد معزز مہمانوں میں سے بعض کو اپنے تاثرات بیان کرنے کا موقع دیا گیا۔ سب مہمانان کرام نے بہت عمدہ خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ اسلام کی امن پسند تصویر آج ہم پر آشکار ہوئی ہے۔ اسلام کے بارے میں شکوک و شبہات دور ہوئے ہیں۔

جلسہ کی کارروائی مقامی ٹی وی چینل zondo tv پر نشر کی گئی۔ اس کے علاوہ نیشنل ٹی وی کی لوکل برانچ RTNC نے بھی جلسہ کی کارروائی نشر کی۔ مقامی ریڈیو Amin FM اور Bandndu FM پر بھی جلسے کی خبریں اعلانات اور تقاریر نشر کی گئیں۔ جلسے کے متعلق پروگرام مسلسل 3 دن تک ریڈیو پر نشر ہوتے رہے۔ اس کے علاوہ nzondo tv پر امیر صاحب کا انٹرویو بھی نشر کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے صوبے بھر سے 31 جماعتوں کی نمائندگی ہوئی۔ مہمانوں سمیت کل حاضری 762 افراد رہی۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

خطبہ جمعہ

جس تیزی سے دنیا میں فحاشی پھیلائی جارہی ہے، ایک احمدی کا کام ہے کہ اُس سے بڑھ کر اپنے خدا سے تعلق پیدا کر کے اپنے آپ کو اور دنیا کو اس تباہی کے خوفناک انجام سے بچانے کی کوشش کرے۔

ہر قسم کی فحشاء سے بچنے، ناحق قتل کو روکنے، یتامیٰ کے اموال کی حفاظت کرنے اور ماپ تول میں انصاف سے کام لینے سے متعلق قرآنی احکامات کی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں تشریح وتفسیر اور احباب جماعت کو اہم نصائح۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 2/اگست 2013ء بمطابق 02 ظہور 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں سورۃ الانعام کی آیات 152 اور 153 کے حوالے سے مَیں اُن احکامات کے بارے میں بتا رہا تھا۔ جو اُس میں بیان کئے ہوئے ہیں۔ تین امور یعنی شرک سے بچنے، والدین سے حسنِ سلوک اور والدین کے لئے اولاد کی تربیت کی اہمیت کے بارے میں بیان ہوا تھا۔

باقی احکامات جو ان آیات میں ہیں اور جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۔کہ جو تمہارے رب نے تم پر حرام کئے ہیں۔ ان احکامات کے بارے میں کچھ ذکر کروں گا جو ان آیات میں بیان کئے گئے ہیں۔ یہ بھی شاید آج ختم نہیں ہوں گے۔

بہرحال چوتھی بات جو بیان کی گئی وہ یہ ہے کہ وَلَا تَقْرَبُوْا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔ (الانعام:152) اور فحشاء کے قریب بھی نہ جاؤ، نہ ظاہری فحشاء اور بے حیائیوں کے، نہ چھپی ہوئی بے حیائیوں کے۔ اس ایک حکم میں مختلف قسم کی بے حیائیوں اور برائیوں سے روکا گیا ہے۔ اَلْفَوَاحِشَ کے مختلف معنی ہیں۔ اس کے معنی زنا بھی ہیں۔ اس کے معنی زیادتیوں میں بڑھنے کے بھی ہیں۔ اس کے معنی اخلاق سے گری ہوئی اور اخلاق کو پامال کرنے والی حرکات کے بھی ہیں۔ اس کے معنی قبیح گناہ اور شیطانی حرکتوں کے بھی ہیں۔ ہر بری بات کہنے اور کرنے کے بھی ہیں۔ اس کے معنی بہت بخیل ہونے کے بھی ہیں۔

پس اس حکم میں ذاتی اور معاشرتی برائیوں کا قلع قمع کیا گیا ہے، یا وہ باتیں جن سے گھر، ماحول اور معاشرے میں بے حیائیاں پھیلتی ہیں اُن کا سدّ باب کیا گیا ہے۔

اگر زنا کے حوالے سے اس کی بات کریں تو یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کی قرآنِ کریم میں دوسری جگہ پر معین سزا بھی ہے۔ بہرحال یہ ایک ایسا گناہ اور بے حیائی ہے جس میں ملوّث انسان اگر شادی شدہ ہے تو اپنے بیوی بچوں کے حقوق بھول جاتا ہے۔ اس کو اس بے حیائی میں پڑ کر خیال ہی نہیں رہتا کہ میرے کیا حقوق ہیں۔ اگر عورت ہے تو اپنے بچوں اور خاوند کے حق اور ذمہ داریاں ادا نہیں کر رہی ہوتی، اُن کو بھول جاتی ہے۔ اگر غیر شادی شدہ ہے تو معاشرے میں غلاظت اور بے حیائی پھیلانے کا مرتکب ہے۔ غلط وعدے کر کے بعض لوگ ناجائز طور پر تعلقات قائم کرتے ہیں اور جب گھریلو اور خاندانی دباؤ یا معاشرے کے دباؤ یا خود جھوٹے وعدے کی وجہ سے وہ تعلقات بیچ میں ٹوٹ جاتے ہیں تو مَردوں کو تو زیادہ فرق نہیں پڑتا کیونکہ ہمارا معاشرہ خاص طور پر جو ایشین معاشرہ ہے، وہ مَردوں کی زیادہ پردہ پوشی کرتا ہے لیکن عورت کی زندگی برباد ہو جاتی ہیں۔ اور اس کی مثالیں اخباروں میں عام آتی ہیں۔ اور پھر ایسے تعلقات کی وجہ سے اولاد ہو جائے تو پھر ایسے لوگ جو ہیں وہ اولاد کو اُس کے حق سے محروم کر کے قتل اولاد کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ یا ایسی اولاد قتلِ اولاد کے زُمرہ میں آجاتی ہے۔

یہاں ان ممالک میں تو اگر پتہ چل جائے تو قانون کچھ نہ کچھ حقوق دلانے کی کوشش کرتا ہے اور دلواتا ہے لیکن بہت سے ایسے ہیں جو اولاد کو عملاً قتل کر دیتے ہیں۔ اور غریب ملکوں میں تو کوئی حق بھی نہیں ہے۔ اگر کوئی امیر آدمی ہے اور یہ بے حیائی اور فحاشی کے مرتکب ہوتے ہیں تو تو پھر کوئی قانون اُسے نہیں پوچھے گا۔ ابھی دو دن پہلے ہی پاکستان کے حوالے سے اخبار میں یہ خبر تھی کہ اس طرح کسی کے ہاں ناجائز بچہ پیدا ہوا اور پھر الٹا پولیس نے اُس غریب عورت پر مقدمہ قائم کیا اور مرد کو کچھ نہیں کہا گیا کیونکہ وہ صاحبِ حیثیت تھا۔ یہ تو اِکّا دُکّا واقعات ہیں جو باہر نکل آتے ہیں۔ یہ پتہ نہیں کہ کتنے ایسے واقعات ہیں جنہوں نے کئی خاندانوں کو برباد کر دیا ہے۔ پس یہ خدا تعالیٰ کے حکموں سے دُوری کی وجہ سے ہے۔ غیروں کو ہم کیا کہیں، خود مسلمان کہلانے والے اور اسلامی قوانین کا نعرہ لگانے والے ملکوں کا یہ حال ہے کہ وہاں اس قسم کی بے حیائیاں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان فواحش کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یعنی ایسی تمام باتیں جو فحشاء کی طرف مائل کرتی ہیں اُن سے رُکو۔ اس زمانے میں تو اس کے مختلف قسم کے ذریعے نکل آئے ہیں۔ اس زمانے میں انٹرنیٹ ہے، اس پر بیہودہ فلمیں آجاتی ہیں، ویب سائٹس پر، ٹی وی پر بیہودہ فلمیں ہیں، بیہودہ اور لغو قسم کے رسالے ہیں، ان بیہودہ رسالوں کے بارے میں جو پورنوگرافی وغیرہ کہلاتے ہیں اب یہاں بھی آواز اُٹھنے لگ گئی ہے کہ ایسے رسالوں کو سٹالوں اور دکانوں پر کھلے عام نہ رکھا جائے کیونکہ بچوں کے اخلاق پر بھی بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ ان کو تو آج یہ خیال آیا ہے لیکن قرآنِ کریم نے چودہ سو سال پہلے یہ حکم دیا کہ یہ سب بے حیائیاں ہیں، ان کے قریب بھی نہ پھٹکو۔ یہ تمہیں بے حیا بنا دیں گی۔ تمہیں خدا سے دور کر دیں گی، دین سے دور کر دیں گی بلکہ قانون توڑنے والا بھی بنا دیں گی۔ اسلام صرف ظاہری بے حیائیوں سے نہیں روکتا بلکہ چھپی ہوئی بے حیائیوں سے بھی روکتا ہے۔ اور پردے کا جو حکم ہے وہ بھی اسی لئے ہے کہ پردے اور حیا دار لباس کی وجہ سے ایک کھلے عام تعلق اور بے تکلفی میں جو لڑکے اور لڑکی میں پیدا ہو جاتی ہے، ایک روک پیدا ہو گی۔ اسلام بائبل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ تم عورت کو بری نظر سے نہ دیکھو بلکہ کہتا ہے کہ نظریں پڑیں گی تو قربت بھی ہو گی اور پھر بے حیائی بھی پیدا ہو گی۔ اچھے برے کی تمیز ختم ہو گی اور پھر ایسے کھلے عام میل جول سے جب اس طرح لڑکا اور لڑکی، مرد اور عورت بیٹھے ہوں گے تو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق تیسرا تم میں شیطان ہو گا۔ (سنن الترمذی کتاب الرضاع باب ما جاء فی کراهية الدخول علی المغيبات حديث نمبر 117)

یہ جو انٹرنیٹ وغیرہ کی میں نے مثال دی ہے، اس میں فیس بک (Facebook) اور سکائپ (Skype) وغیرہ سے جو چیٹ (Chat) وغیرہ کرتے ہیں، یہ شامل ہے۔ کئی گھر اس سے میں نے ٹوٹتے دیکھے ہیں۔ بڑے افسوس سے مَیں کہوں گا کہ ہمارے احمدیوں میں بھی اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ فحشاء کے قریب بھی نہیں پھٹکنا کیونکہ شیطان پھر تمہیں اپنے قبضے میں کر لے گا۔

پس یہ قرآنِ کریم کے حکم کی خوبصورتی ہے کہ یہ نہیں کہ نظر اُٹھا کے نہیں دیکھنا، اور نہ نظریں ملانی ہیں بلکہ نظروں کو ہمیشہ نیچے رکھنا ہے اور یہ حکم مرد اور عورت دونوں کو ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو۔ اور پھر جب نظریں نیچی ہوں گی تو پھر ظاہر ہے یہ نتیجہ بھی نکلے گا کہ جو آزادانہ میل جول ہے اُس میں بھی روک پیدا ہو گی۔ پھر یہ بھی ہے کہ فحشاء کو نہیں دیکھنا، تو جو بیہودہ اور لغو اور فحش فلمیں ہیں، جو وہ دیکھتے ہیں اُن سے بھی روک پیدا

ہوگی۔ پھر یہ بھی ہے کہ ایسے لوگوں میں نہیں اُٹھنا بیٹھنا جو آزادی کے نام پر اس قسم کی باتوں میں دلچسپی رکھتے ہیں اور اپنے قصے اور کہانیاں سناتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس طرف راغب کر رہے ہوتے ہیں۔ نہ ہی سکائپ (Skype) اور فیس بُک (Facebook) وغیرہ پر مرد اور عورت نے ایک دوسرے سے بات چیت کرنی ہے، ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنی ہیں، نہ ہی ان چیزوں کو ایک دوسرے سے تعلقات کا ذریعہ بنانا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سب ظاہر یا چھپی ہوئی فحشاء ہیں جن کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم اپنے جذبات کی رَو میں زیادہ بہ جاؤ گے، تمہاری عقل اور سوچ ختم ہو جائے گی اور انجام کار اللہ تعالیٰ کے حکم کو توڑ کر اُس کی ناراضگی کا موجب بن جاؤ گے۔

پھر آجکل کے زمانے میں ایک ایسی بے حیائی کو ہوا دی جارہی ہے جو فطرت کے نہ صرف خلاف ہے بلکہ جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے ایک قوم کو تباہ کر دیا تھا۔ حکومتیں اب ایک ہی جنس کی شادی کے قانون بنا رہی ہیں۔ یعنی فحشاء کو ہوا دینے اور پھیلانے کی حکومتی سطح پر کوشش کی جارہی ہے اور قانون بنائے جا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ حکومتوں کے سربراہ وزیراعظم یہ کہتے ہیں کہ ہم چاہیں گے کہ اب تمام دنیا میں ہم جنسوں کی شادی کا قانون بنے اور ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم اس بارے میں دنیا میں کوشش کریں گے۔ ایک وزیراعظم کی طرف سے اس طرح کا بیان آیا تھا۔ اگر یہ سچ ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی پکڑ کو آواز دے رہے ہیں۔

پھر ایک ملک کے بڑے پادری ہیں جو غالباً ساؤتھ افریقہ کے ہیں۔ حالانکہ افریقن اب تک یہی کہتے رہے ہیں کہ اس قسم کی غیر فطری شادیاں جو ہیں وہ نہیں ہونی چاہئیں اور یہ قانون نہیں بننے چاہئیں۔ اور پھر یہ پادری صاحب جو بائبل پڑھنے والے، اُس کا پرچار کرنے والے، اُس کی تعلیم دینے والے ہیں، جس میں خود یہ لکھا ہوا ہے کہ اس کی وجہ سے قوم تباہ ہوئی۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر ایسے شادی کرنے والے جوڑے جنت میں نہیں جائیں گے تو پھر میں جہنم میں جانا پسند کروں گا۔ تو یہ ان کا حال ہو چکا ہے۔

یہ آجکل کی دنیا میں فحاشی کی انتہا ہو چکی ہے۔ پس یاد رکھیں کہ یہ جو فحاشی ہے، اگر اسی طرح سرِ عام پھیلتی رہی اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی طرف دنیا نے رُخ نہ کیا، اس کی طرف توجہ نہ کی تو پھر یہ قومیں بھی اپنے انجام کو دیکھ لیں گی۔ یہ اس دنیا کو بھی یقیناً جہنم بنائے گی اور آخرت میں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اُس نے کیا سلوک کرنا ہے۔ بلکہ اب جو میڈیکل ریسرچ ہے اُس میں واضح طور پر یہ کہا جانے لگا ہے کہ ایڈز کا مرض ایسے لوگوں میں بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے جو مَردوں مَردوں اور عورتوں عورتوں کی شادیوں کے بھیانک جرم میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سزا دینے کے طریقے مختلف ہیں۔ ضروری نہیں کہ اگر ایک قوم کو پتھروں کی بارش برسا کر سزا دی تھی تو ہر قوم کو اسی طرح سزا دی جائے۔ HIV یا ایڈز کی یہ بیماری ایسی ہے جو دردناک اور خوفناک انجام تک لے جاتی ہے۔

پس جس تیزی سے دنیا میں فحاشی پھیلائی جارہی ہے، ایک احمدی کا کام ہے کہ اُس سے بڑھ کر اپنے خدا سے تعلق پیدا کر کے اپنے آپ کو اور دنیا کو اس تباہی کے خوفناک انجام سے بچانے کی کوشش کرے۔ یہ دنیادار تو اپنے آپ کو تباہ کرنے پر تلے بیٹھے ہیں۔ دنیادار اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے ایک ایسے طبقہ کو خوش کرنے کے لئے جو خدا تعالیٰ کے قانون کو توڑ رہا ہے، پوری دنیا کو فحشاء میں مبتلا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جس کا انجام پھر تباہی ہے۔ ان لوگوں کی ہمدردی کے لئے ہمیں انہیں بتانے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت رحم کرنے والا اور گناہ معاف کرنے والا بھی ہے، اُس نے مغفرت کا راستہ کھلا رکھا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۔ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ۔ (آل عمران:136) کہ اور وہ لوگ جو کسی بے حیائی کے مرتکب ہوں یا اپنی جانوں پر ظلم کریں، پھر اللہ کو یاد کریں اور اپنے گناہوں کی معافی چاہیں۔ اور اللہ کے سوا کوئی بخش نہیں سکتا۔

فحشاء پر اگر اصرار نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا خوف ہو تو خدا تعالیٰ بخش دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے۔ پس ہر قسم کے فحشاء جن کا میں نے شروع میں ذکر کیا تھا اس سے خود بھی بچنے اور بچنے کے راستے دکھانے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور اُس کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ زیادتی نہ کرنے والوں کو معاف کر دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’اور وہ لوگ کہ جب کوئی بے حیائی کا کام کریں یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اور پھر اپنے ایسے حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کریں اور اس سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں اور اپنے گناہ پر اصرار نہ کریں اُن کا خدا آمرزگار ہوگا۔ (یعنی وہ بخشنے والا خدا ہے) اور گناہ بخش دے گا۔‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 25-26)

اللہ کرے ہر وہ شخص جو فحشاء میں مبتلا ہے، اُسے عقل آ جائے اور خدا تعالیٰ کی پکڑ سے بچ جائے۔ اس بات کی وضاحت کی میں بہت ضرورت محسوس کر رہا تھا اس لئے میں نے اس کی کچھ وضاحت کی ہے کیونکہ یہ سوال آجکل بہت عام ہو چکا ہے۔

پھر اگلا حکم خدا تعالیٰ نے ان آیات میں یہ دیا ہے کہ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ۔ (الانعام:152) اور کسی جان کو جسے اللہ تعالیٰ نے حرمت بخشی ہے، قتل نہ کرو۔ یہ حکم اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ معاشرے کے حقوق ادا کرو۔ اپنے بھائیوں، اپنے دوستوں، اپنے سے واسطہ پڑنے والوں کے حقوق عدل وانصاف سے ادا کرو۔ قتل صرف جان کا قتل نہیں ہے بلکہ تعلقات کو توڑنا، ناانصافی سے دوسروں کے حقوق پامال کرنا، یہ بھی قتل ہے۔ دوسروں کو جذباتی طور پر مجروح کرنا، یہ بھی قتل ہے۔ کسی کو اتنا زیادہ ذلیل ورسوا کرنا کہ گویا عملاً اُسے قتل کر دیا ہے، یہ بھی اسی زمرہ میں آتا ہے۔ اُس کی عزتِ نفس کو برباد کر دینا، یہ بھی قتل ہے۔ اسی طرح روحانی طور پر بھی قتل ہوتا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ سب قتل ایسے ہیں جن سے خدا تعالیٰ تمہیں منع کرتا ہے۔ ہر قتل کا آخری نتیجہ معاشرے میں فتنہ وفساد اور محرومیاں ہیں اور یہ چیزیں خدا تعالیٰ کو انتہائی ناپسند ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِلَّا بِالْحَقِّ سوائے اس کے جو سزا کا حقدار ہے، لیکن اس کے لئے بھی قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے۔ بدلے لینے کے لئے، اپنے کینے اور بغض نکالنے کے لئے قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے۔ جو سزا کا حقدار ہے اُسے سزا دی جائے تو اس قدر سزا جتنا اُس کا جرم ہے۔ اور اس لئے سزا دی جائے کہ جرم کرنے والے کی اصلاح ہو اور معاشرے کا بہتر حصہ بن کر معاشرے کے فتنہ وفساد کو ختم کرنے کا ذریعہ بن سکے۔ لیکن یہاں بھی یہ بات واضح ہو کہ سزا دینے اور بدلے لینے کا حق ہر ایک کو نہیں ہے بلکہ قانون کو ہے۔ اور قانون انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے سزا دے، نہ کہ ظلم کرتے ہوئے۔ حتی کہ کسی قاتل کی سزا جو ہے اُس کا اختیار بھی کسی شخص یا مقتول کے ورثاء کو نہیں دیا گیا بلکہ یہ حق قانون کا ہے۔ یہ قانون تو آجکل بنائے جارہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت پہلے سے یہ حکم دیا ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے تم اپنے مجرم کو سزا دو۔ اور اگر ایک قاتل کو بھی پھانسی کی سزا دینی ہے تو ایک قانون ہی دے گا۔ اسی طرح معاشرے میں قانون کے تحت دوسری سزائیں ہیں، قتل کا اگر ایک مطلب تعلقات کو ختم کرنا یا مقاطعہ کرنا یا بائیکاٹ کرنا ہے تو یہ اختیار بھی ذمہ دار ادارے کو ہے۔ ہماری جماعت میں بھی اگر سزا کا نظام رائج ہے تو اصلاح کے لئے، نہ کہ کسی ظلم اور زیادتی کے لئے۔ یا کسی بھی قسم کی ایسی سزا جو دی جاتی ہے وہ اصلاح کے لئے دی جاتی ہے، کسی ظلم کے لئے نہیں دی جاتی۔ کیونکہ یہ ناحق ظلم وزیادتی جو ہے یہ بھی قتل کے مترادف ہے۔ یہ میں نے دیکھا ہے اور کئی دفعہ نوٹ بھی کیا ہے کہ اگر فریقین میں مسئلہ پیدا ہو جائے، لڑائی ہو جائے، مقدمہ بازی ہو جائے تو ظاہر ہے کہ فیصلہ کرنے والا ادارہ اپنی عقل اور شواہد کے مطابق ایک فریق کو ذمہ دار قرار دے گا، قصوروار قرار دے گا۔ اور اُس کے لئے پھر اس کی سزا کی بھی سفارش ہوتی ہے۔ تو جو دوسرا فریق ہے، جس کو نقصان پہنچا ہوتا ہے وہ بعض دفعہ اس بات پر ناراض ہو جاتا ہے کہ تھوڑی سزا دی ہے، اس سے زیادہ دیں۔ یعنی فیصلہ اُن کے مطابق ہو۔ اگر اسی طرح فریقین کو فیصلہ کرنے کا اختیار دے دیا جائے تو ایک قتل کے بعد دوسرا قتل ہوتا چلا جائے گا۔ اور قرآن ہمیں یہ کہتا ہے کہ تم اس سے بچو۔ اصل مقصد سزا کا معاشرے سے ظلم کو ختم کرنا ہے اصلاح کرنا ہے، ظالم کو اپنے ظلم کا احساس دلانا ہے۔ اور دو مومنوں کے درمیان اگر ایسا مسئلہ ہے تو ظاہر ہے اُن کو جب احساس دلایا جائے تو تسلیم بھی کرتے ہیں۔ پس یہ اصل غرض ہے یا سزا کا اصل مقصد ہے کہ اصلاح کی جائے اور اس ناحق قتل کو روکا جائے جو آپس کے جھگڑوں اور فسادوں کی وجہ سے معاشرے میں پیدا ہوتا ہے۔

اس کے بعد میں اب اگلے حکم پر آتا ہوں جو اُس سے اگلی آیت میں بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ۔ (الانعام:153) اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ سوائے اس طریق کے جو اچھا ہے۔ اب یہاں خدا تعالیٰ معاشرے کے کمزور ترین طبقہ کے حق کی حفاظت کی طرف توجہ دلا رہا ہے۔ اگر صرف یہی ہو کہ تم نے یتیم کے مال کے قریب بھی نہیں جانا تو یتیم کے سرمائے یا جائیداد کے ضائع ہو جانے کا بھی خطرہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ یتیم کے مال تک تمہاری پہنچ احسن طریق پر ہو۔ اس طرز پر یتیم کے مال کو دیکھو کہ حتی الوسع کسی نقصان کا احتمال نہ ہو۔ یتیم کی جائیداد کو اُجاڑنے اور ختم کرنے کی نیت سے نہیں بلکہ یتیم کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے اُس کی جائیداد اور مال کا استعمال کرو۔

پس یہ لازمی حکم ہے کہ یتیم کے مال کی حفاظت کا انتظام تم نے کرنا ہے۔ ایک امین کی حیثیت سے قریبی عزیزوں نے، یا جس کے سپرد بھی یتیم کی ذمہ داری کی جائے، اُس نے یتیم کے مال کی حفاظت کرنی ہے، اُس کا خیال رکھنا ہے۔ جماعت نے اُس کے مال کی حفاظت کرنی ہے اور خیال رکھنا ہے۔ معاشرے نے اور ملک کے قانون نے اُس کے مال کی حفاظت کرنی ہے اور خیال رکھنا ہے۔ کس طرح حفاظت کرنی ہے؟ اُس کے لئے بہت ساری صورتیں ہیں۔ یتیموں کے مالوں کو اس طرح استعمال کرو یا کاروباروں میں لگاؤ کہ وہ مال بڑھیں تاکہ یتیموں کو، اُس گروہ کو جو ابھی اتنی عقل نہیں رکھتا، اُن بچوں کو جن کے ماں باپ کا سایہ اُن کے سر پر نہیں ہے فائدہ ہو۔ جن کی جائیدادیں ضائع ہونے کا خطرہ ہے، اُن کو احسن طریق پر اس طرح استعمال کرو، اس طرح انویسٹ (Invest) کرو، اس طرح کاروباروں میں لگاؤ کہ وہ مال بڑھے۔

پس ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو یتیم کے مال کی حفاظت کا حکم دے کر عزیزوں اور معاشرے پر ڈالی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ اگر تم یہ ذمہ داری ادا نہیں کرتے اور بہانے بہانے سے یتیم کے مال کو

کھانے کی کوشش کرتے ہو تو اس کی بڑی سخت سزا ہے۔ فرمایا اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡیَتٰمٰی ظُلۡمًا اِنَّمَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِهِمۡ نَارًا۔ (النساء:11) اور جو لوگ ظلم سے یتیموں کے مال کھاتے ہیں، وہ یقیناً اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔ اور پھر فرمایا وَسَیَصۡلَوۡنَ سَعِیۡرًا۔ (النساء:11) اور وہ یقیناً شعلہ زن آگ میں داخل ہوں گے۔

قرآنِ کریم کے احکامات ایسے نہیں کہ صرف ایک فریق کا حق دلائیں تو دوسرے کا حق غصب کر لیں۔ اگر یہ حکم ہے کہ یتیموں کا مال ناجائز طریقے سے کھا کے اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہو تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے امانت اور دیانت کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اگر یتیم کے مال میں سے کچھ خرچ کر رہے ہو تو پھر یہ ظلم نہیں ہے۔ فرمایا کہ یتیم کی پرورش پر خرچ ہوتا ہے، اُس کی تعلیم پر، اُس کی تربیت پر جو خرچ ہوتا ہے، یہ خرچ کرنے کی تو اجازت ہے لیکن دیکھو ظلم نہ کرنا۔ امانت میں خیانت کرنے والے نہ بننا۔ فرمایا لَا تَاۡکُلُوۡهَاۤ اِسۡرَافًا وَّبِدَارًا اَنۡ یَّکۡبَرُوۡا۔ (النساء:7) اُن کے جوان ہونے کے خوف سے اُن کے مال ناجائز طور پر اور جلدی جلدی نہ کھا جاؤ۔ فرمایا وَمَنۡ کَانَ غَنِیًّا فَلۡیَسۡتَعۡفِفۡ (النساء: 7) اور جو کوئی صاحبِ حیثیت اور مالدار ہو، وہ اس مال سے بکلّی اجتناب کرے۔ لیکن اگر کوئی مجبور ہے، تعلیم اور جو دوسرے اخراجات اُس پر ہو رہے ہیں، وہ برداشت نہیں کر سکتا تو اُس کے بارے میں فرمایا کہ فَلۡیَاۡکُلۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ۔ (النساء:7) پس وہ مناسب طور پر اس مال میں سے لے سکتا ہے۔ اور مناسب کیا ہے؟ اُس یتیم پر جو اصل خرچ ہو رہا ہے وہ یا اگر کسی کی بالکل ہی فقیری کی حالت ہے اور گزارہ بھی نہیں ہوتا اور پرورش کی وجہ سے اُس کی ذمہ داری چوبیس گھنٹے اُس کی نگہداشت پر ہے تو معمولی حق الخدمت لیا جا سکتا ہے۔ پس اس مال کے خرچ کی اس حد تک اجازت ہے۔ لیکن جو اُس مال کی حفاظت اور اُسے بڑھانے کا حکم ہے اُسے ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہئے اور سچے امین اور سچے نگران کا حق ادا کرنا چاہئے۔ فرمایا حَتّٰی یَبۡلُغَ اَشُدَّهٗ۔ (الانعام:153) یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت اور مضبوطی کی عمر کو پہنچ جائیں اور اپنے مال اور جائیداد کا انتظام و انصرام سنبھال سکنے والے ہوں۔

پس یہ حق ہے جو یتیم کا قائم ہے۔ ایک کمزور طبقے کا قائم ہے کہ اُس کے عاقل بالغ ہونے تک اُس کی جائیداد کی، اُس کے مال کی حفاظت کی جائے اور پھر جب وہ اُسے سنبھالنے کے قابل ہو جائے تو اُسے اُس کا مال لوٹا دیا جائے۔ یہاں یہ بھی واضح ہونا چاہئے کہ بعض دفعہ کوئی یتیم بالغ ہونے کے بعد عقل کے لحاظ سے اس سطح پر نہیں ہوتا کہ وہ اپنے مال کی حفاظت کر سکے۔ تو پھر اُس وقت تک، جب تک وہ اس قابل نہ ہو جائے، یا اگر بالکل ہی غبی ہے تو پھر مستقل طور پر اُس کے مال کی حفاظت فرض بنتا ہے۔ ایسے لوگ بھی ہیں جو باوجود غبی ہونے کے شادی کے قابل ہوتے ہیں۔ اگر اُن کی شادی ہو جاتی ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے تو پھر اولاد کے جوان ہونے تک عزیزوں کا یا معاشرے کا اور جماعت کا یہ کام ہے کہ اس ذمہ داری کو نبھائیں اور ان کے مال کی حفاظت کریں۔

کمزوروں اور یتیموں کے حق اور پرورش کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں، اُن کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”اگر کوئی ایسا تم میں مالدار ہو جو صحیح العقل نہ ہو مثلاً یتیم یا نابالغ ہو اور اندیشہ ہو کہ وہ اپنی حماقت سے اپنے مال کو ضائع کر دے گا تو تم (بطور کورٹ آف وارڈس کے) وہ تمام مال اُس کا متکفل کے طور پر اپنے قبضہ میں لے لو اور وہ تمام مال جس پر سلسلہ تجارت اور معیشت کا چلتا ہے ان بیوقوفوں کے حوالے مت کرو اور اس مال میں سے بقدرِ ضرورت اُن کے کھانے اور پہننے کے لئے دے دیا کرو اور اُن کو اچھی باتیں قولِ معروف کی کہتے رہو۔ یعنی ایسی باتیں جن سے اُن کی عقل اور تمیز بڑھے اور ایک طور سے اُن کے مناسب حال اُن کی تربیت ہو جائے اور جاہل اور ناتجربہ کار نہ رہیں۔ اگر وہ تاجر کے بیٹے ہیں تو تجارت کے طریقے اُن کو سکھلاؤ اور اگر کوئی اور پیشہ رکھتے ہوں تو اس پیشہ کے مناسب حال اُن کو پختہ کر دو۔ غرض ساتھ ساتھ اُن کو تعلیم دیتے جاؤ اور اپنی تعلیم کا وقتاً فوقتاً امتحان بھی کرتے جاؤ کہ جو کچھ تم نے سکھلایا انہوں نے سمجھا بھی ہے یا نہیں۔ پھر جب نکاح کے لائق ہو جائیں یعنی عمر قریباً اٹھارہ برس تک پہنچ جائے اور تم دیکھو کہ اُن میں اپنے مال کے انتظام کی عقل پیدا ہو گئی ہے تو اُن کا مال اُن کے حوالہ کرو اور فضول خرچی کے طور پر اُن کا مال خرچ نہ کرو اور نہ اس خوف سے جلدی کر کے کہ اگر یہ بڑے ہو جائیں گے تو اپنا مال لے لیں گے، اُن کے مال کا نقصان کرو۔ جو شخص دولتمند ہو اُس کو نہیں چاہئے کہ اُن کے مال میں سے کچھ حق الخدمت لیوے۔ لیکن ایک محتاج بطور معروف لے سکتا ہے“۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 346-347)

فرمایا کہ: ”عرب میں مالی محافظوں کے لئے یہ طریق معروف تھا کہ اگر یتیموں کے کارپرداز اُن کے مال میں سے لینا چاہتے تو حتی الوسع یہ قاعدہ جاری رکھتے کہ جو کچھ یتیم کے مال کو تجارت سے فائدہ ہوتا اُس میں سے آپ بھی لیتے۔ رأس المال کو تباہ نہ کرتے۔ سو اسی عادت کی طرف اشارہ ہے کہ تم بھی ایسا کرو۔ اور پھر فرمایا کہ جب تم یتیموں کو مال واپس کرنے لگو تو گواہوں کے رُوبرو اُن کو اُن کا مال دو اور جو شخص فوت ہونے لگے اور بچے اُس کے ضعیف اور صغیر السن ہوں تو اُس کو نہیں چاہئے کہ کوئی ایسی وصیت کرے کہ جس میں بچوں کی حق تلفی ہو۔ جو لوگ ایسے طور سے یتیم کا مال کھاتے ہیں جس سے یتیم پر ظلم ہو جائے تو وہ مال نہیں بلکہ آگ کھاتے ہیں اور آخر جلانے والی آگ میں ڈالے جائیں گے“۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 346-347)

فرمایا: ”اب دیکھو خدا تعالیٰ نے دیانت اور امانت کے کس قدر پہلو بتلائے۔ سو حقیقی دیانت اور امانت وہی ہے جو ان تمام پہلوؤں کے لحاظ سے ہو اور اگر پوری عقل مندی کو دخل دے کر امانتداری میں تمام پہلوؤں کا لحاظ نہ ہو تو ایسی دیانت اور امانت کئی طور سے چھپی ہوئی خیانتیں اپنے ہمراہ رکھے گی“۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 346-347)

اگر امانتداری میں تمام پہلوؤں کا لحاظ نہیں رکھا گیا تو پھر اس میں چھپی ہوئی خیانت بھی آ جائے گی۔ پس بہت محتاط ہو کر یہ حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ جب تقویٰ کے بارے میں بار بار تلقین فرماتا ہے تو اس لئے کہ اپنے جائزے لو اور دیکھو کہ کمزوروں کے حق ادا ہو رہے ہیں یا نہیں ہو رہے۔ امانت اور دیانت کے معیاروں کو پرکھتے رہو۔ یہ نہ ہو کہ ان کے نیچے چھپی ہوئی خیانتیں ہوں جو آگ کے گولے پیٹ میں بھرنے کا باعث بن جائیں۔

پھر خدا تعالیٰ یہ حکم فرماتا ہے کہ وَاَوۡفُوا الۡکَیۡلَ وَالۡمِیۡزَانَ بِالۡقِسۡطِ۔ (الانعام:153) اور انصاف کے ساتھ ماپ اور تول پورے پورے دو۔ یہاں اب عمومی طور پر اپنے کاروباروں کو انصاف اور ایمانداری کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ادا کرنے کا حکم ہے۔ پہلے یتیموں اور کمزوروں کا حق قائم کیا اور ایمانداری سے اُن کا حق ادا کرنے کا حکم دیا تو اب آپس کے کاروباروں کو صفائی اور ایمانداری سے بجا لانے کا حکم ہے۔ کسی قسم کا دھوکہ نہیں ہونا چاہئے۔ اگر دوسرا فریق لاعلم ہے تب بھی دھوکہ نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم کوئی جنس بیچ رہے ہو تو اگر جنس میں کسی قسم کی کمی ہے تو اُس کو سامنے رکھو تا کہ خریدار کو پتہ ہو کہ جو مال میں خرید رہا ہوں، اُس میں یہ نقص ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب التجارات باب من باع عیبا فلیبینہ حدیث 2246)

ایک دوسری جگہ کاروباری لین دین اور ماپ تول کے صحیح کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا (بنی اسرائیل:36) یہ بات سب سے بہتر اور انجام کے لحاظ سے اچھی ہے۔ یعنی اچھے تاجر صحیح ماپ تول کرنے والے تاجر کی شہرت بھی اچھی ہوتی ہے اور اُس کے پاس پھر زیادہ گاہک بھی آتے ہیں۔ نتیجۃً اُس کا کاروبار بڑی تیزی سے ترقی کرتا ہے۔ اگر دھوکہ ہو تو کاروبار ختم ہو جاتا ہے۔

ایک دوسری جگہ یہ بھی خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ جو دھوکہ دہی ہے یہ فساد کا باعث بنتی ہے لیکن مشکل یہ ہے بلکہ افسوس یہ ہے کہنا چاہئے کہ جتنا زیادہ قرآنِ کریم نے احکام کھول کھول کر بیان فرمائے ہیں اتنے ہی مسلمان اُس ایمانداری کے معیار سے نیچے گرتے چلے جا رہے ہیں۔ کہاں تو مسلمانوں کے ایمان کا اور امانت اور دیانت کا یہ حال تھا کہ ایک شخص اپنے گھوڑے کو بیچنے کے لئے بازار میں لایا اور کہا کہ اس کی قیمت پانچ سو درہم ہے۔ اور ایک دوسرے صحابی نے اُسے دیکھا اور پسند کیا اور کہا کہ میں اُسے خریدوں گا، یہ مجھے پسند ہے لیکن اس کی قیمت پانچ سو درہم نہیں ہے۔ وہ آدمی سوچتا ہے کہ شاید کم بتائے بلکہ بالکل الٹ فرمایا کہ یہ ایسا اعلیٰ گھوڑا ہے کہ اس کی قیمت دو ہزار درہم ہونی چاہئے۔ اس لئے میرے سے دو ہزار درہم لے لو۔ اب بیچنے والے اور خریدنے والے کی بحث چل رہی ہے۔ بیچنے والا پانچ سو درہم سے اوپر نہیں جا رہا اور خریدنے والا دو ہزار درہم سے نیچے نہیں آ رہا۔ (ماخوذ از المعجم الکبیر للطبرانی جلد دوم صفحہ 335-334 ابراهیم بن جریر عن ابیہ حدیث 2395 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

تو یہ معیار تھا جو مسلمانوں کا تھا، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں اور آپ کے صحابہ کی صحبت میں رہنے والوں کا تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنا بھی ایک واقعہ لکھا ہے کہ جب وہ 19-20 سال کے تھے تو سیر کے لئے کشمیر گئے۔ وہاں ایک قسم کے اونی قالین بنائے جاتے ہیں جو خاص طور پر بڑے مشہور ہیں۔ وہ اُنہیں پسند آئے۔ کچھ عرصہ انہوں نے ٹھہرنا تھا، سیر کرنی تھی۔ اس لئے سیر کے لئے چلے گئے۔ انہوں نے جس شہر میں قالین دیکھے تھے وہاں قالین بنانے والے ایک شخص نے کہا کہ میں بہت اعلیٰ بناتا ہوں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے مجھے تحفہ لے جانے کے لئے تین چار ایسے قالین بنا دو اور اُس کا سائز بتایا۔ کہتے ہیں جب میں واپس آیا تو جو سائز بتائے تھے اُن سے ہر قالین ہر طرف سے، چوڑائی میں بھی، لمبائی میں بھی چھوٹا تھا اور کافی فرق تھا۔ چھ چھ انچ، فُٹ فُٹ چھوٹا تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ تمہیں میں نے یہ سائز بتایا تھا، یہ سامنے گواہ ہیں، ان کے سامنے بتایا تھا، اُس کے مطابق نہیں بنایا اور قیمت تم اتنی مانگ رہے ہو۔ تو بجائے اس کے کہ شرمندہ ہوتا، یہ کہتا کہ ٹھیک ہے قیمت کم کر دیں۔ کہنے لگا میں مسلمان ہوں اور بار بار یہی رَٹ لگائے جائے کہ میں مسلمان ہوں اور آپ مجھے کہہ رہے ہیں کہ تم نے ایسا بنایا ہے اور ویسا بنایا ہے۔

(ماخوذ از تقریر سیالکوٹ انوار العلوم جلد 5 صفحہ 109-108)

تو اب جب بھی غلط کام ہو، مسلمان کہہ کر اُس کو جائز کرنا، یہ عام ہو گیا ہے۔ اور پھر یہ پرانی بات نہیں ہے۔ مجھے بھی ایک شخص جو چاول کے کاروبار میں تھے، بتانے لگے کہ ہم پاکستانی اچھا باسمتی چاول جب باہر بھیجتے ہیں تو اُس میں دوسرا کم درجے کا لمبا چاول کس طرح شامل کرتے ہیں اور وہ طریقِ کار یہ ہے کہ ایک لوہے کا آٹھ نو انچ کا ٹین کا پائپ ہوتا ہے، اُس کو بیگ کے درمیان میں رکھتے ہیں اور اُس پائپ کے اندر کم درجے کا چاول بھرتے ہیں اور اس کے ارد گرد اعلیٰ کوالٹی کا چاول بھیجتے ہیں۔ اور باہر سے جب وہ دیکھتے ہیں تو اعلیٰ کوالٹی ہوتی ہے، باسمتی چاول ہوتا ہے، اور کسی کو پتہ نہیں لگتا۔ جب پائپ اُس کے بعد نکال لیتے ہیں وہ مکس (Mix) ہو جاتا ہے، یہ بھی نہیں خیال ہوتا کہ اندر کوئی چیز پڑی ہے۔ چاول بہر حال چاول ہے۔ تو کاروباروں کی یہ حالت ہے۔ اسی وجہ سے ایک عرصہ پہلے سے ہندوستانی مارکیٹ نے چاول کی مارکیٹ پر قبضہ کر لیا ہے، حالانکہ ہندوستان کا چاول پاکستان سے کم کوالٹی کا ہے۔ اور اب شاید کچھ ایکسپورٹر، کیونکہ احمدی بھی ایکسپورٹ کرتے ہیں، خود بہتر کوالٹی کا لے کر آتے ہوں تو لاتے ہوں۔ نہیں تو اس چور بازاری کی وجہ سے باہر کی مارکیٹ نے پاکستانی ایکسپورٹر سے چاول لینا ہی بند کر دیا ہے۔ ان کو اب پتہ لگ گیا ہے کہ اس طرح یہ دھوکہ دہی ہوتی ہے۔ اس لئے اب ہندوستانی ایکسپورٹر جو ہے وہی چاول خریدتا ہے، اُس کی گریڈنگ (grading) کرتا ہے اور پھر آگے بھیجتا ہے۔ اور یہ سوچتے ہی نہیں کہ کاروبار میں اس سے برکت بھی نہیں رہتی اور کاروبار بھی ختم ہو گیا۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خرید و فروخت کرنے والے سچ بولیں اور مال میں اگر کوئی عیب یا نقص ہے اُسے بیان کر دیں تو اللہ تعالیٰ اُن کے سودے میں برکت دے گا۔ اور اگر وہ دونوں جھوٹ سے کام لیں، خریدنے والا بھی اور بیچنے والا بھی اور کسی عیب کو چھپائیں گے یا ہیرا پھیری سے کام لیں گے تو اس سودے میں سے برکت نکل جائے گی۔

(صحیح البخاری کتاب البیوع باب اذا بین البیعان ولم یکتما و نصحا حدیث 2079)

پس اگر برکت حاصل کرنی ہے تو پھر امانت اور دیانت کے تقاضے پورے کرنے ہوں گے۔ اور یہ تقاضے پورے کرتے ہوئے کاروبار کرنا یہی ایک اچھے مسلمان کا شیوہ ہونا چاہئے۔ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی کو دینے کے لئے کچھ تولو تو جھکتا ہوا تولو۔ یعنی کہ اگر کچھ زیادہ بھی چلا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب التجارات باب الرجحان فی الوزن حدیث 2222)

پس یہ تجارتی امانت کا معیار ہے جو ایک مسلمان کا ہونا چاہئے۔ اگر تاجر امانت دار ہو، صحیح طرح کاروبار کرنے والا ہو تو پھر جو اُس کا مقام ہے وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے پتہ چلتا ہے کہ کتنا بڑا مقام ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ سچا اور دیانتدار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کی معیت کا حقدار ہے۔ (سنن الترمذی کتاب البیوع باب ما جاء فی التجار و تسمیۃ النبی ﷺ ایاھم حدیث نمبر 1209)

اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والوں کو اپنی امانت اور دیانت کے معیار اللہ تعالیٰ کے حکموں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ احمدی بھی بہت سارے کاروباروں میں ملوث ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے بھی جائزے لینے چاہئیں کہ کیا ہم بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق زندگیاں گزار رہے ہیں؟ کیا ہم بھی اپنوں میں کمزوروں کے حقوق ادا کر رہے ہیں؟ کیا ہم اپنے کاروباروں میں انصاف اور دیانتداری سے کام لے رہے ہیں؟ کیا ہم اپنے معاشرے کے ہر طبقے کے حقوق ادا کرنے والے ہیں؟ کیا ہم اپنے آپ کو برائیوں سے بچانے والے ہیں؟ یہ رمضان جو آتا ہے تو اس میں جب نیکی کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے تو ان باتوں کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک ہر قسم کی ان برائیوں سے جن سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے، اُن سے رکنے والے ہوں۔

☆......☆......☆......☆......☆

کسائی اورینٹل کے پانچویں جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت احمدیہ کی خدمات اور امن کے لئے کی جانے والی کوششوں کا اعتراف اور امیر و مبلغ انچارج کے لئے ایک اعزاز

(رپورٹ: چوہدری نعیم احمد باجوہ۔ امیر و مبلغ انچارج کونگو کنشاسا)

27 اپریل 2013ء کو کسائی اورینٹل کا پانچواں جلسہ سالانہ صوبائی ہیڈ کوارٹرز Mboujimayi میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کے موقع پر کونگو کنشاسا میں انسانی حقوق اور قیام امن کے لیے کام کرنے والی ایک تنظیم NETWORK" YOUTH IN THE WORLD FOR PEACE' جس کا فرنچ نام Reseau " Jeunes dans le Monde pour la Paix ہے، نے کونگو میں جماعت احمدیہ کی خدمات کے اعتراف میں اپنی تنظیم کی طرف سے خاکسار کے لیے DIPLOMA OF EXCELLENCE دینے کا اعلان کیا۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے اختتامی سیشن میں ہزایکسی لینسی گورنر آف کسائی اورینٹل کے نمائندہ خاص اور میئر آف مبوجمائی شہر جناب Jean Paul NTAMBUA KASANZU نے یہ سند امتیاز پیش کی۔ اسی طرح اس تنظیم کے صوبائی کوارڈینیٹر جناب AKI MUKENDI صاحب نے سپاسنامہ پیش کیا۔

اس تقریب کے وقت جلسہ گاہ میں احمدی احباب سمیت سات سو کے قریب افراد موجود تھے۔ ان میں نمائندہ گورنر، میئر آف شہر، مقامی اتھارٹیز، 32 گاؤں کے چیفس، پادری حضرات، پروفیسرز اور دیگر معززین شامل تھے۔ تنظیم کے کوارڈینیٹر نے جماعت کی قیام امن کی لیے خدمات کو سراہا۔

اس تنظیم کی طرف سے پیش کئے گئے سپاسنامہ اور سند امتیاز کا متن اور اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

RJMP کی طرف سے پیش کئے گئے سپاسنامہ کا خلاصہ

(یہ سپاسنامہ صوبائی کوارڈینیٹر جناب Ali Mukendi kapongo نے پیش کیا)

خدا کی حمد کے بعد میں RJMP اور تمام ممبران کی جانب سے جماعت کے صوبائی مشنری اور جناب نعیم احمد باجوہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کونگو کی خدمت میں سلام پیش کرتا اور شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میں آپ کو بتاتا چلوں کہ RJMP ایک ایسی N.G.O ہے جو انسانی حقوق کی حفاظت اور Promotion کے لئے کام کرتی ہے۔ فسادات کا پُرامن حل تلاش کرنا اور ہر قسم کی جہالت اور لاعلمی کے خلاف آواز اٹھانا اس کا مقصد ہے۔

گزشتہ چار سال سے جماعت احمدیہ ہمارے صوبے کسائی اورینٹل میں اپنے سالانہ جلسے کا انعقاد کر رہی ہے۔ اس کانفرنس میں ہر مذہب کے ماننے والوں کو مدعو کیا جاتا ہے۔ ہم بھی اس میں شرکت کرتے رہے ہیں۔

درحقیقت ہم نے دیکھا اور محسوس کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے نزدیک مذہب اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔ جماعت احمدیہ ایک پرامن جماعت ہے جو امن، رواداری اور اخوت کا قیام کرنے والی ہے۔ امن کے بغیر ترقی ممکن نہیں۔ دراصل ہم نے دیکھا کہ امن کے قیام کے لئے جماعت احمدیہ کے ارادے اور مقاصد بہت بلند اور قابل قدر ہیں اور ان کے حصول کے لئے جماعت بہت کوشش کر رہی ہے، ہماری تنظیم RJMP نے فیصلہ کیا کہ قیام امن کے لئے ہمیں بھی جماعت کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنا چاہئے۔

معزز حاضرین، خواتین و حضرات! دراصل پورے ملک کونگو میں عام طور پر اور ہمارے صوبے میں بطور خاص مکرم امیر جماعت احمدیہ کونگو کی خدمات اس قابل ہیں کہ آپ کو انسانی حقوق کا دفاع کرنے والا اور امن کے قیام کے لئے بہت کوشش کرنے والا Consider کیا جانا چاہیے۔ بحیثیت امیر جماعت احمدیہ آپ کی مساعی قابل قدر ہے۔

خدمات ایک مختصر جائزہ:

ترقیاتی کام: کسائی اورینٹل میں سولر سسٹم نصب کیا گیا ہے۔ جماعت کے لوگ MTA کے ذریعہ امام جماعت احمدیہ کے خطابات سنتے اور جماعتی سرگرمیوں سے باخبر رہتے ہیں۔

تعلیم کے لئے خدمات:

ہماری تنظیم RJMP کا خیال ہے کہ بعد میں واقعات بیان کرنے کے بجائے کسی کے زندہ ہوتے ہوئے تعریف کے پھول نچھاور کرنے چاہئیں۔ تعلیم جیسے بنیادی حق کے لئے جماعت احمدیہ بہت کوشش کر رہی ہے۔ ہمارے اس صوبے سے بھی غریب خاندانوں کے بعض نوجوانوں کو تعلیم کے لئے بیرون ملک بھجوایا جا رہا ہے۔ ان میں سے بعض جامعۃ المبشرین غانا میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مبشرین کا مطلب ہے خوشخبری دینے والے۔

پُرامن ماحول کے قیام کے لئے خدمات:

کونگو میں جماعت احمدیہ ہر سال قیام امن کے لئے بین المذاہب جلسے اور کانفرنسز منعقد کرتی ہے۔ ایسے مواقع پر مختلف مذاہب کے پیروکاروں کو امن کے قیام کی اہمیت سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ اگر انسان لڑائی کر سکتا ہے تو یقیناً اسے صلح اور امن کے لئے بھی سوچنا ہوگا۔ جو امن چاہتا ہے وہ امن کے لئے کوشش بھی کرے۔

معزز خواتین و حضرات! آپ دیکھ سکتے ہیں کہ درحقیقت عزت مآب جناب نعیم احمد باجوہ صاحب انسانی حقوق کا دفاع کرنے والے امن کے ماحول کو Promot کرنے والے ہیں۔ ہماری تنظیم RJPM امن کے قیام کے لئے آپ کی مساعی کو خراج تحسین پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتی تھی۔ ہم آپ کی خدمت میں علامتی طور پر صلح جو جانور زرافہ کا ماڈل پیش کرتے ہیں اس کے ساتھ ہزایکسی لینسی گورنر آف کسائی اورینٹل کے نمائندہ اور میئر آف مبوجی مائی Mbouji Mayi شہر کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جناب مکرم امیر صاحب کی خدمت میں DIPLOMA OF EXCELLENCE پیش کریں۔

آپ کا بہت بہت شکریہ۔

دستخط ممبرز آف صوبائی کونسل اور دستخط صوبائی کوارڈینیٹر

....

ترجمہ سند امتیاز

Network

"Youth in the Wolrd for Peace"

section kasai Oriental

عوامی جمہوریہ کونگو

سند امتیاز

ہم ممبرز آف صوبائی کونسل اور ماہرین RJMP اپنے پروگرام University of Peace in Africa کے تحت اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ جناب نعیم احمد باجوہ امیر و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ کونگو کنشاسا امن کا قیام کرنے والی صلاحیت کے حامل ہیں۔ عوامی جموریہ کونگو میں آپ کی قیام امن، انصاف، معاشرتی ترقی اور عوام کے فائدے کے لئے بہت خدمات ہیں۔

آپ کی خدمات کے اعتراف میں استثنائی طور پر آپ کی خدمت میں یہ سند امتیاز پیش کی جاتی ہے۔

Mboujimayi 27 april 2013

وصول کنندہ صوبائی کوارڈینیٹر ممبر کونسل

☆......☆......☆......☆......☆

بقیہ: خطاب حضور انور

از صفحہ 2

کوششوں کو دیکھ کر پاکستان انڈیا اور بنگلہ دیش سے آئے ہوئے تبلیغی جماعت کے مولویوں نے لوکل مسلمانوں کو جماعت کے خلاف اکساتے ہوئے تاکیداً کہا کہ کوئی مسلمان احمدیوں سے نہ ملے۔ اور جماعت احمدیہ کو اس علاقے میں ٹکنے نہ دیا جائے۔ ان باتوں سے متاثر ہو کر مسجد کے امام نے اگلے جمعہ جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت شر انگیز خطبہ دیا۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک پر نہایت گندے، غلیظ اور ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے۔ اس خطبہ کے بعد لوکل پڑھے لکھے غیر از جماعت مسلمانوں کے دلوں میں تجسس پیدا ہوا کہ آخر یہ لوگ احمدیوں کے اتنے خلاف کیوں ہیں؟ ضرور کوئی خلاف قرآن اور سنت بات ہوگی جس کی وجہ سے ہر ایک ان کے خلاف نظر آتا ہے۔ چنانچہ چار پڑھے لکھے غیر از جماعت افراد نے مسلسل جماعت کے ساتھ تبلیغی نشستیں کیں اور جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ ان چار افراد میں سے ایک فرد محمد مصطفیٰ صاحب نے بذریعہ فون پیغام بھیجا کہ اس کی پیدائش 30/جون کی ہے اور اس نے 30/جون 2008ء کو عیسائیت ترک کر کے اسلام قبول کیا تھا۔ اب انشاء اللہ 30/جون 2012ء کو ہی جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا خواہشمند ہے۔ اس نے کہا کہ وہ سو فیصد جماعت احمدیہ کی صداقت کا قائل ہو چکا ہے۔ چنانچہ 30/جون کو یہ بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گیا۔

پھر بعض واقعات ہیں کہ جماعت کے مخالف مولویوں کے غلط پروپیگنڈے اور جماعت کے حالت دیکھ کر، نمازوں کی حالت دیکھ کر، قرآن کریم سن اور پڑھ کر ان لوگوں میں تبدیلی پیدا ہوئی اور پھر بیعتیں ہوئیں۔

احمدی کا نمونہ دیکھ کر بیعت

احمدیوں کا نمونہ دیکھ کر بیعت کرنے کی بعض مثالیں ہیں۔ ایک آدھی پیش کرتا ہوں۔

امیر صاحب بورکینا فاسو لکھتے ہیں کہ ڈوری ریجن کے مہدی آباد گاؤں میں جہاں جماعت نے ماڈل ویلیج پراجیکٹ مکمل کیا ہے، سبزیاں اُگانے کے لئے عبدالقادر نامی ایک مزدور رکھا۔ اس دوران ہمارے مبلغ کو اُسے تبلیغ کرنے کا موقع بھی ملتا رہا۔ مہدی آباد پروجیکٹ کے افتتاح کے بعد یہ کام چھوڑ کر چلا گیا اور ایک ماہ کے عرصہ تک کوئی رابطہ نہ ہوا۔ 27/مئی 2012ء کو یہ دوست صبح کے وقت مشن ہاؤس آئے اور بیعت کرنے کا اظہار کیا۔ جب انہیں بیعت فارم پڑھ کر سمجھایا تو عبدالقادر صاحب نے اپنا نام اور اپنے بیوی بچوں کے نام بیعت فارم پر درج کئے اور کہنے لگے کہ مَیں کوئی خاص تعلیم یافتہ نہیں ہوں کہ دلیلوں کو سمجھتا اور لٹریچر پڑھتا مگر مَیں آپ کی جماعت کے ایک گاؤں میں ڈیڑھ ماہ سے زائد عرصہ رہا ہوں اور مَیں نے کسی فرد جماعت کو سگریٹ نوشی اور شراب یا نشہ وغیرہ کرتے نہیں دیکھا۔ میرے لئے سب سے بڑی دلیل تو یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ زبان سمجھ نہیں آتی صرف خلیفہ وقت کی محبت کی وجہ سے اُس کا چہرہ دیکھنے اور اُس کی آواز سننے کے لئے احمدی ٹی وی کے سامنے بیٹھے رہتے ہیں۔ کیا یہ محبت کسی جھوٹے شخص کے لئے ہو سکتی ہے۔ اور پھر اگر خلیفہ کے نمائندے بھی اس کا پیغام لے کر آئے ہیں تو گاؤں والے سارے کام چھوڑ کر اُس کے پیغام کو سننے کے لئے آتے ہیں۔ بس خلیفۃ المسیح سے جماعت کی محبت دیکھ کر مجھے اس جماعت کی سچائی کا یقین ہو گیا ہے۔ اور آج بیعت فارم پُر کر کے میں اس جماعت میں داخل ہوتا ہوں۔

نشان دیکھ کر بیعتیں

نشان دیکھ کر بیعت۔ نائیجیریا سے معلم عبدالکبیر اوجوئے صاحب لکھتے ہیں کہ ہم اوڈولو (Odulu) گاؤں اور اس کے اردگرد تبلیغ کر رہے تھے کہ وہاں کافی مخالفت ہوئی۔ کچھ عرصے بعد اس گاؤں کے ایک نوجوان بشیر نے آ کر بتایا کہ اُس نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اگر یہ احمدی لوگ سچے نہیں ہیں تو اُنہیں تکلیف میں مبتلا کر اور اگر احمدی سچے ہیں تو مخالفین کو تکلیف میں مبتلا کر جو ایک نشان بنے۔ چنانچہ پانچ دن بعد میں نے دیکھا کہ مخالفین میں دو شخص بیمار ہوئے اور شدید تکلیف میں مبتلا ہو کر فوت ہوئے جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ یہ جماعت خدا کی طرف سے ہے اور میں سچے دل کے ساتھ ایمان لا کر احمدی ہوتا ہوں اور جماعت کی ہر لحاظ سے خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں۔

مخالفانہ کوششیں اور نومبائعین کی ثابت قدمی

مخالفانہ کوششیں اور نومبائعین کی ثابت قدمی۔ اس کے بھی کافی واقعات ہیں۔ کینیا سے ایلڈوریٹ کے ریجن کی ایک جماعت مکوٹانو (Makutano) کی ایک معمر خاتون کو اللہ تعالیٰ نے اپنی فیملی کے ساتھ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ جب مخالفین کو علم ہوا تو انہوں نے کافی مخالفت کی اور بعض نے تو بائیکاٹ کر دیا۔ کچھ عرصے بعد اُن کے خاوند کا انتقال ہو گیا۔ مخالفین نے شور مچایا کہ اس کا خاوند احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے فوت ہوا ہے اور اُسے آ کر سمجھانے کی کوشش کی کہ اب بھی احمدیت سے باز آ جاؤ ورنہ تم پر خدا کا مزید قہر نازل ہوگا۔ جواباً اُس خاتون نے اُنہیں جواب دیا کہ ہم نے احمدیت کو اسلام کی سچی نمائندہ جماعت سمجھ کر قبول کیا ہے۔ اگر میرا سارا خاندان، گھر بار سب کچھ ختم ہو جائے، تب بھی میں احمدیت کو نہیں چھوڑ سکتی اور بتایا کہ میرے خاوند نے مجھے مرتے وقت یہ نصیحت کی تھی کہ تم پر بڑے بڑے ابتلاء آئیں گے مگر تم ثابت قدم رہنا، تمہاری موت بھی احمدیت پر ہی ہو۔ مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ یہ مخلص خاتون باوجود مالی کمزوری کے اپنے چندہ جات میں باقاعدہ ہیں اور تبلیغی پروگرام میں بھرپور حصہ لیتی ہیں۔ ایک دفعہ خاکسار نے ایک تبلیغی پروگرام کا اہتمام ان کے گاؤں سے تیس کلومیٹر کے فاصلے پر ایک دوسرے گاؤں میں کیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ وہ خاتون وہاں بھی موجود ہیں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کیسے آئی ہیں تو جواب دیا کہ مجھے علم ہوا تھا کہ آپ تبلیغ کے لئے آ رہے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خلیفہ وقت کا نمائندہ ہمارے علاقے میں آئے اور میں اُس پروگرام میں شامل نہ ہوں۔ بعد میں وہاں معلم صاحب نے بتایا کہ اس خاتون کے پاس سفر کے لئے رقم بھی نہ تھی اور یہ تمام فاصلہ پیدل ہی طے کر کے آئی تھیں۔

دعوت الی اللہ میں روکیں ڈالنے والوں کا انجام

غیر معمولی تبدیلیوں کے بھی بڑے واقعات ہیں۔ پھر دعوت الی اللہ میں روکیں ڈالنے والوں کے انجام کے واقعات بھی ہیں۔ ابھی اس وقت یہ بیان کرنے مشکل ہیں۔

انڈیا سے شیخ برہان احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کھڈیاپورا (گجرات) کے چند لوگ جب بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے تو وہاں بہت مخالفت شروع ہو گئی۔ اس مخالفت میں کچھ لوگ پیش پیش تھے۔ اُن میں ایک چالیس سالہ مخالف مُشری خان تھا۔ تمام لوگوں کے سامنے اُس نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ احمدی لوگ قبلہ کی بجائے دوسری طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ ایک دوسرے شخص کریم نامی نے بھی جماعت پر بہت بہتان تراشے اور شدید مخالفت کی۔ اس کے علاوہ قریب کے شہر کے بڑے مولوی صاحب اس مخالفت میں پیش پیش تھے۔ اس طرح ایک شخص بادشاہ خان بھی اس مخالفت میں پیش پیش تھا۔ یہ تمام افراد جماعت کی مخالفت کرتے اور گالیاں نکالا کرتے تھے اور تہیہ کر رکھا تھا کہ اس علاقے سے جماعت کو ختم کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان تمام افراد کا عبرت ناک انجام اس طرح ہوا کہ مُشری خان جو کہ بالکل صحتمند تھا اس مخالفت کے دو ماہ بعد ہی شدید بیمار ہو گیا، پیشاب بھی بند ہو گیا، خون کی الٹیاں آئیں اور چار گھنٹے کے اندر اندر ہی ہلاک ہو گیا۔ کریم نامی شخص کو لقوہ اور فالج ہوا اور ایک سال تک اذیتناک بیماری برداشت کرتا ہلاک ہو گیا۔ شہر کے بڑے مولوی صاحب دو ماہ کے اندر اندر حرکت قلب بند ہونے سے ہلاک ہو گئے۔ ان کی عمر بھی پینتیس سے چالیس سال کے درمیان تھی۔ بادشاہ خان مخالفت میں ہمیشہ پیش پیش رہتا تھا یہ بھی حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے ہلاک ہو گیا۔ ان چاروں نے اس علاقے سے احمدیت ختم کرنے کی کوشش کی تھی لیکن خود ختم ہو گئے۔

طاہر سون صاحب مبلغ روکوپور ریجن (سیرالیون) لکھتے ہیں کہ روکوپور ریجن میں لوما جنکشن پر جماعت نے زمین خرید کر سکول بنانا چاہا۔ وہاں کی سینٹرل مسجد کا امام شیخ سلیمان جماعت کا بہت مخالف تھا۔ اُس نے مالکان اور دوسرے لوگوں کو کہنا شروع کر دیا کہ جماعت احمدیہ کے لوگ کافر ہیں اور کریمینل ایکٹوٹیز (Criminal activities) میں ملوث ہیں۔ جماعت احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں بدزبانی کرنا شروع کر دی۔ سکول کی تعمیر کے وقت جب زمین کا Layout کیا جانا تھا تو دوبارہ امام نے فتنہ اُٹھایا اور لوگوں کو ساتھ ملا کر زمین پر گیا اور کہا اس زمین پر ہم نمازِ عید ادا کیا کرتے ہیں اور یہ ہماری عیدگاہ ہے، ہم اس پر سکول نہیں بننے دیں گے۔ زمین کے مالک کی بہن کو ساتھ ملا کر حق شفعہ کر دیا۔ اس عورت نے جماعت کے خلاف بدزبانی کی اور کہا کہ جو شخص زمین میں داخل ہوگا میں اُس کی دونوں ٹانگیں کاٹ دوں گی۔ احبابِ جماعت نے معاملہ سلجھانے کی کوشش کی لیکن اس عورت نے جماعت کے خلاف اور بھی بدزبانی شروع کر دی۔ اس واقعہ کے ایک ماہ بعد اس عورت کا بڑا بیٹا کسی کام سے جنگل میں گیا اور وہیں اس کی وفات ہو گئی۔ کچھ ہی عرصہ کے بعد دوسرا بیٹا بیمار ہوا اور فوت ہو گیا۔ اس پر لوگوں نے عورت کو کہنا شروع کر دیا کہ تم نے ناجائز طور پر جماعت کے خلاف بدزبانی کی تھی اور کہا تھا کہ جو کوئی زمین میں داخل ہوگا میں اُس کی دونوں ٹانگیں توڑ دوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسی کی سزا دی ہے کہ تیرے دونوں بیٹے فوت ہو گئے ہیں۔ جس پر اُس کے خاوند نے اُسے چھوڑ دیا اور گھر سے نکال دیا۔ اس پر اس عورت نے ہمارے مبلغ اور صدر صاحب کو گھر بلایا، کھانا کھلایا، معافی مانگی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ مجھے معاف فرما دے اور میں اپنے انجام کو پہنچ گئی ہوں۔ دوسری طرف ایک دن نماز فجر کے بعد پندرہ سے بیس افراد اس مخالف امام کے گھر آئے اور کہا کہ تمہارا بیٹا بہت ہی بدچلن ہے، اس نے ہماری بیٹیوں کے ساتھ ناجائز تعلقات رکھے ہیں، اپنے بیٹے سے کہو کہ وہ ان کے تمام اخراجات دے یا تم خود ادا کرو ورنہ ہم قانونی چارہ جوئی کریں گے اور تمہیں اس گاؤں سے بھی نکال دیں گے۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ اس امام نے گھر پر ایک شخص رکھا ہوا ہے جو اس کا شراب کا کاروبار چلاتا ہے اس لئے اس کو امامت اور گاؤں سے نکال دیا جائے۔ جس پر امام نے لوگوں کے ساتھ بدتمیزی کی۔ لوگوں نے اُس کو خوب زدوکوب کیا اور گھر سے گھسیٹ کر سڑک پر پھینک دیا۔ چنانچہ اُس دن کے بعد وہ امام دوبارہ گاؤں میں دکھائی نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ نے مخالفوں کو عبرت کا نشانہ بنا دیا۔ اسی طرح کے یہ اور بہت سارے واقعات بھی ہیں جو پھر کسی وقت بیان ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

نامساعد حالات میں حفاظت الٰہی

پھر اللہ تعالیٰ نامساعد حالات میں حفاظت کے سامان فرماتا ہے۔

کینیا سے ہمارے مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ محمد ادریس صاحب ہمارے ایک نہایت مخلص اور پیدائشی احمدی دوست ہیں اب قائد خدام الاحمدیہ ممباسا ریجن ہیں، جون 2011ء میں جس کمپاؤنڈ میں وہ رہتے تھے اچانک وہاں خطرناک آگ بھڑک اُٹھی جس نے دیکھتے ہی دیکھتے سارے کمپاؤنڈ کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ جس وقت آگ لگی اُس وقت ادریس صاحب اپنے کام پر تھے جو اُن کے گھر سے تقریباً چھ سات کلومیٹر دور ہے۔ فون پر جب اُن کی بیوی نے اُن کو اطلاع دی کہ آگ لگ گئی ہے اور ہر طرف افراتفری کا عالم ہے، کوئی سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا کروں۔ اس پر ادریس صاحب نے مجھے فون کر کے اطلاع دی جس پر اُن کو تسلی دی کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ وہ بیان کرتے ہیں اس کے بعد انہوں نے گھر کی طرف دوڑ لگائی جو وہاں سے کافی دور تھا۔ کہتے ہیں کہ اچانک مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام یاد آیا کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔ اس سے دل کو تسلی ہوئی کہ آخر مَیں بھی کچھ زیادہ نہیں تو ایک احقر غلام تو ضرور ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے پیارے مسیح علیہ السلام سے کئے گئے اس وعدے کو کبھی فراموش نہیں کرے گا۔ میں جو بھاگ رہا تھا ایک دم رُک گیا اور مناسب ٹرانسپورٹ پر سوار ہو کر گھر پہنچا جہاں ہر طرف افراتفری کا عالم تھا۔ میرے گھر پہنچنے سے قبل فائر بریگیڈ پہنچ چکی تھی جو آگ پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔ مبلغ تحریر کرتے ہیں کہ اس دوران وہ بھی چند خدام کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔ جب آگ پر قابو پا لیا گیا تو ہم خدام کے ساتھ کمپاؤنڈ کے اندر داخل ہوئے تا کہ اگر کچھ سامان آگ سے بچ گیا ہو تو اس کو محفوظ کیا جا سکے۔ جب داخل ہوئے تو دیکھا کہ سوائے محمد ادریس کے گھر کے جو تین کمروں پر مشتمل تھا اور اس کے عین ساتھ ایک گھر جو صرف ایک کمرے کا تھا، مکمل محفوظ تھے اور باقی کمپاؤنڈ میں واقع دس گھر جل کر خاکستر ہو چکے تھے۔ جب ہم اس گھر میں داخل ہوئے جو دھوئیں سے بھرا ہوا تھا تو سامنے دیوار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تصاویر لگی ہوئی تھیں جن کو دیکھتے ہی خاکسار کے ساتھ مدد کے لئے گئے ایک خادم مزے رجب صاحب کے منہ سے برملا یہ نکلا کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ جس گھر میں اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی تصاویر ہوں اس کو جلا دے۔ بہرحال ان کے ایمان میں اضافے کا اللہ تعالیٰ نے سامان پیدا فرمایا۔

احمدیت کی وجہ سے پاک تبدیلیوں کے بہت سے واقعات ہیں، قبولیت دعا کے واقعات، مالی قربانی اور چندوں میں برکت کے ایمان افروز واقعات ہیں اسی طرح اور بہت ساری چیزیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت دنیا میں ترقی کر رہی ہے اور جو لوگ شامل ہو رہے ہیں وہ

ایمان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی ترقی کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''باوجود سخت مخالفانہ مزاحمتوں کے براہین احمدیہ کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو آج سے بیس برس پہلے دنیا میں شائع ہو چکی تھی''۔ (اُس زمانے کا ذکر کر رہے ہیں اور آج بھی ہم اس کے نظارے دیکھتے ہیں)، فرمایا کہ ''جس کا خلاصہ یہ تھا کہ لوگ مزاحمتیں کریں گے اور اس سلسلہ کو نابود کرنا چاہیں گے لیکن خدا اُن کے ارادوں کے مخالف کرے گا اور اس سلسلہ کو ایک بڑی جماعت بنا دے گا، یہاں تک کہ یہ سلسلہ بہت ہی جلد دنیا میں پھیل جائے گا اور اُن لوگوں کے ارادوں پر لعنت کا داغ ظاہر ہو جائے گا جنہوں نے روکنا چاہا تھا''۔

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 408)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی صحیح رنگ میں ان باتوں پر عمل کرنے والا بنائے۔ اُن لوگوں میں شامل فرمائے اور جماعت کے اُن افراد میں شامل فرمائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دیکھنا چاہتے تھے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فرانس میں بین المذاہب کانفرنسز اور سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد

❁......اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ جماعت احمدیہ Lille Valenciennes فرانس کو 27 جنوری 2013ء کو اپنی دوسری بین المذاہب کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس بین المذاہب کانفرنس کے لئے مختلف مذاہب کے علماء سے رابطے کئے گئے۔ ہمسایوں اور محلے داروں کو بھی دعوت نامے دیئے گئے۔ اس کانفرنس کا عنوان تھا: ''مذہبی رواداری''۔

تلاوت قرآن کریم سے آغاز ہوا۔ اس کانفرنس میں پہلے یہودیت، عیسائیت، ہندو اور بدھ مذاہب کے نمائندوں نے تقاریر کیں۔ آخر پر مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مبلغ سلسلہ فرانس نے قرآن کریم کی پیش کردہ مذہبی رواداری کی تعلیم پیش کی۔ اس کانفرنس میں مہمانوں کی تعداد 17 تھی۔ (رپورٹ: مطلوب احمد)

❁......3 مارچ 2013ء کو جماعت احمدیہ سٹراس برگ کو اپنی پہلی بین المذاہب کانفرنس منعقد کرنی کی توفیق ملی۔ یہ کانفرنس سٹراس برگ کے قریب اس علاقہ میں منعقد کی گئی جہاں حال ہی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو اپنا مشن ہاؤس خریدنے کی توفیق ملی ہے۔ اس کانفرنس کا عنوان تھا: ''دنیا میں حقیقی امن کیسے قائم ہوسکتا ہے؟''

کانفرنس میں ہندومت، بدھ مت، یہودیت اور عیسائیت کے نمائندگان نے تقاریر کیں۔ ان تقاریر کے بعد علاقہ کی بین المذاہب کمیٹی کی صدر محترمہ Danielle MATHIEU-BARANOFF نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

آخر پر مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مبلغ سلسلہ نے قرآنی آیات، سنت نبوی ﷺ، احادیث نبوی اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کی روشنی میں سے تفصیل سے بتایا کہ دنیا میں حقیقی امن کیسے قائم ہوسکتا ہے۔ تمام معزز مہمانوں کو قرآن کریم اور جماعتی کتب کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اس موقع پر بک سٹال بھی لگایا گیا جس سے بہت سے مہمانوں نے استفادہ کیا۔ کانفرنس میں 25 غیر از جماعت مہمان شریک ہوئے۔ علاقہ کے میئر نے بھی اس کانفرنس میں شرکت کی اور آخر تک پروگرام میں حاضر رہے۔

(رپورٹ: فیصل جمائی۔ صدر جماعت سٹراس برگ)

❁......10 مارچ 2013ء کو جماعت احمدیہ Epernay کو اپنی پہلی بین المذاہب کانفرنس منعقد کرنی کی توفیق ملی۔ اخباروں میں بھی اس کا اشتہار دیا گیا۔ یہ کانفرنس جس پس منظر میں ہوئی وہ انتہائی دلچسپ اور ایمان افروز ہے۔ ہوا یوں کہ چار فرانسیسی نوجوانوں نے ہمارے مشن ہاؤس Epernay کے بیرونی بورڈ پر اسلام اور غیر ملکیوں کے خلاف سٹکرز لگائے۔ پولیس کو خبر کی گئی۔ وہ چاروں لڑکے پکڑے گئے اور سارا معاملہ عدالت میں پیش ہوا۔ اُن چاروں کو عدالت نے سزا سنا دی۔ اس دوران لوکل اخبارات اور ریڈیو میں اس معاملہ کی پیش رفت اور جماعت کے تعارف پر مشتمل خبریں آتی رہیں جس کی بدولت علاقہ میں جماعت کا خوب تعارف ہوا۔ عوام کے علاوہ لوکل پولیس، ریجنل پولیس، شہری کی انتظامیہ اور وزارت داخلہ کے متعلقہ شعبہ کو بھی اس واقعہ کا علم ہوا۔ اس پس منظر کے ساتھ یہ کانفرنس منعقد کرنے کا پروگرام بنا۔ کانفرنس کے لئے علاقہ کے میئر نے کونسل کا ہال جماعت کو مہیا کیا۔ کانفرنس کا موضوع تھا: ''دنیا میں حقیقی امن کیسے قائم ہوسکتا ہے''۔

تلاوت قرآن کریم سے آغاز کے بعد جماعت کا تعارف پیش کیا گیا۔ اس پروگرام کی موڈریٹر Epernay شہر کی نائب میئر تھیں جو مراکش نژاد ہیں۔

اس کانفرنس میں عیسائیت اور بدھ مت کے علاوہ 'ہرے کرشنا' کے نمائندوں نے تقاریر کیں۔

آخر پر مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ فرانس نے اسلام کے نمائندہ کے طور پر کی۔ اور دنیا میں حقیقی امن کے قیام کے لئے اسلام کے خوبصورت اصول بیان کئے۔ نیز ان اعتراضات کے جوابات دیئے جو عموماً اسلام جیسے پُرامن مذہب پر بعض مسلمانوں کے متشددانہ طرز عمل اور غیروں کی شرارت سے کئے جاتے ہیں۔

تمام مقررین کو جماعتی لٹریچر کا تحفہ دیا گیا۔ نیز تمام مہمانوں کو تعارفی پمفلٹس بھی دیئے گئے۔ ہال میں ایک بک سٹال بھی لگایا گیا تھا۔ اور بڑے بڑے نوٹس بورڈز پر اسلامی تعلیمات اور قرآنی پیشگوئیوں پر مشتمل چارٹس بھی آویزاں کئے گئے تھے جن سے مہمانوں نے معلومات حاصل کیں۔

کانفرنس کی کل حاضری 91 تھی جن میں غیر از جماعت مہمانوں کی تعداد 56 رہی۔ ان میں 44 فرنچ، 5 عرب نژاد اور 2 افریقن اور 5 پاکستانی غیر احمدی دوست تھے۔ یاد رہے کہ جماعت Epernay کی تجنید صرف 43 ہے۔ اس طرح سے اس پہلے پروگرام ہونے کے ناطے سے مہمانوں کی تعداد خوش کن رہی۔

ایک دلچسپ بات یہ ہوئی کہ جن چار لڑکوں نے جماعت کے سینٹر کے بورڈ پر اسلام مخالف سٹکر لگائے تھے اور پکڑے بھی گئے تھے ان میں سے ایک لڑکے Timothée Pitois کے والدین بھی کانفرنس میں موجود تھے اور انہوں نے خود اپنا تعارف کروایا۔ یہ لڑکا اس سے قبل خود جماعت کے صدر صاحب سے ملا تھا اور اپنے رویہ پر معذرت کی کہ وہ اسلام مخالف اور نسل پرست نوجوانوں کے جھانسے میں آ گیا۔

ایک ریجنل اخبار L'Union، جس کی اشاعت تقریباً 99 ہزار ہے، نے تصاویر کے ساتھ اس کانفرنس کی رپورٹ شائع کی۔ یہ اخبار اسلام مخالف سٹکرز کے معاملہ میں شروع سے ہی رپورٹنگ کر رہا ہے۔

چند مہمانوں کے تأثرات:

ہال کی انتظامیہ نے دو ہفتے پہلے ہمیں کہا کہ کیا تم لوگوں کو امید ہے لوگ آئیں گے؟ ہم نے کہا ہاں بالکل! اس پر انہوں نے کہا آئے بھی تو 5 یا 10 آئیں گے۔ کانفرنس کے بعد انہوں نے کہا کہ انتظام کے لحاظ سے اور کسی مذہبی پروگرام میں اتنی حاضری کے لحاظ سے اتنا اچھا پروگرام ہم نے پہلی مرتبہ دیکھا ہے۔ اگر اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا ہوتا تو یقین نہیں کرنا تھا۔ پھر یہ بھی کہا کہ جو اسلام آج یہاں دیکھا ہے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ بہت اچھا لگا۔ آپ لوگوں کے انتظامی معاملات دیکھ کر بھی بہت اچھا لگا۔ آپ کے discipline نے بہت متاثر کیا اور امید ہے کہ آپ لوگ پھر اس ہال میں اپنے پروگرام کے لئے آئیں گے۔

❁......ایک مہمان نے کہا کہ مجھے پہلے اسلام کے تعلق میں صرف دو چیزوں کا پتہ تھا Terrorism اور Jihad۔ لیکن اس کانفرنس نے میری آنکھیں کھول دی ہیں اور میں حیران ہوں کہ اصل اسلام کیسا پیارا ہے۔

❁......ایک مہمان خاتون نے Visitors book میں لکھا کہ یہاں آ کر بہت اچھا لگا۔ اسلام کی باتیں جو آج سننے کو ملی ہیں وہ پہلے کبھی نہیں سنیں۔ اس کانفرنس کے بعد کئی سوالوں نے جنم لیا ہے جو میں کسی دن مشن ہاؤس آ کر پوچھوں گی۔ آپ کی دعوت کا شکریہ۔

❁......ایک جرنلسٹ نے کہا کہ بہت مزہ آیا اور حیران ہوں کہ اتنے لوگ کیسے آ گئے؟ اسی جرنلسٹ نے بتایا کہ اس نے غیر احمدی مسلمان امام سے پوچھا کہ کیا احمدیوں نے تم لوگوں کو دعوت دی ہے؟ امام نے کہا ہاں۔ جرنلسٹ نے کہا تو پھر کیا تم آ رہے ہو؟ امام نے کہا نہیں ہم ان سے خوش نہیں ہیں کہ وہ ایسا کر رہے ہیں۔ وہ تو مسلمان ہی نہیں۔ وہ کیوں ایسا کر رہے ہیں؟

❁......ایک اور مہمان نے کہا کہ جب مجھے آپ کا دعوت نامہ ملا تو حیران ہوئی کہ ایک مسلمان ایسوسی ایشن امن کی بات کیسے کرسکتی ہے؟ اس لئے میں نے سوچا کہ اگر یہ بات ہے تو میں بھی جا کر مسلمانوں کے امن کی بات سنتی ہوں۔ جب میں یہاں آئی تو میں حیران ہو گئی۔ میں نے اس کانفرنس کے علاوہ ایک اور جگہ بھی جانا تھا لیکن میرا دل نہ کیا کہ یہاں سے اُٹھوں۔ اب مجھے پتہ چلا کہ دنیا میں ایسے بھی مسلمان ہیں جو امن کا پیغام دیتے ہیں۔

(رپورٹ: منصور احمد مبشر)

سیرت النبی ﷺ کانفرنس

❁......پیرس ریجن کی ایک جماعت Mante La Jolie نے 23 فروری کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کانفرنس کا انعقاد کیا۔ لوکل کونسل کے ہال میں یہ پروگرام ہوا۔ خاکسار نے نائب صدر جماعت اور احباب جماعت کے مشورہ سے علاقہ کی نائب میئر صاحبہ سے اس سلسلہ میں بات کی تو موصوفہ دلی خوشی سے راضی ہوئیں۔ اس خاتون کا نام Mrs Talla Maimouna ہے اور سینیگال کی ہیں۔ یورپین پارلیمنٹ برسلز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب سن چکی ہیں۔ جب اس کانفرنس کی بھنک غیر احمدیوں تک پہنچی تو انہوں نے اپنے امام سمیت اس کے خلاف ردّ عمل یوں دکھایا کہ علاقہ کے میئر سے ملے اور کانفرنس رکوانے کی کوشش کی۔ میئر نے اپنی نائبہ سے بات کی اور کانفرنس کے لئے ہال نہ دینے کا کہا۔ دوسرے نائب میئر اور سابقہ میئر نے بھی یہی دباؤ ڈالا کہ ہال کی بکنگ منسوخ کر دو۔ مگر موصوفہ نے بڑی بہادری دکھائی اور کہا کہ کیا میں بحیثیت نائب میئر کسی کو ہال نہیں دے سکتی؟ اور اب میں نے وعدہ کیا ہے اس لئے میں وعدہ خلافی نہیں کرسکتی اور صدر جماعت کو کہا کہ اگر کوئی پریشانی یا مسئلہ ہو تو رابطہ کرنا۔ موصوفہ خود اپنے رشتہ داروں کے ساتھ کانفرنس میں شریک بھی ہوئیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

چنانچہ پروگرام کے مطابق کانفرنس کا انتظام کیا گیا۔ صدر صاحب جماعت کی زیر صدارت کانفرنس تلاوت قرآن کریم اور اس کے فرنچ ترجمہ سے شروع ہوئی۔ مکرم صدر صاحب جماعت نے تعارفی کلمات پیش کئے۔ پروگرام یوں ترتیب دیا گیا کہ پہلے مربی سلسلہ مکرم نصیر احمد صاحب شاہد نے مکی زندگی پر مشتمل سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعات کی شکل میں پیش کیا اور پھر نائب صدر جماعت مکرم سعید بدوی صاحب نے ان واقعات کی مناسبت سے مغربی دانشوروں اور لکھاریوں کے حوالے پیش کئے۔

اس کانفرنس میں 35 غیر احمدی مسلمان و غیر مسلم شامل ہوئے۔ ان میں لوکل چرچ کے بعض ممبران بھی تھے۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات سن کر بعض مہمانوں کی آنکھوں میں ایک عجیب چمک نظر آئی۔ اور انہوں نے اس کانفرنس کے انعقاد پر بہت پسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کے نبی کی ایسی سیرت کا تو ہمیں علم نہ تھا۔

دعا کے ساتھ اس پروگرام کا اختتام ہوا۔ حسب موقع مہمانوں کے لئے تواضع کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں دنیا کے سامنے اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل تعلیمات کو پیش کرنے کی توفیق دے اور دنیا کو اسے سمجھنے اور تسلیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(رپورٹ: البرٹ بلاغ احمد۔ صدر جماعت Mante La Jolie)

☆☆☆

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2013ء

❁ ...... وینکوور سے کیلگری کے لئے روانگی۔ ❁ ...... کیلگری ایئرپورٹ پر حکومتی سرکردہ حکام کی طرف سے استقبال۔ ❁ ...... مسجد بیت النور کیلگری میں ورود مسعود اور احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال۔ ❁ ...... مختلف ممبران پارلیمنٹ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات۔ ❁ ...... دفاتر کا معائنہ۔ ❁ ...... انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ ❁ ...... تقریب آمین۔ ❁ ...... خطبہ جمعہ۔ ❁ ...... اجتماعی بیعت کی تقریب۔

> ❁ ...... اسلام ہرگز دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان کا اسلام سے تعلق نہیں ہے۔ ❁ ...... ہم مذہبی جماعت ہیں۔ ہمارا کام اسلام کی سچی تعلیمات کو آگے پہنچانا ہے اور یہ کام ہم مسلسل کر رہے ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ہم پر ظلم ہو رہا ہے لیکن اس کے باوجود ہم مسلسل امن کے قیام کے لئے کوششیں کر رہے ہیں۔ ❁ ...... ہم مسلسل اپنا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ اگر آج کی جنریشن نہیں تو آئندہ آنے والی نسل انشاء اللہ العزیز اس کو قبول کر لے گی۔
>
> ________ (کینیڈا کے نیشنل ٹی وی CBC کی نمائندہ کو حضور انور کا انٹرویو)

(کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

22 مئی بروز بدھ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح چار بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد بیت الرحمٰن کے لئے روانگی ہوئی۔ ساڑھے چار بجے حضور انور نے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز ملاحظہ فرمائیں اور ان رپورٹس اور خطوط پر اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔

وینکوور سے کیلگری کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق وینکوور سے کیلگری کے لئے روانگی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈیڑھ بجے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت سے فرمایا۔ باہر آجائیں۔ مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک طرف مرد احباب کھڑے تھے اور دوسرے حصہ میں کچھ فاصلے پر خواتین تھیں۔ احباب جماعت اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے نعرے بلند کر رہے تھے۔ بڑے جوش اور ولولہ سے نعرے لگائے جا رہے تھے۔ دوسری طرف بچیاں الوداعی دعائیہ نظمیں اور گیت پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین نے اپنے آقا کا دیدار کیا اور شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔ حضور انور ازراہ شفقت بچیوں کے پاس بھی کھڑے رہے۔ اس دوران بچیاں کورس کی صورت میں گیت پڑھتی رہیں۔ یہ الوداعی لمحات تھے اور بہتوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی اور پھر یہاں سے رہائشگاہ کے لئے روانگی ہوئی۔ اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

تین بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ اب یہاں سے ایئرپورٹ کے لئے روانگی کا پروگرام تھا۔ دعا سے قبل حفاظت خاص کی ڈیوٹی دینے والے خدام اور قافلہ کی گاڑیاں ڈرائیو کرنے والے خدام نے دو گروپس کی صورت میں اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور قافلہ ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔ پولیس کی گاڑی قافلہ کو Escort کر رہی تھی اور راستہ کلیئر کر رہی تھی۔ ایک پولیس کی گاڑی قافلہ کے پیچھے تھی۔ ایئرپورٹ پر بھی حضور انور کی گاڑی پارک کرنے کے لئے ایک جگہ مخصوص کی گئی تھی جہاں ایئرپورٹ پولیس پہلے سے ہی ڈیوٹی پر موجود تھی۔

چار بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ جہاں ایئرپورٹ سٹاف آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کو اپنے ساتھ ایئرپورٹ کے اندر سپیشل لاؤنج میں لے آئے۔ حضور انور کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

ایئر کینیڈا (Air Canada) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قافلہ کے ممبران کے لئے جو سپیشل بورڈنگ کارڈ جاری کئے اس میں بورڈنگ کارڈ کے دائیں طرف منارۃ المسیح کی تصویر ہے اور اس کے نیچے Ahmadiyya Muslim Jamaat Canada لکھا ہے۔ پھر اس کے نیچے Welcome to Canada Huzoor! لکھا ہوا ہے۔ بورڈنگ کارڈ کے نیچے لمبائی کے رخ میں Hazrat Mirza Masroor Ahmad Khalifatul Masih V (aa) لکھا ہوا ہے۔

جہاز پر سوار ہونے کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مخصوص گیٹ پر تشریف لے آئے۔ بعض احمدی فیملیز بھی اسی جہاز میں کیلگری تک سفر کر رہی تھیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان فیملیز سے گفتگو فرمائی۔

چار بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ ایئر کینیڈا کی پرواز AC222 اپنے وقت پر پانچ بجے سہ پہر وینکوور سے کیلگری (Calgary) کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی۔

وینکوور سے کیلگری تک اس سفر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور قافلہ کے ممبران کے علاوہ مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت کینیڈا، نائب امیر صاحب کینیڈا، نیشنل جنرل سیکرٹری صاحب کینیڈا مکرم اسلم داؤد صاحب، نیشنل صدر صاحب خدام الاحمدیہ کینیڈا، ڈاکٹر تنویر احمد صاحب جو ڈیوٹی پر متعین تھے اور دیگر چند عہدیداران اور خدام کو سفر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس کے علاوہ اعجاز احمد خان صاحب فوٹوگرافر اور بشیر احمد ناصر صاحب فوٹوگرافر جماعت کینیڈا بھی ساتھ تھے۔

کیلگری میں آمد

قریباً ایک گھنٹہ پچیس منٹ کی پرواز کے بعد کیلگری کے مقامی وقت کے مطابق سات بجکر پچیس منٹ پر جہاز کیلگری کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔ (کیلگری کا وقت وینکوور سے ایک گھنٹہ آگے ہے)

جہاز کے دروازہ پر ایئرپورٹ سٹاف آفیسرز نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ چند قدم چلنے کے بعد آگے ایک گیلری میں لوکل امیر صاحب کیلگری مکرم مجید احمد طارق صاحب، مربی سلسلہ کیلگری مکرم ناصر محمود بٹ صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔

اس کے علاوہ درج ذیل حکومتی سرکردہ حکام نے حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

Hon. Manmeet Bhullar ممبر پارلیمنٹ و سروس منسٹر صوبہ البرٹا (Alberta)۔ Mr. Moe Hon. Emery ممبر پارلیمنٹ البرٹا (Alberta)۔ Rick McLver ممبر پارلیمنٹ منسٹر آف ٹرانسپورٹ البرٹا۔ Mr. Ray Jones ڈپٹی میئر۔ Mr. Darshan Kang ممبر پارلیمنٹ البرٹا (Alberta)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سبھی احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا اور ان کا شکریہ ادا کیا اور ان افراد سے گفتگو فرمائی۔

یہ احباب ایئرپورٹ سے باہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو گاڑی تک چھوڑنے آئے۔

مسجد بیت النور میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

سات بج کر چالیس منٹ پر ایئرپورٹ سے مسجد بیت النور کیلگری کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی گاڑیاں قافلہ کو Escort کر رہی تھیں۔ قافلہ کے آگے، پیچھے دائیں بائیں پولیس کی متعدد گاڑیاں چل رہی تھیں اور ساتھ ساتھ راستہ کلیئر کرتی تھیں اور جہاں ٹریفک روکنی ہوتی روک دیتی تھیں۔ مین روڈ سے Join کرنے والی مختلف سڑکیں قافلہ کے گزرنے سے قبل ہی بلاک کر دیتی تھیں تاکہ سڑک خالی رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پولیس کے اسکواڈ نے بہت اعلیٰ درجے کا پروٹوکول دیا۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت النور کیلگری میں تشریف آوری ہوئی۔ ریجنل امیر مکرم سلمان خالد صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا اور ہزاروں کی تعداد میں احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ استقبال کرنے والوں میں کیلگری جماعت کے علاوہ کینیڈا کی جماعتوں وینکوور، ایڈمنٹن، سسکاٹون، مانٹریال، ٹورانٹو، آٹوا (Ottawa)، Winnipeg اور ملک کے دوسرے مختلف حصوں سے آنے والے احباب کے علاوہ امریکہ کی مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب بھی شامل تھے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی مسجد بیت النور کے بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی ساری فضا نعرہ ہائے تکبیر، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، غلام احمد کی جے، احمدیت زندہ باد، خلافت احمدیہ زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے پُرجوش والہانہ نعروں سے گونج اٹھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے نیچے اتر آئے۔ دو بچوں نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

موسم کی مناسبت سے مسجد کے بیرونی احاطہ میں وسیع و عریض مارکی لگائی گئی تھی۔ ایک مارکی میں مرد حضرات موجود تھے جو مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے اور دوسری مارکی میں خواتین موجود تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلے مردانہ مارکی میں تشریف لے گئے۔ وہاں احباب جماعت کا ایک

ہجوم تھا۔ ہر طرف سے ہاتھ بلند تھے اور السلام علیکم حضور! اور اھلاً وسھلاً ومرحبا کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ بچے گروپ کی صورت میں خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔ حضور انور اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے سب کے درمیان سے گزرتے ہوئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ جہاں ہزار سے زائد خواتین نے بڑے بھرپور انداز میں پُر جوش نعرے بلند کئے۔ بچیوں کے مختلف گروپس خوبصورت لباس پہنے ہوئے استقبالیہ نغمے پڑھ رہے تھے۔ خواتین اور بچیاں اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کو السلام علیکم کہتیں۔ ہر طرف سے اس قدر السلام علیکم حضور! کی آوازیں آ رہی تھیں کہ ایک شور برپا تھا۔ حضور انور اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے سب کے پاس سے گزر رہے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور جماعت کے اس سینٹر کے اندر تشریف لے گئے۔

اس کمپلیکس کے ایک احاطہ میں گیسٹ ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے یہاں کیلگری میں قیام کے دوران حضور انور کی رہائش اسی گیسٹ ہاؤس میں ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی اس رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

حضور کے استقبال کے لئے ممبران پارلیمنٹ کی حضور انور کے ساتھ ملاقات

ایئر پورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرنے والوں میں سے درج ذیل تین مہمان حضور انور سے ملاقات کے لئے مسجد بیت النور پہنچے تھے۔

1-Hon. Manmeet Bhullar ممبر پارلیمنٹ اور سروس منسٹر البرٹا۔

2-Mr. Moe Emery ممبر پارلیمنٹ البرٹا (Alberta)

3-Hon. Rick McIver ممبر پارلیمنٹ اور منسٹر آف ٹرانسپورٹ البرٹا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے آٹھ بجے اپنی رہائشگاہ سے دفتر تشریف لائے جہاں یہ تینوں مہمان حضور انور کی آمد کے منتظر تھے ان مہمانوں نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ایک بار پھر ان مہمانوں کا شکریہ ادا کیا کہ وہ حضور انور کی آمد پر ایئر پورٹ پر آئے تھے۔ ان مہمانوں کے ساتھ مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

منسٹر آف ٹرانسپورٹ صوبہ البرٹا (Alberta) سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ سڑکوں کی تعمیر میں نیشنل، مرکزی حکومت بھی مدد کرتی ہے یا صوبائی لیول پر ہی سارے اخراجات برداشت کئے جاتے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ ہائی وے کی تعمیر کے لئے مرکزی حکومت مدد دیتی ہے۔ باقی جو چھوٹے قصبات اور گاؤں میں سڑکیں تعمیر کی جا رہی ہیں، ہم ہر جگہ سڑکیں بنا رہے ہیں۔ ان کے بجٹ صوبائی طور پر بھی بنتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہاں فاصلے بہت زیادہ ہیں۔ ہزار ہا میل کی موٹر وے ہیں۔ ایک طرف موسم اور آب وہوا اور ہے تو دوسری اس کے بالکل مختلف ہے۔ ایک طرف موسم گرم ہے تو دوسری طرف موسم ٹھنڈا ہے تو اس لحاظ سے سڑکوں کی Maintenance کرنا مشکل ہوتا ہوگا۔

ایک مہمان نے حضور انور کی واپسی کے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہاں سے سوموار 27 مئی کو واپسی ہے۔

ایک مہمان کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ کچھ سالوں سے یوکے میں زیادہ وقت نہیں گزار رہا۔ مختلف ممالک میں جاتا رہا ہوں اور سفر پر جا رہا ہوں۔

مساجد کی تعمیر کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ جو مساجد باقاعدہ تعمیر کی گئی ہیں ان کی یہاں تعداد تین ہے۔ اب سسکاٹون، بریمپٹن اور ریجائنا میں مساجد بنی ہیں۔ لوگ یہاں مساجد تعمیر کرنے کے لئے تیار ہیں اب انتظامیہ پر ہے کہ وہ کب ان کی تعمیر کے پروگرام بناتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا ہماری مساجد اور سینٹر میں مختلف کمیونٹی پروگرام ہوتے ہیں، مختلف فورم ہوتے ہیں۔ بین المذاہب کانفرنسز، پیس کانفرنسز ہوتی ہیں۔ ملٹی نیشن فورم ہوتے ہیں۔ ہماری مساجد مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے کھلی ہیں۔ یہی اسلام کی تعلیم ہے اور یہی سچا اسلام ہے۔

حضور انور نے فرمایا آج لندن میں جو واقعہ ہوا ہے آرمی کے ایک سپاہی کو مار دیا ہے۔ مارنے کے بعد قاتل اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتا رہا۔ جو اسلام کے نام پر اس طرح قتل کرتے ہیں اور دہشتگردی کرتے ہیں وہ ہرگز مسلمان نہیں ہیں۔ اسلام ہرگز اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام تو امن و سلامتی کا مذہب ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہاں کیلگری میں یہاں کی جماعت بھی اور دوسرے مختلف علاقوں سے لوگ مجھے ملنے کے لئے آئیں گے۔ وینکوور میں بھی مسجد کے افتتاح کے موقع پر کافی لوگ آئے تھے۔ جو لوگ وہاں آئے تھے ان میں سے بہت سے یہاں بھی آئیں گے۔

امن کے قیام کے حوالہ سے حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا یہاں کینیڈا کی حکومت امن کے قیام کے لئے کوشش کر رہی ہے لیکن دوسری طاقتوں سے رابطہ اور تعلق کے نتیجہ میں یہ کوشش متاثر ہو رہی ہے۔ اب سیریا میں کیا ہو رہا ہے۔ حکومت بھی اور باغی بھی دونوں ظلم میں برابر کے شریک ہیں۔ اب بات ہو رہی ہے کہ امن کے قیام کے لئے وہاں مغربی ممالک کی فوج UN کے تحت بھجوائی جائے۔ میں اس بارہ میں مختلف فورم پر پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ مغربی ممالک کی فوج نہیں بلکہ سیریا کے ہمسایہ عرب ممالک کی فوج وہاں جانی چاہئے اور وہ امن کے قیام کی کوشش کرے۔ کیونکہ قرآن کریم کی، اسلام کی یہی تعلیم ہے کہ تم اگر کسی ملک میں فساد دیکھو اور یہ دیکھو کہ وہاں عوام کے حقوق نہیں دیئے جا رہے، ان پر ظلم ہو رہا ہے تو پھر جو ہمسایہ مسلمان ممالک ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ مل کر ظالم کے ہاتھ ظلم سے روکیں اور مظلوم کو اس کا حق دلوائیں۔ پس اگر UN کے تحت امن فوج بھجوانی ہے تو وہ ہمسایہ مسلمان ممالک کی فوج ہونی چاہئے۔

ایک ممبر پارلیمنٹ Mr. Moe Emery نے عرض کیا کہ ہمارا یقین ہے کہ مغربی دنیا سیریا کے معاملہ کو کنٹرول کر سکتی ہے۔

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ایک طرف تو باغیوں کو بھی اسلحہ دیتے ہیں اور حکومت کو بھی اسلحہ ملتا ہے تو پھر کس طرح کنٹرول ہوگا۔ کس طرح امن قائم ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا میں مغربی ملکوں کو کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں، سمجھا چکا ہوں کہ اگر انصاف کرنا ہے تو پھر حقیقت میں انصاف کرو، عدل سے کام لو۔

حضور انور نے فرمایا ان عرب ممالک کی حکومتوں کا یہ حال تھا کہ باپ مرتا ہے تو بیٹا اس کی جگہ آ جاتا ہے تو یہ ڈیموکریسی نہیں ہے، جمہوریت نہیں ہے۔ لیکن مغربی ممالک جب تک ان کے مفادات وابستہ تھے، ڈیموکریسی کے نام پر ان حکومتوں کی مدد کرتے رہے اور اب جب مفادات نہیں رہے تو عوام کو حکومتوں کے مقابل کھڑا کر کے یہ حال کر دیا ہے۔

اب لیبیا کو ہی دیکھیں وہاں قذافی کو مار دیا ہے۔ وہاں پہلے ایک نام کی، ایک آدمی کی حکومت تھی لیکن اب کیا ہے؟ مختلف علاقوں میں مختلف قبائل کی حکومت ہے اور امن وہاں کا مزید خراب ہوا ہے۔ مصر میں کیا ہوا ہے۔ جو بھی ظلم ہوا ہے مذہب کے نام پر ہوا ہے۔ ڈیموکریسی کے نام پر ہوا ہے اور اب تک ہو رہا ہے۔

اب افغانستان کو دیکھ لیں۔ نام نہاد جمہوری حکومت ہے اور امریکہ اس کو سپورٹ کرتا ہے۔ اس حکومت نے خواتین کے لئے قانون پاس کیا لیکن ان کو کوئی حق نہ دیا۔ اب جو حکومت اپنے عوام کو ان کے حقوق نہ دے سکے تو وہ جمہوری حکومت کس طرح ہوگئی اور آپ جمہوریت کے نام پر ان کی مدد کرتے ہیں جبکہ وہ اپنے عوام کے حقوق ادا نہیں کر رہے۔

اس ملاقات کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان تینوں حکام کو کتاب World Crisis and the Pathway to Peace عطا فرمائی۔

سروس منسٹر اور ممبر پارلیمنٹ صوبہ البرٹا آنریبل Manmeet Bhullar نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور انور اس کتاب پر اپنے دستخط فرما دیں۔ اس پر حضور انور نے ازراہ شفقت ان تینوں مہمانوں کو دی جانے والی کتب پر اپنے دستخط فرمائے۔

ان مہمانوں کی حضور انور سے ملاقات کا یہ پروگرام نو بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر ان مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتر سے باہر تشریف لے آئے۔ جہاں مختلف جماعتی عہدیداران اور احباب جماعت کھڑے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت احباب سے گفتگو فرمائی۔ بعض احباب نے شرف مصافحہ بھی حاصل کیا۔

دفاتر کا معائنہ

اس کے بعد حضور انور نے مختلف دفاتر کا وزٹ فرمایا۔ حضور انور مجلس خدام الاحمدیہ کیلگری کے دفتر میں بھی تشریف لائے اور یہاں کچھ دیر کے لئے رونق افروز رہے۔ امیر صاحب کینیڈا اور صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا بھی ساتھ تھے۔

نوجوانوں کے جامعہ احمدیہ کینیڈا میں جانے کے حوالہ سے بات ہوئی کہ یہاں داخلہ لینے والوں کی تعداد کم ہو رہی ہے تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یوکے میں بچوں کی ایک ہفتہ کی تعلیمی وتربیتی کلاس خدام الاحمدیہ کی طرف سے جامعہ احمدیہ کی عمارت میں ہی لگائی گئی۔ ایک ہفتہ صبح و شام وہیں رہے۔ ان کی تربیت بھی ہوئی اور دینی تعلیم بھی دی گئی اور جامعہ احمدیہ سے مانوس ہوئے۔ جامعہ کا تعارف بھی کروایا گیا تو جب یہ واپس گئے ہیں تو ان کی سوچ بدل چکی تھی۔ پہلے جامعہ میں داخلہ کے لئے چند ایک درخواستیں آتی تھیں۔ اب اس کلاس کے بعد چالیس درخواستیں آگئی ہیں تو یہ فرق پڑا ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے بتایا کہ حضور انور نے قوموں کی اصلاح نوجوانوں کے بغیر نہیں ہو سکتی کا جو بروشر بنانے کا ارشاد فرمایا تھا وہ ہم نے بنالیا ہے۔ چنانچہ صدر صاحب نے یہ بروشر حضور انور کی خدمت میں پیش کیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا خدام الاحمدیہ یوکے نے بھی بنایا ہے۔ آپ نے سائز میں قدرے بڑا بنایا ہے۔

دفتر میں بعض نوجوان خادم بھی موجود تھے۔ ایک خادم نے عرض کیا کہ اس کا جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینے کا پروگرام ہے۔ اس خادم نے اپنے بالوں کو Gel لگائی ہوئی تھی۔ حضور انور نے فرمایا جو تم نے Gel لگائی ہوئی ہے اس سے ایک تو بال جھڑتے ہیں اور دوسرے فیشن کا احساس ہوتا ہے۔ تم نے جامعہ میں جانا ہے تو پھر فیشن کا احساس کم کرو اور ایسی چیزوں سے پرہیز کرو۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے MTA سٹوڈیو، کنٹرول روم اور سٹور وغیرہ کا معائنہ فرمایا اور MTA کے کارکنان سے گفتگو فرمائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد بیت النور تشریف لے آئے۔ نماز کے وقت میں ابھی چند منٹ باقی تھے۔ حضور انور محراب میں تشریف فرما ہوئے۔ سامنے پہلی صف چھوڑ کر دوسری صف میں مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اسلم صابر صاحب سے ان کا حال دریافت فرمایا۔ محمد اسلم صابر صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں عربی زبان کے پروفیسر رہے ہیں اور جماعت کے پرانے بے لوث خدمت گزاروں میں سے ہیں۔ مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں ہونے والے ایک دھماکہ میں موصوف کی ایک آنکھ بھی ضائع ہوگئی تھی۔ یہاں جامعہ احمدیہ کینیڈا میں پڑھاتے بھی رہے ہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت موصوف سے گفتگو فرمائی اور فرمایا کہ آپ وینکوور میں بھی مسجد کے افتتاح کے موقع پر آئے تھے۔ جس پر انہوں نے عرض کیا کہ جی حاضر ہوا تھا۔

ایک اور دوست مکرم مبارک احمد سیف صاحب بھی ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان کا حال بھی دریافت فرمایا۔ موصوف تعلیم الاسلام کالج میں تعلیم کے دوران حضور انور سے غالباً ایک سال آگے تھے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

کیلگری کا تعارف

کینیڈا کے صوبہ البرٹا (Alberta) میں کیلگری کا یہ شہر دو دریاؤں Bow River اور Elbow River کے سنگم پر 1870ء سے آباد ہے۔ اس شہر کے ایک طرف سرسبز وشاداب میدان ہیں تو دوسری طرف راکی کوہسار (Rocky Mountains) کی چوٹیاں بہت خوبصورت نظارہ پیش کرتی ہیں جو برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔

کیلگری (Calgary) زمانہ قدیم میں فرانس کے علاقہ میں آباد ایک قدیم قوم گالز کی زبان کے لفظ Gallic Word سے ہے جس کے معنے صاف بہنے والے پانی یعنی (Clear Running Water) کے ہیں۔ آج سے کئی صدیاں قبل جب یورپین اقوام اس علاقہ میں پہنچیں تو راکی کے سلسلہ کوہ کے اس سرے پر گھڑ سوار پولیس کا ایک دستہ حفاظت کی غرض سے متعین کیا گیا۔ انہوں نے اپنی چوکی ایک پہاڑی چشمہ کے کنارے قائم کی اور انہوں نے اپنی اس چوکی کو کیلگری (Calgary) کا نام دیا جو اس درجہ مشہور ہوا کہ بعد میں جب ملحقہ میدانی علاقہ میں موجودہ شہر آباد ہوا تو اسے بھی کیلگری کے نام سے ہی پکارا جانے لگا۔

جماعت کا قیام

کیلگری میں جماعت کا باقاعدہ قیام 1977ء میں ہوا اور 1978ء میں جماعت نے بطور جماعتی سنٹر ایک چھوٹا سا مکان خریدا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جماعت نے غیر معمولی ترقی کی۔ ابتدائی سال میں یہاں کیلگری کی جماعت کا سالانہ بجٹ صرف پانچصد ڈالر تھا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے یہاں سال 2008ء میں پندرہ ملین ڈالرز کی لاگت سے ایک خوبصورت وسیع وعریض

مسجد اور ایک کمپلیکس تعمیر کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے 2005ء کے دورہ کینیڈا کے دوران 18 جون 2005ء کو کیلگری کی اس پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا اور 4 جولائی بروز جمعۃ المبارک 2008ء کو اپنے دورہ کیلگری کے دوران اس مسجد کا افتتاح فرمایا تھا۔

اس قطعہ زمین کا رقبہ جہاں یہ مسجد اور جماعت کا سینٹر تعمیر ہوا ہے چار ایکڑ ہے اور یہ قطعہ زمین کیلگری شہر کے نارتھ ایسٹ علاقہ میں ہے۔ اس کمپلیکس کی تعمیر کا مجموعی رقبہ 48 ہزار مربع فٹ ہے۔ اس میں مسجد بیت النور کے مین ہال کے علاوہ مسجد کے دونوں اطراف لابی (Lobby) ہے۔ ایک طرف مردوں کے لئے اور دوسری طرف خواتین کے لئے یہ لابی ہے۔ اس کے علاوہ 7200 مربع فٹ کے رقبہ پر ملٹی پرپز ہال تعمیر کیا گیا ہے۔ 1790 مربع فٹ پر ڈائننگ ہال تعمیر کیا گیا ہے۔ ایک بہت بڑے کچن اور سٹور کی سہولیات موجود ہیں۔ اس کمپلیکس کی دونوں منازل پر بڑی تعداد میں دفاتر موجود ہیں۔ ریجنل امیر، لوکل امیر، جماعتوں کے صدران، ان کی عاملہ اور ذیلی تنظیموں کے دفاتر موجود ہیں اور جدید سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ واقفین نو بچوں اور بچیوں کے لئے اور دیگر خدام، اطفال اور ناصرات کے لئے علیحدہ علیحدہ کلاس روم بنائے گئے ہیں۔ جہاں ان کے لئے تعلیمی و تربیتی کلاسز کا انعقاد ہوتا ہے۔ اسی کمپلیکس کے ایک احاطہ میں گیسٹ ہاؤس تعمیر کیا گیا ہے۔

اس کمپلیکس میں داخل ہونے کے لئے مختلف اطراف سے راستے ہیں۔ جگہ جگہ پینے کے پانی کی سہولت مہیا کی گئی ہے اور MTA کے لئے بڑے سائز کی سکرینیں بھی جگہ جگہ لگی ہوئی ہیں۔ انسان جہاں بھی چاہے چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے MTA دیکھ سکتا ہے۔

یہ مسجد اور یہ کمپلیکس جدید طرز پر تعمیر کیا گیا ہے اور اپنی نوعیت کے لحاظ سے کیلگری شہر میں یہ منفرد اہمیت کی حامل عمارت ہے جس کا روشن مینار اور گنبد بہت دور سے نظر آتے ہیں اور لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچتے ہیں۔

23 مئی بروز جمعرات 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے مسجد بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور دیگر مختلف دفتری امور میں مصروفیت رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے مسجد بیت النور میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 60 فیملیز کے 215 افراد اور دس احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ آج ملاقات کرنے والی فیملیز اور احباب کا تعلق کیلگری جماعت کے مختلف حلقہ جات سے تھا۔

ان ملاقات کرنے والوں میں بڑی تعداد ان فیملیز کی تھی جو پہلی مرتبہ اپنے آقا سے مل رہی تھیں۔ ان سب ملاقات کرنے والوں کے چہرے خوشی و مسرت سے معمور تھے۔ یہ سب لوگ آج بے حد خوش تھے اور پہلی مرتبہ اپنے پیارے آقا سے ملنے کی سعادت پا رہے تھے۔ جب حضور انور کے قرب میں چند گھڑیاں گزار کر دعاؤں کے خزانے لئے باہر نکلتے تو اپنی آنکھوں میں آنسو لئے ہوئے ایک دوسرے سے اپنی خوش نصیبی کا اظہار کرتے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بج کر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت النور تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل 38 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم عادل چوہدری، حسیب زبان، حسن وڑائچ، احمد اعوان، رائے محمد نعمان، روشن ارشد، ثاقب محمود، اعتصام عاصم، Irtaz احمد، حامد محمود، سلمان اسماعیل، فراز احمد، عبداللہ ناصر، حماد احمد، عزیزہ سبیکہ احمد، شافیہ ورود، جاذبہ ورود، خلت بشریٰ، زوہا احمد، Miral سہیل، ہالہ اقبال، Azka زینب، کاشفہ عمران، عروسہ صالح، ملائکہ ملک، ماریہ خواجہ، ماہرہ احمد، شمائلہ اکرم باجوہ، Zayna باجوہ، Nuha باجوہ، روحہ محمود، تنزیلہ، ایمن نواز، حسانہ محمود، فائزہ عامر، Mahnoor سید، امۃ الشافی اقبال، علیشانہ ناصر، دانیہ احمد۔

تقریب آمین کے بعد نو بج کر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نصرت الٰہی کی ہوائیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کیلگری (Calgary) جماعت کا یہ تیسرا دورہ ہے۔ احباب جماعت کیلگری اپنی اس خوش بختی اور سعادت پر بہت خوش ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز فجر، ظہر و عصر اور مغرب و عشاء پر حاضری بہت خوشکن ہے اور لوگ دور دور سے سفر کر کے نمازوں کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

کیلگری کی مسجد بیت النور رات کو بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔ مسجد کی بیرونی دیوار پر ایک ترتیب کے ساتھ لکھی ہوئی اللہ تعالیٰ کی صفات رات رنگ برنگی روشنیوں میں چمکتی ہوئی بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہیں اور دور سے نظر آتی ہے اور پڑھی جاتی ہیں۔ مسجد کے احاطہ کے اردگرد درخت بھی بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے مزین ہیں اور مسجد کی خوبصورتی کو دوبالا کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کیلگری آمد پر حکومتی انتظامیہ کی طرف سے غیر معمولی تعاون پر خیرسگالی کا مظاہرہ ہے۔ مسجد کے سامنے والے پارک کے کار پارک میں بھی جماعت کے احباب کو گاڑیاں کھڑی کرنے کی اجازت دی گئی ہے اور ایک دوسرے قریبی پارک میں بھی ایک کمپنی نے گاڑیاں پارک کرنے کی سہولت مہیا کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کی ہوائیں ہر سُو چل رہی ہیں۔ یہ دن بڑے ہی مبارک اور برکتوں والے دن ہیں۔

24 مئی بروز بدھ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے مسجد بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ میں کیلگری جماعت کے تمام حلقوں کے علاوہ کینیڈا کی دوسری جماعتوں ٹورانٹو، مانٹریال، سسکاٹون، ہملٹن، بریمپٹن، ایڈمنٹن، آٹوا، وینکوور اور بعض دوسری جماعتوں سے ہزار ہا کلومیٹر کے لمبے سفر طے کر کے احباب اور فیملیز بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔ اسی طرح امریکہ کی مختلف جماعتوں سے بھی احباب اور فیملیز ہزاروں میل کا سفر طے کر کے جمعہ میں شمولیت کے لئے پہنچیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ براہ راست ساری دنیا میں Live نشر ہوا۔

خطبہ جمعہ

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت النور تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ نور کی آیات 52 تا 57 کی تلاوت فرمائی اور ان آیات کا ترجمہ بیان کرنے کے بعد فرمایا:

مئی کے مہینہ میں جماعت احمدیہ کے لئے ایک خاص دن ہے۔ یعنی 27 مئی کا دن جو یوم خلافت کے طور پر جماعت میں منایا جاتا ہے۔ اسی حوالے سے میں نے اپنا مضمون رکھا ہے گو ابھی تین دن باقی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

26 مئی 1908ء کا دن جماعت احمدیہ کے لئے ایک دل ہلا دینے والا دن تھا۔ بہت سوں کے ایمانوں کو لرزا دینے والا دن تھا۔ بعض طبیعتوں کو بے چین کر دینے والا دن تھا۔ دشمن کے لئے افراد جماعت کے دلوں کو اور جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا دن تھا۔ تاریخ احمدیت میں دشمنان احمدیت کی ایسی ایسی حرکات درج ہیں کہ پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کوئی انسان اس حد تک بھی گر سکتا ہے۔ جیسی حرکتیں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقت کیں۔ کجا یہ کہ مسلمان کہلا کر اور اپنے آپ کو رحمت للعالمین کی طرف منسوب کر کے پھر ایسی حرکات کی جائیں۔ لیکن بہرحال ہر ایک اپنی فطرت کے مطابق اُس کا اظہار کرتا ہے۔ لیکن پھر اللہ تعالیٰ کی بھی اپنی قدرت چلتی ہے۔ اُس کے وعدے پورے ہوتے ہیں۔ 27 مئی کا دن جماعت احمدیہ کے لئے تسکین اور امن کا پیغام بن کر آیا۔ خدا تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے کے پورا ہونے کی خوشخبری لے کر آیا اور دشمن کو اُس کی آگ میں جلانے والا بن کر آیا۔ اُس کی خوشیوں کو پامال کرنے کا دن بن کر آیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے خلافت علی منہاج نبوت کے ظہور اور خدائی نصرت و تائید کا نہایت ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم گزشتہ ایک سو پانچ سال سے اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ جماعت پر مختلف دور آئے لیکن جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی ترقی کی منزل پر نہایت تیزی سے آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ایک ملک میں دشمن ظلم و بربریت سے سختیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے، ظلم و بربریت کرتا ہے تو دوسرے ملک میں اللہ تعالیٰ کامیابی کے حیرت انگیز راستے کھول دیتا ہے اور یہی نہیں بلکہ جس ملک میں تنگیاں پیدا کی جاتی ہیں، وہاں بھی افراد جماعت کے ایمانوں کو مضبوط فرماتا چلا جاتا ہے اور پھر جب میں اپنی ذات میں دیکھتا ہوں کہ میری تمام تر کمزوریوں کے باوجود کس طرح اللہ تعالیٰ جماعت کو ترقی کی شاہراہوں پر دوڑاتا چلا جا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان میں اور ترقی ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین مزید کامل ہوتا ہے کہ یقیناً خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے جو جماعت کو آگے سے آگے لے جاتا چلا جا رہا ہے اور جس کو بھی خدا تعالیٰ خلیفہ بنائے گا، قطع نظر اس کے کہ اُس کی حالت کیا ہے اپنی تائیدات سے اُسے نوازتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خلافت خامسہ کے قائم ہونے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی اس فعلی شہادت کا بھی اظہار فرما دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور آپ کے غلام صادق کی یہ بات کہ خلافت اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے دور میں دائمی ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے اور آئندہ بھی یہ نظام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری رہے گا۔ انشاء اللہ۔

(حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے 14 جون 2013ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ اور نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

اجتماعی بیعت کی تقریب

پروگرام کے مطابق نمازوں کی ادائیگی کے بعد اجتماعی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی۔ بیعت کی یہ تقریب MTA پر Live نشر ہوئی۔

آج پانچ اقوام یوکرینین، رومانین، کینیڈین، افغانی اور پاکستان سے تعلق رکھنے والے بارہ افراد نے بیعت کی سعادت پائی۔ ان میں چھ مرد احباب تھے جنہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر اپنا ہاتھ رکھا۔ باقی جو خواتین تھیں وہ لجنہ کے حصہ میں بیٹھیں۔ اس طرح نماز جمعہ میں شامل ہونے والے دو ہزار آٹھ صد سے زائد احباب جماعت مرد و خواتین نے اس اجتماعی بیعت میں شمولیت کی سعادت پائی۔

بیعت کی یہ تقریب تین بج کر پینتیس منٹ پر ختم ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

کینیڈا کے نیشنل ٹی وی CBC کی نمائندہ کو انٹرویو

کینیڈا کے نیشنل ٹی وی CBC کی نمائندہ جرنلسٹ Carolyn Dunn حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے اپنے TV Crew کے ساتھ مسجد بیت النور پہنچی تھیں اور حضور انور کی آمد کی منتظر تھیں۔

کینیڈا کا یہ CBC ٹی وی اسی طرح ہے جس طرح برطانیہ میں BBC ٹی وی ہے۔

جرنلسٹ Carolyn Dunn جو انٹرویو لینے کے لئے آئی ہوئی تھیں وہ CBC ٹی وی کے کیلگری آفس میں نیشنل

Correspondent ہیں اور قبل ازیں Benghazi لیبیا اور Kandahar (قندھار) افغانستان سے اپنے TV کے لئے رپورٹنگ کرچکی ہیں۔

انٹرویو کے آغاز سے قبل موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میں آپ کی مشکور ہوں کہ آپ نے آج ہمیں وقت دیا ہے۔ حضور انور نے بھی موصوفہ کا شکریہ ادا کیا کہ آپ اپنے سٹاف کے ساتھ یہاں آئی ہیں۔

...... اس کے بعد جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ کینیڈا میں آفس آف ریلیجس فریڈم کا آغاز آپ کی ایک مسجد میں ہوا۔ آپ اس کو کیسے دیکھتے ہیں؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ حکومت نے ہم سے درخواست کی تھی کہ وہ ہمارے نئے تعمیر ہونے والے ہال میں آکر اپنے آفس آف ریلیجس فریڈم کا افتتاح کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ احمدیوں کی دنیا کے مختلف ممالک میں مخالفت کی جاتی ہے اس لئے حکومت کا خیال تھا کہ احمدیہ مسجد سے اس آفس کا افتتاح ہو۔ ہم نے اسے خوشی سے قبول کیا۔ ہم حکومت سے کچھ نہیں چاہتے، کچھ نہیں مانگتے۔

...... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ واقعی مظالم کا شکار ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ 1974ء میں بھٹو حکومت نے پارلیمنٹ کے ذریعہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔ دنیا کی تاریخ میں کسی بھی پولیٹیکل گورنمنٹ کے تحت یہ پہلا واقعہ تھا کہ کسی کے مذہب کے بارے میں فیصلہ کیا گیا۔ اور فیصلہ یہ کیا گیا کہ احمدی for the purpose of law and constitution مسلمان نہیں ہیں۔ پھر 1984ء میں ضیاء الحق نے احمدیوں کے خلاف مزید سخت قوانین بنائے۔ جماعت کے خلاف اس سابقہ قانون کو مزید سخت کیا کہ ہم مسلمانوں جیسا نام نہیں رکھ سکتے۔ مسلمانوں کی طرح کوئی عمل نہیں کرسکتے، اذان نہیں دے سکتے، اپنی مساجد کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح اور بہت سی پابندیاں لگائیں۔ ان وجوہات کی بنا پر مجھ سے پہلے خلیفہ نے پاکستان سے لندن ہجرت کی کیونکہ پاکستان میں رہ کر وہ اپنے فرائضِ منصبی بجا نہیں لاسکتے تھے۔ اسلامی تعلیمات پر عمل نہیں کرسکتے تھے، اسلامی اصطلاحات استعمال نہیں کرسکتے تھے اور نہ ہی اپنے پیروکاروں کی تعلیم و تربیت کے لئے کوئی کام کرسکتے تھے۔

...... جرنلسٹ نے ایک سوال کیا کہ آپ کس طرح باقی مسلمانوں سے مختلف ہیں؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی تھی کہ ایک ایسا وقت آئے گا کہ جب اسلام کی سچی تعلیمات بھلا دی جائیں گی۔ مسلمان نام کے ہوں گے، عملی طور پر نہ ہوں گے۔ تو اس وقت امام مہدی آئیں گے جو امام مہدی بھی ہوں گے اور مسیحِ موعود بھی ہوں گے۔ آپ مسلمانوں کے لئے بھی بطور ریفارمر کے ہوں گے اور دوسرے مذاہب کے لئے بھی ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم یقین رکھتے ہیں کہ جس کے آنے کی پیشگوئی تھی وہ آچکا ہے۔ اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب آف قادیان نے 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ آپؑ نے یہ اعلان کیا کہ آپؑ مسیح بھی ہیں اور مہدی بھی ہیں اور غیر تشریعی نبی ہیں۔

دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ہم کہتے ہیں کہ تشریعی نبی نہیں آسکتا۔ نئی شریعت لانے والا نبی نہیں آسکتا۔ لیکن غیر تشریعی نبی آسکتا ہے۔ پس یہ بڑا فرق ہے جو ہم میں اور دوسروں میں ہے۔ لیکن اس اختلاف کے باوجود ہر سال لاکھوں مسلمان احمدی ہورہے ہیں اور اسلام کی سچی تعلیمات کو قبول کرکے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہورہے ہیں۔

...... اس کے بعد جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کا goal صرف مسلمانوں کو احمدی کرنا ہے یا باقی دنیا کو بھی؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا goal یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کو احمدیت یعنی سچے اسلام کے تحت لائیں اور اسی طرح ہمارا goal یہ ہے کہ تبلیغ کریں اور ہر آدمی کو، ہر مذہب کو اسلام کا سچا اور پرامن پیغام پہنچائیں، چاہے وہ قبول کرے یا نہ کرے۔ پس ہم یہ پیغام پہنچا رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں لاکھوں مسلمانوں کے علاوہ دوسرے مذاہب کے لوگ بھی ہم میں شامل ہورہے ہیں۔

...... جرنلسٹ نے کہا کہ آپ نے ایک پیشگوئی کا ذکر فرمایا جس کے مطابق مسلمان صرف نام کے ہی رہ جائیں گے اور ان کے اعمال مسلمانوں والے نہ ہوں گے۔ کیا اس وقت یہی سب کچھ ہورہا ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ قرآنِ کریم کہتا ہے کہ امن پھیلاؤ، سلامتی پھیلاؤ۔ قرآنِ کریم کہتا ہے کہ جو لیڈر ہیں، جو حاکم ہیں وہ اپنی عوام کی دیکھ بھال کریں، ان کے حقوق ادا کریں۔ غرباء کے جو حقوق ہیں، وہ ان کو دیے جائیں۔ اب دیکھیں کیا تمام مسلمان ممالک میں ایسا ہورہا ہے کہ لوگوں کو ان کے حقوق دیے جارہے ہوں۔ ان کے ساتھ انصاف اور عدل کیا جارہا ہو۔ ملائشیا، انڈونیشیا، سیریا، مصر وغیرہ ان ممالک کا دعویٰ ہے کہ مسلمان ہیں لیکن ان کے عمل اسلامی تعلیم سے مطابقت نہیں رکھتے۔ یہ لوگ سچی اور حقیقی تعلیم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔ اسی لئے ان ممالک میں بدامنی ہے اور سیریا اور مصر میں تو لوگ حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔

...... جرنلسٹ نے کہا کہ کینیڈا میں لوگ جب ٹوِٹر (Twitter) اور سوشل میڈیا وغیرہ پر خبریں پڑھتے ہیں تو فی الحقیقت ساری خبریں اس قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہوتی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق نائجیریا میں خانہ جنگی سے لے کر بوسٹن میراتھن پر حملہ، Via ٹرین کو تباہ کرنے کی دھمکی اور یوکے میں ہونے والے فوجی کے وحشتناک قتل تک سب کچھ آپ کے مذہب (اسلام) کے نام پر ہورہا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ اسی لئے تو میں کہہ رہا ہوں کہ اس زمانے میں ایک ریفارمر نے آنا تھا اور وہ دو ہی مقاصد لے کر آیا تھا کہ بندے کو اپنے پیدا کرنے والے خدا سے ملائے، انسان اپنے خدا کو پہچانے اور دوسرا یہ کہ انسان خدا کی مخلوق کے حقوق ادا کرے۔ ہر آدمی دوسرے آدمی سے محبت سے پیش آئے اور اس کا حق ادا کرے۔ پس لوگ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور دوسروں کے حقوق ادا کریں۔

پس جو بھی دہشت گردی کے واقعات ہورہے ہیں، یہ ان لوگوں کی طرف سے ہیں جو اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔ اسلام کی سچی تعلیم پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ پس دہشتگردی کے ان واقعات کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

...... ٹی وی نمائندہ نے ایک سوال یہ کیا کہ 2013ء میں آج کے جدید دور میں ان فسادات کو روکنے کیلئے کیا کیا جاسکتا ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ میں اپنے ایڈریسز میں مسلسل مختلف ممالک کے لیڈروں کو امن کے قیام کی طرف توجہ دلا رہا ہوں، ان کو اسلام کی امن و سلامتی کی تعلیم بتا رہا ہوں اور یہ بھی بتا رہا ہوں کہ اسلام دہشتگردی کے خلاف ہے۔ اسلام ہرگز دہشتگردی کی تعلیم نہیں دیتا۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان کا اسلام سے تعلق نہیں ہے۔ تو یہ کام تو ہم مسلسل کررہے ہیں۔

...... ایک سوال یہ کیا گیا کہ کیا آپ کا صرف تبلیغ کرنا کافی ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ ہم اپنی پوری کوشش کررہے ہیں، جتنا کرسکتے ہیں کررہے ہیں۔

...... جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ سیکیورٹی ایجنسیز کہہ رہی ہیں کہ وہ اپنی حکمتِ عملی میں تبدیلی لا رہے ہیں اور مستقبل کے متعلق جائزے لے رہے ہیں کہ اصل میں کون لوگ ہمارے لئے خطرہ ہیں اور کون لوگ یہ حملے کرتے ہیں؟ آپ کے خیال میں کیا مسلمانوں کو بھی گردوپیش کا ماحول دیکھ کر اپنی حکمتِ عملی تبدیل کرنی چاہئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ کچھ مسلم گروپس ہیں جو اسلام کی تعلیم کے خلاف کررہے ہیں۔ یہ انتہا پسند گروپس ہیں اور ان کے اس عمل کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اب برطانیہ میں ایک سپاہی کا قتل ہوا ہے۔ مسلم کونسل نے بڑی قوت کے ساتھ اس کی مذمت کی ہے اور اس کو غیر اسلامی عمل قرار دیا ہے۔ انہوں نے اچھا کیا ہے۔ مَیں کہتا ہوں کہ مسلم کونسل میں اب بھی ایسے لوگ ہوں گے جو ایسا کرنے کے حق میں ہوں گے۔ یہ جو کچھ بھی ہوا ہے اسلام کے نام پر ظلم کیا جارہا ہے۔

...... جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ کیا آپ کے خیال میں مسلمانوں بشمول جماعت احمدیہ کو پہلے کی نسبت زیادہ شدت کے ساتھ اس ظلم کے خلاف آواز اُٹھانی چاہئے؟ اور ایسے مسائل کو حل کرنے میں مسلمانوں کا بھی کردار ہونا چاہئے؟

...... اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ ہم تو دنیا کے ہر حصہ میں کررہے ہیں اور بڑی مضبوطی کے ساتھ مسلسل کررہے ہیں اور اس کا عملی اظہار بھی ہماری طرف سے ہورہا ہے۔ امریکہ میں ہم نے Muslim for Life کے نام سے ایک کمپین چلائی تھی اور دس ہزار یونٹ بلڈ بیگ اکٹھے کئے اور حکومت کو دیے۔ اب اس سال ہم پچیس ہزار بلڈ بیگ اکٹھے کریں گے۔ یہ ہماری ایک بہت بڑی کوشش ہے۔ امریکہ میں لوگ اسے جانتے ہیں۔ اب یوکے میں بھی جماعت کو لوگ اچھے کاموں کی وجہ سے جانتے ہیں۔ ہم چیریٹز کی مدد کرتے ہیں۔ ہمارے نوجوانوں نے اپنی میراتھن واک کے ذریعہ تین لاکھ پاؤنڈ جمع کئے۔ لندن کا میئر بھی آیا تھا۔ انہوں نے بھی ہماری کوششوں کو سراہا۔ ہم یہ رقم اکٹھی کرکے مختلف چیریٹیز میں تقسیم کرتے ہیں اور اس طرح چیریٹیز کی مدد کرتے ہیں۔

...... جرنلسٹ کے اس سوال کا کہ جو آپ کررہے ہیں اچھا ہے، لیکن کیا آپ کے نزدیک مسئلہ کا حل یہی ہے، جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری کوئی پاور نہیں ہے، ہم مذہبی جماعت ہیں۔ ہمارا کام اسلام کی سچی تعلیمات کو آگے پہنچانا ہے اور یہ کام ہم مسلسل کررہے ہیں۔ میں نے عالمی طاقتوں کو، بڑے ممالک کو کہا ہے کہ آپ ایسے پروگرام بنا سکتے ہیں اور ایسے اقدام اٹھا سکتے ہیں جس سے دنیا میں امن قائم ہو۔ ہم تو خود مظلوم ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ہم پر ظلم ہورہا ہے لیکن اس کے باوجود ہم مسلسل امن کے قیام کے لئے کوششیں کررہے ہیں۔

...... پھر جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ اس پر مضبوط ہاتھ ڈالنے کی طاقت کس کے پاس ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کہ یہ کوئی مذہبی معاملہ نہیں ہے، سیاسی معاملہ ہے۔ جو طاقت ہے وہ بڑی طاقتوں کے پاس ہے۔ یہ گروہ طاقت چاہتے ہیں۔ ان کے اپنے اپنے مفادات ہیں جن کے حصول کے لئے یہ لڑ رہے ہیں۔

...... پھر جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اگر یہ سیاسی مسئلہ ہے تو پھر نوجوان مسلمانوں کا شدت پسندی کی طرف کیوں اس قدر رجحان ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ صرف نوجوان ہی نہیں ہر طبقے سے ایسا ہورہا ہے۔ اب جو افغانستان میں ہورہا ہے، غلط ہے۔ جو سیریا میں ہورہا ہے، خواہ حکومت کی طرف سے ہورہا ہے یا باغیوں کی طرف سے ہے، غلط ہے۔ مغربی حکومتیں وہاں جارہی ہیں، یہ بھی غلط ہے۔ اب اسرائیل کے وزیرِ اعظم کی طرف سے کہا گیا ہے کہ UN فورسز وہاں جائیں۔ انہوں نے کہا میں کہتا ہوں کہ فورسز وہاں جائیں لیکن ہمسایہ عرب ممالک کی فورسز وہاں جائیں، دوسرے ممالک کی نہ جائیں اور یہ اسلامی تعلیم کے عین مطابق ہے۔

...... پھر جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اس شدت پسندی کو ختم کرنے کیلئے مساجد میں اور عام گھروں میں کیا کردار ادا کیا جانا چاہئے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ میں اپنی مساجد کا بتا سکتا ہوں۔ ہماری مساجد سے تو امن کا پیغام ہر جگہ پہنچ رہا ہے۔ ہم ہر جگہ امن کی اور اصلاح کی کوشش کررہے ہیں۔ گھانا میں ہمارے ایک احمدی منسٹر تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک میٹنگ میں کرائم کے بارے میں یہ بحث ہورہی تھی کہ مجرموں میں مسلمانوں کی شرح زیادہ ہے، کریمنل (criminal) لوگ زیادہ ہیں۔ اس پر ہمارے احمدی منسٹر نے کہا کہ آپ سارا data اکٹھا کرکے میٹنگ میں پیش کریں، آپ کو ان جرائم پیشہ افراد میں ایک بھی احمدی نہیں ملے گا۔ کچھ دنوں کے بعد data لایا گیا تو ان میں ایک بھی احمدی نہ تھا۔ تو یہ وہ سوسائٹی ہے جو ہم دنیا میں بنا رہے ہیں۔ اس وقت لاکھوں، کروڑوں احمدی دنیا میں ہیں لیکن آپ دیکھیں گے کہ کوئی بھی ان میں سے ایسے واقعات میں ملوث نہیں ہے۔ اگر کوئی ایک آدھ ایسا ہوتا ہے تو ہم ایکشن لیتے ہیں اور اس کو جماعت کے نظام سے باہر نکال دیتے ہیں۔

...... جرنلسٹ نے کہا کہ آپ کی کوششوں کا مجھے علم ہے اور مَیں سمجھ سکتی ہوں کہ آپ کے پاس امن کا پیغام ہے۔ لیکن ہر مسلمان کے پاس یہ پیغام نہیں ہے۔ آپ کے خیال میں شدت پسندی اور انتقام کے پیغام کے مقابلہ میں آپ کا امن کا پیغام کافی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ ہم اپنی پوری کوشش کررہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے جرنلسٹ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ بار بار بدل بدل کر ایک ہی سوال کررہی ہیں لیکن میرا ابھی وہی جواب ہوگا جو پہلے تھا۔ ہم اپنے محدود وسائل کے مطابق پوری کوشش کررہے ہیں کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم ریفارم کریں۔ ہم ہمت نہیں ہاریں گے۔ پیغام پہنچاتے رہیں گے۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ کیا تھا تو آپ علیہ السلام اکیلے تھے۔ صرف ایک آدمی تھا، جب آپ نے وفات پائی تو ماننے والوں کی تعداد نصف ملین تھی۔ اب جماعت کے قیام پر 125 سال ہوچکے ہیں۔ اب ہم ملینز میں ہیں، کروڑوں میں ہیں۔ اس طرح ہم تبدیلی پیدا کررہے ہیں۔ آج ہم کہہ سکتے ہیں کہ کروڑوں مسلمان ایسے ہیں جو دہشتگردی کے واقعات کو condemn کرتے ہیں۔ ہم مسلسل اپنا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ اگر آج کی جنریشن نہیں تو آئندہ آنے والی نسل انشاء اللہ العزیز اس کو قبول کرلے گی۔

جرنلسٹ نے آخری سوال یہ کیا کہ یہاں مسجد میں خطبہ میں آپ نے کیا پیغام دیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں یہاں اپنی کمیونٹی کے روحانی معیار میں ترقی، ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے کے لئے آیا ہوں کہ یہ زیادہ عاجزی، انکساری اختیار کریں۔ ایماندار ہوں، زیادہ وفادار ہوں، دوسروں کی زیادہ مدد کرنے والے ہوں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے رب کو پہچانیں۔ یہ میرا پیغام ہے۔

یہ انٹرویو چار بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 17 اپریل 2013ء بروز بدھ بوقت 10:30 بجے صبح مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم ارشد محمود طارق صاحب (ابن مکرم نذیر حسین صاحب۔ فیصل آباد۔ حال یوکے)** کی **نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔

آپ 8 اپریل 2013 کو 52 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 2000 میں یوکے آئے تھے۔ اپنی فیملی اور بچوں کو ہمیشہ جماعت کے ساتھ وفاداری اور پختہ تعلق قائم رکھنے کے لئے نصیحت کیا کرتے تھے۔ آپ کی اہلیہ اپنے حلقہ میں بطور سیکرٹری صحت جسمانی خدمت بجالا رہی ہیں۔

مرحوم جماعت کے ساتھ اخلاص اور وفا کا تعلق رکھنے والے بڑے صالح اور نیک طبع انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم مظہر حسین صاحب صابر (قادیان) 26 مارچ 2013 کو 89 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تحریک پر قادیان کی آبادی کے لئے زندگی وقف کر کے اپنے آبائی وطن کو چھوڑ کر 1949 میں قادیان آگئے اور وہاں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مختلف دفاتر میں خدمت بجالاتے رہے۔

مرحوم انتہائی منکسر المزاج، حلیم الطبع، ہر حال میں صبر و شکر کرنے والے نیک و باوفا انسان تھے۔ خلافت احمدیہ سے محبت و عقیدت رکھنے والے تھے اور اپنی اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ سات بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ عشرت جہاں بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم سید منظور احمد صاحب مرحوم۔ سابق نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ بنگلہ دیش) 21 مارچ 2013ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق بنگلہ دیش جماعت کے ابتدائی خاندان سے تھا۔ آپ کا خاندان بڑا مخلص احمدی گھرانہ ہے۔ آپ کے میاں کے دادا حضرت سید عبدالواحد صاحب تھے جو بنگلہ دیش کے سب سے پہلے امیر تھے۔

مرحومہ نے برہمن باڑیہ، چٹاگانگ اور ڈھاکہ جماعتوں میں قیام کے دوران بے لوث خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کے دورِ صدارت میں بنگلہ دیش کی لجنہ اماء اللہ نے بہت ترقی کی۔ آپ کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی مگر آپ نے اپنے تین چھوٹے بھائیوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ آپ بہت نیک فطرت اور سعادت مند خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(3) مکرم چوہدری مبشر احمد باجوہ صاحب (سابق امیر ضلع نارووال) 10 اپریل 2013 کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ سب سے پہلے وہ اپنی لوکل جماعت گوکھووال کے صدر جماعت مقرر ہوئے۔ پھر 10 سال کے لئے امیر جماعت ضلع نارووال رہے اور تاوقت وفات اسی عہدے پر خدمت کی توفیق پائی۔

مرحوم نہایت مہمان نواز، خوش خلق، غریب پرور اور خلافت سے اخلاص و وفا کا گہرا تعلق رکھنے والے ایک فدائی انسان تھے۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند اور چندوں میں باقاعدہ، نیک اور مخلص انسان تھے۔

☆☆☆☆☆

☆ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 23/اپریل 2013ء بروز منگل، 12 بجے دوپہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ صبیحہ منان صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالمنان قریشی صاحب۔ نیروبی۔ حال یوکے)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

21/اپریل 2013 کو ایک لمبی بیماری کے بعد 73 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بیماری کی وجہ سے گزشتہ کچھ عرصہ سے شدید تکلیف میں تھیں لیکن یہ تمام عرصہ بڑے صبر سے گزارا۔ آپ کا تعلق نیروبی کی بہت پرانی اور مخلص فیملی سے تھا۔ آپ محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب آف حیدرآباد دکن کی بیٹی اور حضرت حکیم محمد حسین قریشی صاحب (موجد مفرح عنبری) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔ آپ نے نیروبی میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک والہانہ محبت اور احترام کا تعلق تھا۔ آپ بہت، نیک، ہمدرد، مخلص باوفا اور خدمت خلق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم عبدالعزیز صاحب (ابن مکرم منشی فضل دین صاحب مرحوم آف پھیروچچی۔ کنری) 3 اپریل 2013 کو مختصر علالت کے بعد 79 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، ملنسار، چندوں میں باقاعدہ اور مرکزی نمائندگان کا خیال رکھنے والے، بہت مہمان نواز، غریب پرور اور بے ضرر انسان تھے۔ آپ کو خلافت سے والہانہ عشق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے بیٹے مکرم حافظ عبدالاعلیٰ صاحب تحریک جدید ربوہ میں بطور وکیل المال اوّل خدمت بجالا رہے ہیں۔

(2) محترم شیخ محمد اسلم صاحب (قصور) 12 دسمبر 2012 کو 87 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے بیٹے تھے۔ انتہائی نیک، متقی، پرہیزگار، نمازوں کے پابند اور دعا گو انسان تھے۔ کتب حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کا وسیع مطالعہ رکھتے تھے۔ خلافت کے ساتھ بے انتہا عشق تھا۔ تربیت اولاد کا خاص خیال رکھا کرتے تھے۔ آپ نے قصور میں لمبا عرصہ صدر جماعت کے طور پر اور 15 سال بحیثیت نائب امیر ضلع خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو دو مرتبہ اسیر راہ مولیٰ رہنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔

(3) مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم خواجہ عبدالحمید انصاری صاحب۔ حیدرآباد دکن۔ انڈیا) 27 فروری 2013ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب (چنتہ کنٹہ) کی بیٹی تھیں جو چنتہ کنٹہ جماعت کے سب سے پہلے امیر تھے۔ مرحومہ کو مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ لمبا عرصہ اپنے حلقہ کی صدر لجنہ بھی رہیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، صلہ رحمی کرنے والی، غریب پرور، صابر و شاکر، کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والی قانع اور ہمدرد خاتون تھیں۔ چندوں میں باقاعدہ اور خلافت سے بہت اخلاص و وفا کا تعلق رکھتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ 6 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم واصف احمد انصاری صاحب (سابق مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ یوکے) کی والدہ تھیں۔

(4) مکرمہ مبارکہ شوکت صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب۔ نیو مسلم ٹاؤن لاہور) یکم فروری 2013 کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت مہمان نواز خاتون تھیں۔ جماعتی عہدیداران کی خدمت کر کے بہت خوشی محسوس کرتی تھیں۔ احمدی اور غیر احمدی مستحقین کی ہر ممکن مدد کیا کرتی تھیں۔ آپ کو دعوت الیٰ اللہ کا بہت شوق تھا۔ اپنے بچوں کو بھی زبردستی دعوت الیٰ اللہ کے لئے بھجواتیں تا کہ ان کا جماعت کے ساتھ گہرا تعلق قائم رہے۔

☆☆☆☆☆

☆ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یکم مئی 2013ء بروز بدھ نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ منصورہ لون صاحبہ (اہلیہ مکرم مبارک سلیم صاحب۔ جلنگھم) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔** 28 اپریل کو تقریباً 70 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ و سابق امام مسجد فضل لندن کی بیٹی اور مکرم سلطان احمد لون صاحب سیکرٹری مال یوکے کی والدہ تھیں۔ آپ نے بیماری کا طویل اور تکلیف دہ عرصہ بڑے صبر و حوصلہ کے ساتھ گزارا اور کبھی کوئی شکوہ زبان پر نہیں لائیں۔ آپ لمبا عرصہ ضیافت کی ٹیم کی ممبر رہیں اور جماعتی پروگراموں میں بڑی باقاعدگی کے ساتھ شرکت کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ انتہائی نیک، دعا گو، صوم و صلوٰۃ کی پابند، دوسروں کا خیال رکھنے والی، بہت نرم دل، بے ضرر، سادہ، مہمان نواز مخلص اور متقی خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے والہانہ پیار اور عقیدت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب۔ درویش قادیان) 6 جنوری 2013 کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پارٹیشن کے وقت پاکستان آکر 5 سال سخت تنگی میں بڑے حوصلہ اور صبر سے گزارے جبکہ ان کے خاوند قادیان میں درویش تھے۔ قرآن کریم سے آپ کو بہت محبت تھی۔ نظر کی کمزوری کے باوجود آخر وقت تک کئی کئی گھنٹے روزانہ تلاوت کیا کرتی تھیں۔ بہت ساری خوبیوں کی مالک، ہر دلعزیز، خلافت کی وفادار، غرباء کی ہمدرد، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم احمد صادق صاحب (آف امریکہ) محترم صاحبزادہ مرزا اظفر احمد صاحب (ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ) کے داماد ہیں۔

(2) مکرم حسینی بدولہ صاحب (سرینام ساؤتھ امریکہ) 17 اپریل 2013 کو 92 سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1956ء میں جب سرینام میں جماعت قائم ہوئی تو آپ کو بیعت کی توفیق ملی۔ آپ نے اپنی ذاتی زمین جماعت کو مسجد بنانے کے لئے پیش کی۔ آپ کو 20 سال جماعت کے صدر اور نائب صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ بچپن سے ہی صوم و صلوٰۃ کے پابند، دینی کاموں میں ہمیشہ صف اول میں رہنے والے، ضرورت مندوں اور غرباء کا خیال رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ ہمیشہ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے۔ تبلیغ کا بھی بہت شوق تھا۔ آپ کو سینکڑوں افراد تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ آپ کے ساتھ آپ کی اہلیہ نے بھی جماعت کی بے لوث خدمت کی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 6 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو بیٹے مکرم عثمان بدولہ صاحب اور مکرم مبارک بدولہ صاحب ہالینڈ میں جماعتی خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرم امجد لطیف صاحب (ابن مکرم ڈاکٹر محمد عبداللطیف صاحب مرحوم۔ راجستھان انڈیا) 18 اپریل 2013ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے دادا (حضرت ڈاکٹر محبوب عالم صاحبؓ) اور پڑ دادا (حضرت ڈاکٹر مکرم الٰہی صاحبؓ) دونوں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کو صوبائی امیر راجستھان اور زونل امیر بیاور کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ آپ ایک لمبا عرصہ جماعت جے پور کے صدر بھی رہے جماعتی خدمات کو ہمیشہ ایک اعزاز سمجھ کر نہایت اخلاص کے ساتھ سرانجام دیتے اور صحت کی کمزوری کے باوجود بڑی باقاعدگی سے جماعتوں کے دورے کیا کرتے تھے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(4) مکرم رانا محمد افضل آزاد صاحب (فیصل آباد) 6 مارچ 2013 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے عہد خلافت میں بیعت کی سعادت پائی۔ آپ کو جرمنی میں تقریباً سات سال صدر جماعت اوسنابرک، بطور سیکرٹری تربیت بون اور ریجنل سیکرٹری تبلیغ کولن ریجن کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم انتہائی مخلص، خلافت کے فدائی، صوم و صلوٰۃ کے پابند، نڈر داعی الی اللہ اور مالی قربانی میں پیش پیش رہنے والے نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(5) مکرم خلیفہ عبدالوکیل صاحب (کینیڈا) 20 اپریل 2013ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت خلیفہ نوردین جمونیؓ کے پوتے اور حضرت خلیفہ عبدالرحیم صاحبؓ کے بیٹے تھے۔ مرحوم 1979ء میں ٹورانٹو کینیڈا آئے اور اپنی رضاکارانہ خدمات جماعت کینیڈا کو پیش کر دیں اور پھر بڑے اخلاص و وفا سے مسلسل 20 سال تک باقاعدگی سے مشن ہاؤس ٹورانٹو میں خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم بہت نیک، متقی، ہمدرد، خوش مزاج، نرم خو اور خلیق وجود تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب (نائب امیر کینیڈا) کے بھائی تھے۔

(6) مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب (ملتان) 20 اپریل 2013ء کو ایک لمبی علالت کے بعد 69 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت قادر بخش صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور مکرم مصلح الدین سعدی صاحب کے بڑے بیٹے تھے۔ مرحوم 1972ء سے لے کر 1981ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں خدمت بجالاتے رہے۔ خلافت کے ساتھ عشق کا تعلق تھا۔ آپ ہنس مکھ، زندہ دل اور ہر ایک کے کام آنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ نے خدام الاحمدیہ ربوہ میں بطور نائب مہتمم مقامی اور کئی دیگر عہدوں پر بھی خدمت کی سعادت پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم مکرم جلال الدین اکبر صاحب (نائب سیکرٹری ضیافت یوکے) کے بڑے بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر سے نوازے۔ آمین

☆☆☆☆☆

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

0092 47 6212515

15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT

0044 20 3609 4712

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2013ء

بیت السبوح فرینکفرٹ سے جلسہ گاہ کالسروئے کے لئے روانگی

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ جرمنی اور مختلف شعبہ جات کو موقع پر اہم ہدایات۔

اپنے آپ کو خالصتاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے جذبہ کے تحت ان تین دنوں کے لئے وقف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے لئے خود بھی دعائیں کرتے رہیں۔ کارکنان کو خاص طور پر اس بات کی پابندی کرنی چاہئے اور افسران اور ناظمین کو بھی کہ ان کے کارکنان نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی کر رہے ہوں۔

(رضا کاران جلسہ سالانہ سے حضور انور کا خطاب)

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتّبہ: عبد الماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

27 جون بروز جمعرات 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور سرانجام دیئے۔

پونے دو بجے حضور انور نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

حضور انور کی جلسہ گاہ کالسروئے تشریف آوری

پروگرام کے مطابق آج جلسہ گاہ Karlsruhe کے لئے روانگی تھی۔ سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور قافلہ شہر Karlsruhe کے لئے روانہ ہوا۔

بیت السبوح فرینکفرٹ سے Karlsruhe کا فاصلہ 160 کلومیٹر ہے۔ یہ جگہ جہاں جلسہ کا انعقاد ہوتا ہے K.Messe کہلاتی ہے۔ اس کا کل رقبہ ایک لاکھ پچاس ہزار مربع میٹر ہے اور اس کا Covered حصّہ 70 ہزار مربع میٹر ہے۔ اس میں چار بڑے ہال ہیں اور یہ چاروں ہال ایرکنڈیشنڈ ہیں۔ ہر ہال کا رقبہ 1250 مربع میٹر ہے اور ہر ہال میں کرسیوں پر بارہ ہزار افراد بیٹھ سکتے ہیں اور ہر ہال میں اٹھارہ ہزار سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مجموعی طور پر ان چاروں ہالوں سے ملحق 128 بیوت الخلاء ہیں۔ یہاں دس ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ موجود ہے۔ یہاں دوران سال نیشنل اور انٹرنیشنل نمائشیں ہوتی ہیں اور مختلف کمپنیاں حصّہ لیتی ہیں۔

Karlsruhe شہر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت قائم ہے اور اس شہر کے ارد گرد پچاس کلومیٹر کے اندر اندر بارہ بڑی جماعتیں ہیں۔

قریباً دو گھنٹہ کے سفر کے بعد آٹھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ تشریف آوری ہوئی۔ مکرم حافظ مظفر احمد عمران افسر جلسہ سالانہ جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا اور کارکنان نے بڑے ولولہ اور جوش سے نعرے بلند کئے۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ جرمنی

بعد ازاں جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ شروع ہوا۔ سب سے قبل نائب افسران جلسہ سالانہ اور وہ خدام اور کارکنان جنہوں نے جلسہ کی تیاری کے لئے بہت محنت، لگن اور جوش و جذبہ کے ساتھ کئی دن مسلسل دن رات کام کیا تھا ایک جگہ پر لائنوں میں کھڑے تھے۔ ان میں اکثریت ان کارکنان کی تھی جو دوران سال پاکستان سے بالکل نئے آئے ہیں اور یہ ان کا پہلا جلسہ سالانہ ہے۔ گزشتہ آٹھ دس دن سے روزانہ وقار عمل کرنے والے ان احباب کی تعداد 350 کے لگ بھگ تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت ان کارکنان کے درمیان سے گزرے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔

سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کارڈ چیکنگ سسٹم کے انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ جونہی کارڈ سکین (Scan) ہوتا ہے اُس شخص کی تصویر اور دیگر تمام کوائف سکرین پر آ جاتے ہیں۔ حضور انور نے کارکنان سے اس پراسس کے بارہ میں بعض امور دریافت فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ افسر جلسہ سالانہ کے دفتر میں تشریف لے گئے اور معائنہ فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے MTA سٹوڈیو کا معائنہ فرمایا۔ منتظمین نے بتایا کہ امسال جلسہ سالانہ کی Live نشریات جرمن زبان میں ویب سٹریم کے ذریعہ بھی ہوں گی جس سے جرمنی کے علاوہ سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کے احباب بھی فائدہ اٹھا سکیں گے جو جرمن زبان بولتے ہیں۔

MTA جرمنی نے امسال پہلی مرتبہ Drone ویڈیو کیمرہ کا بھی استعمال کیا۔ یہ ریموٹ کنٹرول کے ذریعہ فضا میں بلند ہوتا ہے اور اس میں نصب ویڈیو کیمرہ کے ذریعہ جلسہ کے بیرونی مناظر دکھائے جا سکتے ہیں۔ منتظمین نے حضور انور کی موجودگی میں اس کیمرہ کو فضا میں بلند کیا اور یہ کافی بلندی پر اوپر چلا گیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ ٹرانسلیشن کا جائزہ لیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ پہلے مختلف تراجم کے کیبن ہال کے اندر ایک طرف رکھے جاتے تھے۔ اب یہ ہال کے باہر رکھے گئے ہیں۔ اس طرح MTA کا ٹرک اور وین بھی ہال سے باہر رکھے گئے ہیں۔ یہاں مقامی طور پر گیارہ زبانوں میں تراجم کا انتظام کیا گیا ہے جن میں جرمن، عربی، بلغاریہ، ٹرکش، انگریزی، البانین، بوزنین، بنگلہ، فارسی، فرنچ اور رشین شامل ہیں۔ ان میں سے عربی، فرنچ اور بنگلہ زبان کے تراجم یہاں سے Live ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر نشر ہوں گے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ تبلیغ کے تحت بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانوں کی رہائش کا معائنہ فرمایا۔ مہمانوں کے لئے بڑی تعداد میں بستر بچھائے گئے تھے۔ حضور انور نے اس بات کا بھی جائزہ لیا کہ میٹرس (گدیلا) کتنا نرم ہے اور اس کی موٹائی کم تو نہیں تا کہ مہمانوں کو سونے میں دقّت نہ ہو۔ چنانچہ حضور انور نے ایک نوجوان کو کہا کہ اوپر لیٹ کر دیکھیں۔ اس جائزہ کے دوران حضور انور متعلقہ منتظمین سے مختلف امور دریافت فرماتے رہے۔

اس رہائشگاہ کے ساتھ ہی ان مہمانوں کے لئے کھانے کے انتظامات کئے گئے تھے اور بڑی ترتیب کے ساتھ کھانا کھانے کے لئے میز اور کرسیاں لگائی گئی تھیں اور ہر میز پر مشروبات اور دیگر ضرورت کی اشیاء موجود تھیں۔ ساتھ دو جگہوں پر Buffet سسٹم میں کھانا لگا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کھانے کا معیار کا جائزہ لیا اور ایک لقمہ بھی تناول فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹور میں تشریف لے آئے۔ جہاں کھانے پینے اور استعمال کی مختلف اشیاء سٹور کی گئی تھیں۔ یہاں سے ضرورت کے مطابق ساتھ ساتھ یہ اشیاء مختلف شعبوں کو مہیّا کی جاتی ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُس ہال میں تشریف لے گئے جہاں جلسہ کے مہمانوں کے لئے کھانا کھانے کا انتظام کیا تھا۔ اس انتظام کے تحت ایک وقت میں ہزاروں افراد کھانا کھا سکتے ہیں۔ میزوں پر ہی پانی کی بوتلیں اور گلاس وغیرہ رکھے گئے تھے تا کہ کھانے کے دوران پانی کے حصول کے لئے کچھ فاصلہ پر بھی نہ جانا پڑے۔ گزشتہ سال پانی قدرے کچھ فاصلہ پر رکھا گیا تھا جس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی تھی کہ کھانا کھانے کے دوران پانی ہر ایک کے سامنے، ہر ایک کے پاس ہونا چاہئے۔ چنانچہ اس سال انتظامیہ نے اس کا مکمل اہتمام کیا تھا۔ شام کا کھانا تیار ہو کر اس ہال میں آ چکا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت کھانے کے معیار کا جائزہ لیا۔ آلو گوشت پکا ہوا تھا اور ساتھ زردہ بھی تیار کیا گیا تھا۔ حضور انور کی ہدایت پر منتظمین نے آلو اور گوشت ایک پلیٹ میں ڈالا۔ حضور انور نے ایک چمچ کے ذریعہ اس کو دو تین حصّوں میں کر کے اس بات کا جائزہ لیا کہ یہ صحیح طرح پکا ہوا ہے یا نہیں اور سخت تو نہیں ہے۔ حضور انور ساتھ ساتھ ہدایات بھی فرماتے رہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ مہمانوازی اور شعبہ خدمت خلق کے دفاتر دیکھے۔ ان دفاتر کے سامنے وہ خدام ایک قطار میں کھڑے تھے جو فرینکفرٹ سے جلسہ گاہ Karlsruhe تک سائیکل پر سفر کر کے پہنچے تھے اور ان کی تعداد تیس تھی۔ فرینکفرٹ سے Karlsruhe کا فاصلہ 160 میل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان تمام خدام کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پرائیویٹ خیمہ جات کے ایریا میں تشریف لے آئے اور انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ منتظمین نے بتایا کہ پرائیویٹ خیمہ جات کے لئے ہمیں 602 درخواستیں موصول ہوئی ہیں جن میں سے اِس وقت تک پانچ صد سے زائد خیمہ جات نصب ہو چکے ہیں اور کچھ ساتھ ساتھ لگائے جا رہے ہیں۔ ان خیمہ جات کے ایریا کے ارد گرد فینس (Fence) لگائی گئی ہے اور گیٹ بھی بنائے گئے ہیں اور اس احاطہ میں رجسٹریشن کارڈ کی چیکنگ اور سکیننگ کے بعد ہی داخل ہوا جا سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان خیمہ جات کے درمیانی راستہ سے گزرے۔ مختلف فیملیاں اپنے خیموں کے پاس کھڑی تھیں اور بعض خیمے نصب کر رہی تھیں۔ سبھی اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرتے۔ حضور انور ازراہ شفقت ان کے سلام کا جواب دیتے اور بعضوں سے گفتگو بھی فرماتے۔ خیموں کے مختلف سائز تھے۔ حضور انور دریافت فرماتے کہ ان میں کتنے لوگ رہ سکتے ہیں۔ بعض خیمے اتنے بڑے تھے کہ ان میں دس سے پندرہ آدمی بھی قیام کر سکتے ہیں۔

پرائیویٹ خیمہ جات کے احاطہ کے ایک طرف ایک حصّہ Caravan کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ ہمبرگ شہر سے آئی ہوئی ایک فیملی نے اس جگہ اپنی وین (Van) کھڑی کر کے ساتھ ہی اس طرح اپنا خیمہ لگایا ہوا تھا کہ خیمہ اور وین کا اندرونی حصّہ آپس میں مل گئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس خیمہ کو کھول کر دیکھا اور فیملی سے گفتگو فرمائی۔ اور فرمایا باقی Caravan تو

کرائے پر ہیں آپ نے اپنی Van کو ہی رہائش کے طور پر استعمال کرلیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ اپنی چیز اچھی ہوتی ہے۔

حضور انور نے ایک اور Caravan کے اندرونی حصّہ کا جائزہ لیا۔

ایک Caravan کے پاس ایک فیملی کھڑی تھی۔ حضور انور از راہ شفقت ان کے Caravan کے پاس تشریف لے گئے اور Caravan دیکھا۔

نوجوان کامران محمود نے بتایا کہ میں دو سال قبل لاہور (پاکستان) سے آیا ہوں۔ 28 مئی 2010ء کو مساجد میں جو واقعہ ہوا تھا وہ اس واقعہ پر مسجد میں موجود تھے۔ حضور انور نے از راہ شفقت اس فیملی سے گفتگو فرمائی۔ فیملی نے حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کی۔

خیمہ جات اور Caravan کے اس رہائشی حصّہ کے معائنہ کے دوران سینکڑوں خاندانوں نے اپنے پیارے آقا کو انتہائی قریب سے دیکھا۔ خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور برکتیں پائیں۔ ہر ایک اپنی اس خوش نصیبی اور سعادت پر بے حد خوش تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''لنگر خانہ'' کا معائنہ فرمایا اور انتظامات کا جائزہ لیا اور کھانے کا معیار دیکھا اور منتظمین سے گفتگو فرمائی۔ آلو گوشت کا سالن اور دال تیار کی گئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت آلو گوشت اور دال دونوں سے ایک ایک لقمہ تناول فرمایا اور فرمایا کہ اچھا معیار ہے اور روٹی بھی اچھی ہے۔ لنگر خانہ کے کارکنان نے نعرے بلند کئے اور اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

لنگر خانہ کے کارکنان نے ایک بڑے سائز کا کیک تیار کیا ہوا تھا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت اپنے ان خدام کے لئے کیک کے مختلف حصّے کئے۔

لنگر خانہ کے باہر ''دیگ واشنگ مشین'' لگائی گئی تھی۔ یہ مشین گزشتہ سات سال سے لگائی جا رہی ہے اور ہر سال اس مشین میں ٹیکنیکل لحاظ سے بہتری لائی جاتی ہے۔ اس مشین کو تین احمدی نوجوان انجنیئر ز نے بڑی محنت کے بعد خود تیار کیا تھا۔ امسال بھی اس مشین میں مزید بہتری لائی گئی ہے۔ پہلے دیگ رکھنے کے بعد ایک بٹن دبانا پڑتا تھا جس سے دیگ کی دھلائی کا فنکشن شروع ہوتا تھا۔ لیکن اب یہ بٹن دبانا نہیں پڑتا بلکہ جونہی دیگ رکھی جاتی ہے خود بخود آٹو میٹک فنکشن شروع ہو جاتا ہے۔ ایک ایسا سینسر سسٹم لگایا گیا ہے جس کی وجہ سے خود بخود فنکشن شروع ہوتا ہے۔ اب ان کی کوشش ہے کہ ایسا اضافہ کریں کہ ایک ہی وقت میں دو دیگیں دھل سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک دیگ دھلتے ہوئی دیکھی اور ہدایت فرمائی کہ دیگ کے باہر کا جو نچلا حصّہ ہے اس کی صفائی کے لئے سخت (Hard) برش لگائیں تا کہ اچھی طرح صفائی ہو۔

دیگ صفائی کے معاونین ایک طرف کھڑے تھے۔ حضور انور نے از راہ شفقت انہیں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: ''السلام علیکم دیگ صفائی والو''۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پیاز کاٹنے کی مشین دیکھی اور انتظام کا جائزہ لیا اور منتظمین سے گفتگو فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بازار کا معائنہ فرمایا۔ بازار میں مختلف اشیاء اور کھانوں کے اسٹالز لگائے گئے تھے ہر سٹال کے آگے خدام اپنے اپنے سٹال پر تیار کی جانے والی اشیاء اپنے ہاتھوں میں لئے کھڑے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر سٹال کے آگے سے گزرتے ہوئے از راہ شفقت مختلف اشیاء میں سے کچھ معمولی سا حصّہ لیتے اور تناول فرماتے۔ بعض دفعہ کچھ حصّہ لے کر اپنے ان خدام کو دے دیتے اور بعض دفعہ اُس چیز پر اپنا ہاتھ رکھ دیتے اور یوں یہ خوش نصیب اور خوش قسمت خدام اور کارکنان اپنے پیارے آقا کی شفقت، پیار اور محبت سے فیض پاتے رہے۔ ہر ایک نے کسی نہ کسی رنگ میں اپنے آقا کی شفقت اور برکت سے فیض پایا۔ حضور انور ساتھ ساتھ اپنے خدام سے گفتگو بھی فرماتے رہے۔ کوئی بھی حضور انور کی شفقت سے محروم نہ رہا۔ ایک سٹال کے آگے ایک بچہ ٹرے میں ڈرائی فروٹ لئے کھڑا تھا۔ حضور انور نے از راہ شفقت اس میں سے ایک دانہ لیا اور تناول فرمایا۔

ایک سٹال چاول کے بیگ کی فروخت کا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر اس سٹال کے مالک نے عرض کیا کہ وہ یہ چاول مرید کے (پاکستان) سے منگواتے ہیں۔ کرنل باسمتی ہے اور جرمن لوگ بھی اب اس کو استعمال کرتے ہیں۔ سالانہ پندرہ ہزار ٹن چاول آتا ہے جو فروخت ہو جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کی قیمت اور منافع اور پاکستان سے لانے کے اخراجات کے حوالہ سے جائزہ لیا اور ان لوگوں سے گفتگو فرمائی۔

بازار کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کتب کے سٹور کا معائنہ فرمایا۔ یہاں بڑی ترتیب کے ساتھ میزوں اور مختلف سٹینڈز پر کتب رکھی گئی ہیں۔ تا کہ کتب حاصل کرنے والے بآسانی اپنی مطلوبہ کتاب حاصل کرسکیں۔

کتاب "World Crisis and the Pathway to Peace" کا پہلا ایڈیشن رکھا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب تو اس کا نیا ورشن (Version) آ گیا ہے جس میں یورپین پارلیمنٹ والا خطاب بھی شامل ہے یہ لندن سے منگوائیں اور رکھیں۔ حضور انور نے فرمایا لاس اینجلیز، امریکہ اور کینیڈا کے دورہ میں مَیں نے یہی نیا ایڈیشن مہمانوں کو دیا تھا۔ ہر جگہ پہنچ چکا ہے، افریقہ والے بھی تقسیم کر رہے ہیں۔ آپ نے ابھی کیوں نہیں منگوایا۔ یہ جلد منگوائیں اور اسے جرمن ترجمہ کے ساتھ شائع کریں۔

بعد ازاں نو بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے اور معائنہ فرمایا اور ان کے جملہ انتظامات دیکھے اور مختلف شعبوں کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

لجنہ جلسہ گاہ کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں شعبہ تبلیغ کے تحت لگائی جانے والی نمائش کا معائنہ فرمایا۔ یہ نمائش اسلام اور قرآن کریم کے بارہ میں ہے۔ اس نمائش میں کچھ نئے Features شامل کئے گئے ہیں جن میں خاص طور پر Touch Screen شامل تھیں۔ ایک سکرین پر جماعت کی تاریخ تھی جب کہ ایک دوسری سکرین اسلام احمدیت کے تعارف پر مشتمل تھی۔ اسی طرح تبلیغی لحاظ سے بھی بعض امور تیار کئے گئے تھے۔ اور مہمانوں کے لئے گفٹ بیگ بھی تیار کئے گئے تھے۔

جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی باقاعدہ افتتاحی تقریب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب تھی۔ تمام ناظمین اپنے اپنے معاونین اور کارکنان کے ساتھ اپنے شعبہ کے نام کی تختی کے پیچھے کھڑے تھے۔ ناظمین جلسہ کی مجموعی تعداد 178 ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تمام ناظمین کو شرف مصافحہ بخشا۔ نائب ناظمین کی تعداد 325 اور معاونین کی تعداد 3100 ہے۔

بعد ازاں حضور انور سٹیج پر تشریف لے آئے اور تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

رضا کاران جلسہ سالانہ سے حضور انور کا خطاب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

روایتاً آج کے دن اِس وقت کارکنان کو اُن کی ڈیوٹیوں کے بارے میں اُن کی ذمہ داریوں کے بارہ میں یاد دہانی کروائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت جرمنی کا نظام اب ایسا مضبوط و مربوط ہو چکا ہے اور کارکنان بھی اتنے تربیت یافتہ ہو چکے ہیں، ٹرینڈ ہو چکے ہیں کہ اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں بجالا سکتے ہیں۔ بلکہ ہر سال کوئی نہ کوئی نئی اچھے رنگ میں تبدیلی اور سہولت کے انتظامات کئے جاتے ہیں۔

اس سال بھی بعض چیزیں مَیں نے دیکھی ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھے انتظامات ہیں۔ جہاں تک انتظامات کا سوال ہے وہ تو بہت اچھے ہو گئے ہیں۔ کھانے کے بارہ میں پہلے ایک شکایت ہوتی تھی کہ پانی موجود نہیں ہوتا تھا۔ پانی میز سے اٹھ کر دوسری جگہ سے لانا پڑتا تھا۔ حالانکہ حدیث میں آیا ہے کہ جب تم کھانا کھاؤ تو پانی اپنے سامنے رکھو اور اب اس سال یہ بھی ایک اچھی تبدیلی ہے کہ پانی کا انتظام میز پر ہو گیا ہے۔ جو بھی کھانا کھانے جائیں گے ان کو وہیں گلاس اور پانی پینے کی بوتل مہیا ہے۔ اسی طرح اور بعض مشکلات میں جن کا تجربہ سے پتہ چلتا رہا ان میں سہولتیں پیدا کی گئی ہیں۔

پس جہاں تک انتظامی لحاظ سے سہولتوں کا سوال ہے وہ تو بہت بہتر ہو رہی ہیں۔ لیکن ہر کارکن کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ان سہولتوں کے ساتھ ان کو پہلے سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اب بہت سے کارکنان ایسے ہیں جو وقارِ عمل میں شامل ہوئے اور یقیناً دوسرے بعض ڈیوٹیوں میں بھی شامل ہوئے ہوں گے جن کی تعداد اب سینکڑوں سے ہزاروں میں بدل چکی ہے۔ جو کہ گزشتہ ایک دو سال میں پاکستان سے آئے ہیں اور اسائلم سِیکر ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں کا تو جوش اور جذبہ بیشک ہو گا لیکن تجربہ نہیں ہے کیونکہ گزشتہ ایک لمبے عرصہ سے تقریباً تیس سال سے وہاں جلسے نہیں ہو رہے۔ اس لئے آپ لوگ جہاں جذبہ سے کام کرنے والے ہوں گے وہاں کام کو سیکھیں کیونکہ کام کی اٹکل بھی بہت ضروری ہوتی ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ ہم پاکستان سے آئے ہیں تو ہمیں تجربہ ہے۔ تجربہ چھوٹے پیمانہ پر تو شائد ہو چھوٹے چھوٹے اجلاسات کا لیکن گزشتہ تین چار سال سے وہ بھی نہیں ہوتے۔ ایک مجبوری ہے۔ پس اس جذبہ کو احسن رنگ میں مہمانوں کی خدمت کے لئے استعمال کریں اور یہاں کے جو لوگ ہیں ان کی اچھی باتیں سیکھنے کی کوشش کریں اور اگر کوئی اچھا مشورہ ہو تو بیشک دیں اور یہاں کے افسران کو بھی یہاں کے کارکنان سے اچھے مشورہ کو قبول کرنا چاہئے۔ اسی سے مزید آسانیاں پیدا ہوتی ہیں۔

اس دفعہ یہاں نمائش بھی بڑی اچھی اور خوبصورت لگی ہوئی ہے۔ گو کہ ابھی باقاعدہ شروع نہیں ہوئی لیکن بہر حال لگتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ بہتر ہو گی۔

پس یہ چیزیں جو اللہ تعالیٰ مہیا کر رہا ہے اور جو سہولتیں اللہ تعالیٰ مہیا فرما رہا ہے ان سے فائدہ اٹھائیں۔ اپنے آپ کو خالصتاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے جذبہ کے تحت ان تین دنوں کے لئے وقف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے لئے خود بھی دعائیں کرتے رہیں اور خاص طور پر کارکنان کو اس بات کی پابندی کرنی چاہئے اور افسران اور ناظمین کو بھی کہ ان کے کارکنان نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی کر رہے ہوں۔ پانچوں نمازیں پڑھنا ضروری ہے۔ یہ نہیں کہ ہم ڈیوٹی دے رہے ہیں تو ہماری نمازیں قضا ہو جائیں۔ ڈیوٹی کا فائدہ تب ہی ہے جب نمازوں کی بھی بروقت ادائیگی ہوتی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب دس بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

جلسہ کے تین ایّام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش جلسہ گاہ کی اس وسیع و عریض عمارت کے ایک حصّہ میں ہی ہے۔

(باقی آئندہ)

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
•Switching Visas
•Over Stayers
•Legacy Cases
•Work Permits
•Visa Extensions
•Judicial Reviews
•Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم سردار محمود احمد صاحب عارف مرحوم

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ اپریل 2010ء میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں مکرم نصیر احمد صاحب عارف کارکن نظارت امورعامہ قادیان نے اپنے واقف زندگی والد محترم سردار محمود احمد صاحب عارف درویش کا ذکرخیر کیا ہے۔

محترم سردار محمود احمد صاحب عارف درویش ولد مکرم سردار شیر محمد صاحب مرحوم 16 دسمبر 1925ء کو موضع نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ پاکستان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے ایک اور بھائی محترم سردار عبدالحق صاحب شاکر مرحوم بھی واقف زندگی تھے۔ ان کے علاوہ ایک بھائی اور ایک بہن تھیں۔ والدین آپ کے بچپن میں ہی وفات پا چکے تھے۔ آپ کی پرورش آپ کے تایا مکرم سردار غلام احمد صاحب نے کی۔ مڈل کا امتحان پاس کرنے کے بعد 1938ء میں آپ کو مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل کرادیا گیا۔ 1939ء میں جب دوسری عالمی جنگ کا آغاز ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریک پر آپ فوج میں بھرتی ہوگئے۔ آپ کی رجمنٹ میں 3 کمپنیاں عیسائیوں کی اور ایک خالصتاً احمدی نوجوانوں کی تھی۔ عیسائی کمپنیوں میں سے ایک کے کمپنی کمانڈر محترم صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحبؓ تھے جبکہ احمدیہ کمپنی کا کمانڈر ایک سکھ سرائن سنگھ تھا جو احمدی نوجوانوں کی بہت قدر کرتا تھا۔

فوج میں بھرتی ہونے کے بعد محترم سردار صاحب نے انبالہ اور کلکتہ میں ٹریننگ مکمل کی اور پھر مختلف علاقوں میں تعینات رہے۔ سندھ کے علاوہ صوبہ سرحد میں بھی متعین رہے۔ یہاں صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب آپ کی کمپنی کے کمانڈر تھے اور اُس وقت میجر بن چکے تھے۔ پٹھان اُن کی بہت عزت کرتے اور اکثر پھلوں کے تحفے بھی لاتے۔ وہاں سے محترم سردار صاحب کو پیراشوٹ بٹالین میں تبدیل کردیا گیا جو نئی بنائی گئی تھی۔ اس بٹالین کا کمانڈر ایک پٹھان تھا۔ جلد ہی اُس کمانڈر کو علم ہوا کہ بٹالین میں احمدی بھی ہیں۔ اُس نے سزا کے طور پر احمدیوں کو پیراشوٹ بٹالین سے نکال دیا اور واپس اُن کی کمپنیوں میں بھجوادیا۔ بعد میں پتہ چلا کہ پیراشوٹ بٹالین کا بہت نقصان ہوا ہے۔ سندھ میں تربیت کے دوران بہت سے فوجی جنگلوں اور غیرآباد علاقوں میں اتارے گئے لیکن کئی لاپتہ ہوگئے اور بعض مرگئے۔ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے احمدی نوجوانوں کو محفوظ رکھا۔

1944ء میں فوجی ملازمت کے دوران ہی محترم سردار صاحب نے زندگی وقف کرنے کی درخواست دی جسے حضرت مصلح موعودؓ نے منظور کرتے ہوئے فوج کی ملازمت جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ پھر 1945ء میں جنگ ختم ہوگئی تو حضور انورؓ نے فوج چھوڑ کر قادیان آنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ 1946ء کے آخر میں آپ قادیان حاضر ہوگئے اور حضورؓ نے شعبۂ حفاظت مرکز میں تقرری فرمادی۔

1947ء کے فسادات میں قادیان کی حفاظت کے لئے اکثر سابق فوجیوں نے خدمات سرانجام دیں۔ بعض افراد کو مضافات میں بھی متعین کیا گیا تاکہ بیرونی حملہ آوروں کو روکا جاسکے۔ اس کا بہت فائدہ ہوا اور کئی حملہ آور جتھوں کو ہزیمت اُٹھانی پڑی۔ قریبی علاقوں سے بکثرت غیراز جماعت بھی قادیان آکر پناہ گزین ہوئے۔ حضرت مصلح موعودؓ اگست 1947ء میں لاہور تشریف لے گئے اور وہاں رتن باغ میں قیام فرمایا۔ ان غیرمعمولی مخدوش حالات میں حضور جماعت اور خاص طور پر قادیان کے ذمہ دار افراد کی لاہور ہی سے راہنمائی فرماتے رہے۔ اسی دوران سرکاری طور پر اعلان ہوا کہ قادیان کی آبادی کو قافلہ کی صورت میں لاہور بھجوا دیا جائے۔ جبکہ ریڈیو سے حضور انورؓ کا یہ پیغام نشر ہوا کہ افراد قادیان قافلہ کی صورت میں نہ آئیں۔ پھر حضور انورؓ نے 100 سے زائد بسوں اور ٹرکوں کا انتظام فرمایا۔ جن کے ذریعہ کثیر تعداد میں احمدی اور غیراز جماعت لاہور پہنچے۔ محترم سردار صاحب بیان کیا کرتے تھے کہ قافلے لاہور بھجوانے کا انتظام شعبۂ حفاظت مرکز کے سپرد تھا۔ مَیں نے اپنے بھائی بہن، اہلیہ اور دیگر عزیز واقارب کے جانے کا انتظام کیا۔ مگر خود میرے دل میں ایک لمحہ کے لئے بھی قادیان کو چھوڑنے کا خیال تک نہ آیا۔

آپ بتاتے تھے کہ حضور انورؓ کے جانے کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ امیر مقامی اور نگران مقرر کئے گئے۔ بعدہٗ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب امیر ونگران مقرر ہوئے اور آپ کے لاہور تشریف لے جانے کے بعد شعبۂ حفاظت مرکز کے نگران مکرم شیر ولی صاحب ریٹائرڈ صوبیدار میجر اور آنریری کیپٹن نگران اور امیر مقامی بنائے گئے۔ مکرم شیر ولی صاحب کے جانے کے بعد چونکہ حالات کافی حد تک پُرامن ہو گئے تھے اس لئے حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جٹؓ کو ناظراعلیٰ وامیر مقامی بنایا گیا۔ اسی کے ساتھ حسب ارشاد حضور انورؓ صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے قیام اور بیرونی جماعتوں کو منظّم کرنے کا کام شروع ہوا۔ اکثر دفاتر نے کام کرنا شروع کردیا۔ ساتھ ہی صدر انجمن احمدیہ کی جائیدادوں کی واگزاری کا کام بھی شروع ہوا جو محکمہ کسٹوڈین کی تحویل میں چلی گئی تھیں۔

مرکزی حکومت کی ہدایت پر حکومت پنجاب کا یہ فیصلہ قابل تعریف تھا کہ قادیان کے انخلا کے بعد جو چند سو افراد قادیان میں رہ گئے تھے ان کی حفاظت کا سرکاری طور پر انتظام کیا گیا۔ موجودہ احمدیہ محلّہ احمدیوں کی تحویل میں رکھے جانے کا فیصلہ ہوا۔ نیز یہ بھی فیصلہ ہوا کہ اس ایریا میں کسی غیرمسلم کو خالی ہونے والے مکان الاٹ نہ ہوں گے۔ چنانچہ محلّہ احمدیہ آہستہ آہستہ آباد ہونا شروع ہوا۔ شادی شدہ درویشان کی فیملیاں جو پاکستان چلی گئی تھیں واپس آنے لگیں۔ بعض غیرشادی شدہ درویشان کی ہندوستان کے مختلف علاقوں میں شادیاں ہوئیں اور بعض خاندان حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر قادیان آکر آباد ہوئے۔

محترم سردار محمود احمد صاحب کی شادی 1945ء میں اپنے تایا مکرم غلام احمد صاحب مرحوم کی بیٹی مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ سے ہوئی تھی۔ 1947ء میں آپ کی اہلیہ بھی پاکستان چلی گئی تھیں اور 1950ء میں حالات نارمل ہونے پر واپس قادیان آگئیں۔ شادی کے سات سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے اولاد سے نوازا۔ کُل تین بیٹے اور تین بیٹیاں عطا ہوئیں جو اللہ کے فضل سے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ آپ نے اپنی ساری اولاد کی بہترین رنگ میں تربیت کی۔

تقسیم ملک کے بعد جب حالات مکمل طور پر سازگار ہوگئے اور صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر قائم ہوگئے تو شعبۂ حفاظت مرکز کے تعلیم یافتہ درویش نوجوانوں کو دفاتر میں کام کرنے کی ذمہ داری سونپی جانے لگی۔ چنانچہ محترم سردار صاحب کو مختلف شعبوں میں پہلے بطور نائب ناظر، پھر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ، پھر ناظر بیت المال آمد وخرچ اور نائب ناظر اعلیٰ کے طور پر خدمت بجا لانے کی توفیق ملی۔ 1985ء میں ناظر بیت المال خرچ کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ بعدہٗ بطور نائب ناظم وقف جدید بیرون تقرر رہا۔ آخر کمزوری اور عمر کے تقاضا کی بنا پر 2005ء میں اس خدمت سے سبکدوش ہوئے۔ آپ نے نہایت لگن اور جذبہ سے تمام خدمات سرانجام دیں۔ ساری درویشانہ زندگی نہایت صبر وشکر سے گزاری اور ہمیشہ سلسلہ سے وفا کی۔ کبھی کوئی شکوہ نہیں کیا اور آبائی جائیداد کی بھی کوئی پروا نہیں کی۔

1982ء میں آپ کو انتخاب خلافت رابعہ کے موقعہ پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی نمائندگی کی سعادت ملی۔ اسی طرح 1988ء میں جلسہ سالانہ UK میں بطور نمائندہ صدر انجمن احمدیہ قادیان شامل ہوئے۔

محترم سردار محمود احمد عارف صاحب کی وفات 25 فروری 2009ء کو ہوئی۔ بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ درویشان میں تدفین عمل میں آئی۔

27 فروری کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن میں نماز جمعہ کے بعد آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی اور آپ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ’’...... آپ بھی نہایت نیک متقی نمازوں کے پابند صابر شاکر انسان تھے۔ درویشان تقریباً سارے ہی صابر شاکر ہیں۔ نوجوانی میں شیخوپورہ سے قادیان ہجرت کر گئے اور مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا اور زندگی وقف کرنے کی توفیق پائی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر فوج میں بھرتی ہوئے اور پھر آپ کے حکم سے ہی فوج چھوڑ دی اور جماعت کی خدمت پر آگئے۔ آپ نے ناظر بیت المال آمد وخرچ اور بعد میں نائب ناظم وقف جدید بیرون کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ان کی تین بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں آپ کے ایک بیٹے نصیر احمد عارف صاحب کو نظارت امور عامہ قادیان میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے‘‘۔

تیراکی میں اعزاز

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 11/اگست 2010ء کے مطابق مکرم فرخ شہزاد صاحب نے واپڈا کی سالانہ کھیلوں میں تیراکی میں دو طلائی، چھ نقرئی اور ایک کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔ جبکہ اس ٹورنامنٹ میں مکرم تنویر احمد صاحب نے چاندی کے تین اور ایک کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔ بعد ازاں نیشنل سوئمنگ چیمپئن شپ میں مکرم فرخ شہزاد صاحب نے چاندی کے دو اور کانسی کا ایک تمغہ جیتا جبکہ مکرم تنویر احمد صاحب نے کانسی کے دو تمغے حاصل کئے۔ اس کے علاوہ پنجاب کی سطح کے تیراکی کے مقابلوں میں ایک طفل عزیزم یاسر محمود سدھو نے چاندی کا ایک تمغہ حاصل کیا اور عزیزم کاشف محمود نے کانسی کا ایک تمغہ جیتا۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 6/اپریل 2010ء میں مکرم اعظم نوید صاحب کی ایک نعت شائع ہوئی ہے۔ اس نعت میں سے انتخاب پیش ہے:

کچھ اس طرح تری یادوں کا ذکر چلنے لگا
کہ ہر نفس تری فرقت پہ ہاتھ ملنے لگا
جب اس کے اسم کی سرسبز روشنی مہکی
زمین یاس کا پتھر بھی پھول پھلنے لگا
رگوں میں پھرنے لگا اک سرور کا عالم
اسی سے زیست کا کارِ جہاں بدلنے لگا
جب اس کے عشق کی شمع دل میں جلنے لگی
وفورِ سوز سے شیشۂ جاں پگھلنے لگا

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ اپریل 2010ء میں مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نعت شائع ہوئی ہے۔ اس طویل نعت میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

نعت لکھنے کا نہیں مجھ بے ہنر میں حوصلہ
مَیں کہ جو کچھ بھی کہوں گی آپؐ ہیں اس سے سِوا

آپؐ ہی کی ذات ہے وجہِ وجودِ کائنات
آپؐ ہی کے دَم سے اپنے آپ پر نازاں حیات
رحمۃللعالمیں ہیں، آپؐ ہیں عالی صفات
آپؐ ہی انسانیت کے واسطے راہِ نجات

صفحۂ تاریخ میں ہر اک ادا محفوظ ہے
صورت و گفتار و اندازِ حیا محفوظ ہے
نیم شب کا کرب اور آہ و بکا محفوظ ہے
آپؐ کے دل کی تڑپ حرفِ دعا محفوظ ہے

بے سُری دنیا میں آہنگ و ترنُّم آپؐ ہیں
خُلقِ اعظم آپؐ قرآنِ مجسّم آپؐ ہیں
ہے پسِ پردہ خدا، محوِ تکلّم آپؐ ہیں
رحمتِ یزداں کے ہونٹوں کا تبسم آپؐ ہیں

آپؐ کو تخلیق کرکے مسکرا اٹھا خدا
پھر کہا بےساختہ صَلِّ عَلیٰ صَلِّ عَلیٰ

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
August 30, 2013 – September 5, 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday August 30, 2013

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Quran
01:05	Huzoor's Meeting With New Converts: Recorded on May 14, 2011.
02:05	The Real Concept Of Jihad
02:45	Japanese Service
03:05	Tarjamatul Quran Class: Recorded on November 26, 1996.
04:15	Kasre Saleeb
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 262
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
07:00	Yassarnal Quran
07:25	Rah-E-Huda
09:00	Jalsa Salana 2013 Inspection: Recorded on 25 August 2013, from Hadeeqa-tul-Mahdi, UK.
11:00	Live proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
12:00	Live Friday Sermon: delivered by Huzoor live from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
13:10	Live proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
15:25	Live proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the flag hoisting ceremony and opening address delivered by Huzoor
17:30	Live proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
19:00	Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
20:00	Repeat of Friday Sermon [R]
21:00	Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
23:15	Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the flag hoisting ceremony and opening address delivered by Huzoor

Saturday August 31, 2013

00:50	Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
02:50	Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
03:50	Friday Sermon: Recorded on August 30, 2013.
04:50	Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
08:00	Live proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
09:00	Live proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the men's morning session
11:00	Live proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including Huzoor's address from the ladies' Jalsa Gah
12:30	Live proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
13:00	Live proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
15:00	Live proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including an address delivered by Huzoor
17:00	Live proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
19:00	Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
20:00	Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the men's morning session
22:00	Repeat of proceedings from Jalsa UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including Huzoor's address from the ladies' Jalsa Gah
23:30	Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK

Sunday September 1, 2013

00:00	Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
01:30	Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including an address delivered by Huzoor
04:00	Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
06:00	Tilawat
06:30	Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including Huzoor's address from the ladies' Jalsa Gah
08:00	Live proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
09:00	Live proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the men's morning session
12:00	Live proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the international Bai'at ceremony
14:30	Live proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the concluding session and concluding address delivered by Huzoor
17:00	Live proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including a wrap up from the Jalsa Gah
19:00	Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK [R]
20:00	Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the men's morning session [R]
22:40	Repeat of proceedings from Jalsa UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the international Bai'at ceremony [R]
23:40	Repeat of proceedings from Jalsa UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK [R]

Monday September 2, 2013

01:30	Repeat of proceedings from Jalsa UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the concluding session and concluding address delivered by Huzoor
04:00	Repeat of proceedings from Jalsa UK 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including a wrap up from the Jalsa Gah
06:10	Tilawat: Recitation of the Holy Quran
06:30	Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa UK 2012: from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK
07:30	Friday Sermon: Recorded on August 30, 2013, from Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK
08:30	Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa 2013: from Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK
10:45	Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa 2013: from Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Including flag hoisting ceremony and opening address delivered by Huzoor
12:20	Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa 2013: from Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK
14:20	Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa 2013: from Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK
15:20	Friday Sermon: Recorded on August 30, 2013, from Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK.
16:20	Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa 2013: from Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK
18:35	Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa 2013: from Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Including flag hoisting ceremony and opening address delivered by Huzoor
20:10	Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa 2013: from Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK
22:10	Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa 2013: from Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK
23:10	Friday Sermon: Recorded on August 30, 2013, from Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK.

Tuesday September 3, 2013

00:10	Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa 2013: from Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK
02:25	Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa 2013: from Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK
04:00	Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa 2013: from Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK
06:00	Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
07:00	Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
09:00	Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK. Including an address delivered by Huzoor from ladies Jalsa Gah.
10:30	Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
11:00	Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
12:30	Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK. Including an address delivered by Huzoor.
15:00	Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
16:00	Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
17:00	Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
18:00	Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
20:00	Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK. Including an address delivered by Huzoor from ladies Jalsa Gah.
21:30	Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
22:00	Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
23:30	Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK. Including an address delivered by Huzoor.

Wednesday September 4, 2013

02:00	Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
03:00	Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
04:00	Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
05:00	Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2012: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
06:00	Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
07:00	Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
09:40	Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2013: including International Bait ceremony 2013, from Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK.
10:40	Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
12:30	Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2013: including the Concluding Session and Concluding address by Huzoor from at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK.
15:00	Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
17:00	Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
18:00	Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
20:40	Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2013: including International Bait ceremony 2013, from Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK.
21:40	Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
23:30	Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2013: including the Concluding Session and Concluding address by Huzoor from at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK.

Thursday September 5, 2013

02:00	Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
04:00	Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
05:00	Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2013: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran
07:00	Huzoor's Address To German Guests: Recorded on June 25, 2011.
08:00	Beacon of Truth
09:00	Tarjamatul Quran Class: Recorded on November 12, 1996.
10:05	Indonesian Service
11:15	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Quran
13:00	Beacon of Truth
14:00	Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon recorded on August 30, 2013, from Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK.
15:05	Kasre Saleeb
15:45	Maseer-E-Shahindgan
16:30	Tarjamatul Quran Class [R]
17:40	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:25	Huzoor's Address To German Guests [R]
19:30	Faith Matters
20:35	The Real Concept Of Jihad
21:10	Tarjamatul Quran Class [R]
22:15	Kasre Saleeb
22:55	Beacon of Truth

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 20 | Friday 23 August , 2013 | Issue No. 34

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2013ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(طارق حیات۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر99)

حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ایسے کچھ بگڑے کہ اب بنتا نظر آتا نہیں
آہ کیا سمجھے تھے ہم اور کیا ہوا ہے آشکار
کس کے آگے ہم کہیں اس دردِ دل کا ماجرا
اُن کو ہے ملنے سے نفرت بات سننا درکنار
کیا کروں کیونکر کروں میں اپنی جاں زیرو زبر
کس طرح میری طرف دیکھیں جو رکھتے ہیں نقار
اِس قدر ظاہر ہوئے ہیں فضل حق سے معجزات
دیکھنے سے جن کے شیطاں بھی ہوا ہے دلفگار
پر نہیں اکثر مخالف لوگوں کو شرم و حیا
دیکھ کر سو سو نشاں پھر بھی ہے توہیں کاروبار
صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اِک نشاں کافی ہے گر دل میں ہے خوف کردگار

(درثمین،صفحہ:127-128)

قارئین الفضل کے لئے Persecution Report بابت ماہ مئی اور جون 2013ء سے چند واقعات کا خلاصہ درج ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پیارے آقا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کے لئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

مئی2013ء

......نواب شاہ، اپریل: مکرم عبدالصمد خان صاحب کے انٹرنیٹ کیفے میں فاروق نامی لڑکا ملازم تھا، ایک دن یہ لڑکا قریبی دکان پر خریداری کرنے گیا تو پٹھان دکاندار نے باتوں باتوں میں عبدالصمد صاحب کے گھر کا پتہ معلوم کرنے کی کوشش کی، اور بعد میں خود ہی صمد صاحب کے محلّہ کا نام لے کر فاروق کو بتایا کہ صمد کے ساتھ بھی وہی ہونے والا ہے جو دوسرے قادیانیوں کے ساتھ ہو چکا ہے۔

یاد رہے کہ نواب شاہ میں متعدد احمدیوں کو شہید کیا جا چکا ہے۔

......نواب شاہ میں ہی مکرم محمد امتیاز صاحب کی بیکری میں نوید نامی لڑکا کام کرتا ہے۔ نوید کو ایک شدید معاند شخص بلال ملا اور پوچھا کہ آصف ابھی تک زندہ ہے؟ یاد رہے کہ ایک قاتلانہ حملہ میں یہ احمدی نوجوان آصف شدید زخمی ہو گیا تھا۔

الغرض شہر نواب شاہ میں احمدیوں کے لئے خطرات روزافزوں ہیں۔

......سیٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی، 28 مئی: ایوان توحید کے کارکن مکرم تنویر احمد صاحب قریب واقع دکان سے اشیاء خورونوش خریدنے گئے تو دکاندار نے احمدیوں سے لین دین کی ممانعت کا بتایا اور سامان نہ دیا۔

......راجہ بازار، 6 مئی: یہاں مکرم محمد سلطان صاحب ''بسم اللہ مصالحہ جات'' کے نام سے دکان چلاتے ہیں۔ دن دو بجے دو مولوی آئے اور دکان سے تمام اسلامی تحریرات فوراً ختم کرنے کا حکم دیا۔ مگر سلطان صاحب نے ایسا کرنے سے انکار کردیا۔ شام پانچ بجے بارہ مولوی آئے اور تمام تحریرات ازخود ختم کردیں نیز دکان سے باہر آویزاں بڑا بورڈ اتارنے کا حکم دیا۔

ان مولویوں نے جاتے ہوئے اپنا رابطہ نمبر ہمسایہ دکاندار کو دیا کہ اگر یہ احمدی بورڈ نہ اتارے تو ہمیں اطلاع کر دینا۔ مکرم سلطان صاحب نے پولیس کو واقعہ کی اطلاع کردی ہے لیکن پولیس کی جانب سے کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔

......صفارہ مارکیٹ، 7 مئی: مکرم محمود احمد صاحب کی جیولری کی دکان ہے۔ مارکیٹ کمیٹی کے لوگوں نے آکر محمود صاحب کو دکان سے اسلامی تحریرات ختم کرنے کا کہا۔ اس احمدی نے جواب دیا کہ تم خود جو کرنا چاہو کرو لیکن مجھے اس گستاخی سے معذور سمجھو۔ تب ان لوگوں نے فوری طور پر دکان سے تمام عربی الفاظ اور جملے ختم کر دیئے۔

......نبی چوک، 29 مئی: یہاں مکرم ضیاء القمر سبزواری صاحب کی دکان واقع ہے۔ تحریک ختم نبوت کے مولویوں نے یہاں آکر بھی اسلامی الفاظ ختم کرنے کا حکم دیا لیکن مکرم ضیاء صاحب کے انکار پر ازخود تمام بورڈ اور چارٹ اتار دیئے جن پر عربی زبان میں جملے درج تھے۔

ان مولویوں نے حکم دیا کہ تم اپنے گھر کے باہر سے بسم اللہ بھی ختم کرو۔ تب ضیاء صاحب نے بتایا کہ میں تو کرایہ دار ہوں اور مالک مکان غیر احمدی ہے تم اس سے رابطہ کرلو۔

قارئین کے علم میں ہوگا کہ مولویوں کی طرف سے قبل ازیں لاہور شہر میں احمدیوں کے رہائشی اور کاروباری مقامات سے باقاعدہ مہم کی شکل میں عربی الفاظ اور جملے ختم کروائے گئے تھے۔ اس وبا کے جراثیم اب راولپنڈی میں اپنا اثر دکھا رہے ہیں۔

جون2013ء

...... گرین ٹاؤن، لاہور، 17 جون: مکرم جواد کریم صاحب کو نامعلوم افراد نے گھر کے اندر گھس کر شہید کر دیا۔ بوقت شہادت آپ کی عمر 33 سال تھی۔

اطلاعات کے مطابق گرین ٹاؤن کے رہائشی جواد صاحب رات ساڑھے آٹھ بجے اپنے گھر کی سیڑھیاں اتر رہے تھے کہ نامعلوم افراد اندر داخل ہوئے اور سینے میں گولی ماردی۔ آپ کو فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا لیکن آپ جانبر نہ ہوسکے۔ مکرم جواد صاحب کا نہ کسی سے جھگڑا تھا اور نہ کوئی ذاتی دشمنی تھی، بس ایک جرم تھا کہ آپ ایک مخلص احمدی تھے جو جماعتی کاموں میں پیش پیش تھے۔ آپ کو گزشتہ کچھ عرصہ سے دھمکیاں بھی مل رہی تھیں۔

جواد کریم صاحب پر فائرنگ کی آواز سن کر آپ کے بھائی جو گھر کی نچلی منزل میں رہتے ہیں، دوڑ کر باہر آئے تو حملہ آوروں نے ہوائی فائرنگ کی اور کہا: اگلی باری تمہاری ہے۔

شہید مرحوم کی بیوہ ڈاکٹر ہیں، آپ کے تین چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، سب سے چھوٹے بچے کی عمر محض پانچ ماہ ہے شہید مرحوم کی والدہ صاحبہ اس انتہائی اچانک اور ظالمانہ حملہ کے صدمہ سے اگلے دن اللہ کو پیاری ہوگئیں۔

......کراچی، 11 جون: مکرم حامد سمیع صاحب کو بھرے بازار میں گولیاں مار کر شہید کر دیا گیا۔ یہ 48 سالہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ ایک معروف اور مخلص احمدی تھے۔

جماعت کی پریس ریلیز میں آیا کہ چوہدری حامد سمیع صاحب کو کراچی میں محض احمدی ہونے کی وجہ سے شہید کر دیا گیا ہے۔ آپ ایم اے جناح روڈ پر الحیات چیمبرز میں واقع اپنے دفتر سے شام ساڑھے چھ بجے گھر کے لئے نکلے، گاڑی میں آپ کے دو دوست بھی سوار تھے، راستہ میں موٹر سائیکل سوار چند نامعلوم افراد نے گاڑی پر فائرنگ کردی۔ چھ گولیاں شہید مرحوم کے چہرہ، ہاتھوں اور جسم میں پیوست ہوگئیں جن سے آپ نے موقع پر اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کردی۔

پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو کم سن بیٹیاں اور ایک گیارہ سالہ بیٹا شامل ہیں۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے بتایا کہ 1984ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے اجراء سے لے کر اب تک 231 احمدیوں کو شہید کیا جا چکا ہے۔ صوبہ سندھ کے اندر 51 شہادتوں میں سے 21 کراچی شہر کی ہیں اور یہ تقریباً تمام شہداء ہی اعلیٰ تعلیم یافتہ اور معروف احمدی احباب تھے۔

......جہلم، 11 جون: مکرم نوید احمد صاحب ابن مکرم رشید احمد صاحب دن سوا ایک بجے اپنی دکان میں بیٹھے تھے کہ نامعلوم حملہ آوروں نے فائرنگ کر کے آپ کو شدید زخمی کر دیا، آپ کو فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا۔

تین نامعلوم افراد ایک موٹر سائیکل پر آئے اور دکان کے سامنے موٹر سائیکل کھڑا کر کے ایک نے قریب آکر مکرم نوید صاحب سے پینے کے لئے پانی مانگا اور گلاس پکڑ کر کہنے لگا کہ یہ تو بہت گرم ہے۔ تب مکرم نوید صاحب نے کہا کہ اندر آجائیں اور پنکھے کے نیچے بیٹھ کر ٹھنڈا پانی پئیں۔ جس پر یہ تینوں نامعلوم افراد دکان کے اندر آگئے اور ایک نے پستول نکال لیا۔ مکرم نوید صاحب نے بچاؤ کی بہت کوشش کی لیکن حملہ آور نے گولی چلادی۔ گولی بائیں آنکھ کے نیچے لگی اور اس احمدی نوجوان کا جبڑہ پارہ پارہ کر دیا نوید صاحب کو لہولہان دیکھ کر حملہ آور کے دونوں ساتھیوں نے بھی فائرنگ کردی۔ گولیاں مکرم نوید صاحب کی پسلیوں کے نیچے لگیں اور جگر کا ایک حصہ زد میں آیا۔ حملہ آور فرار ہو گئے۔

مکرم نوید صاحب کو فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا۔ ابتدائی طبی امداد کے بعد آپ کو پمز ہسپتال راولپنڈی منتقل کیا گیا۔ خون کی متعدد بوتلیں لگنے کے بعد اب نوید صاحب کی حالت خطرے سے باہر ہے۔

یاد رہے کہ مکرم نوید صاحب، مقامی قائد خدام الاحمدیہ کے بڑے بھائی ہیں۔

......پسرور، ضلع سیالکوٹ، 31 مئی: مقامی احمدی نماز جمعہ کے لئے مربی صاحب کے گھر جمع ہوتے تھے کیونکہ یہاں احمدیوں کی اپنی الگ مسجد نہیں ہے۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے وقت ایک پولیس انسپکٹر آیا اور احمدیوں کو نماز جمعہ پڑھنے سے روک دیا۔ موقع پر موجود احمدیوں نے بہت وضاحتیں کیں لیکن وہ نہ مانا اور کہنے لگا کہ **اچھا اگر جمعہ پڑھنا ہے تو این او سی دکھاؤ** کہ تم احمدیوں کو یہاں جمعہ پڑھنے کی اجازت ہے۔ اس بھلے مانس کو بتایا گیا کہ جمعہ کی فرض عبادت کی ادائیگی کے لئے این او سی مانگ رہے ہو۔ تم اسلامی جمہوریہ میں کھڑے ہو یا فرانس میں؟ حالانکہ اسی اسلامی جمہوریہ میں تمام غیر قانونی، غیر اخلاقی اور غیر شرعی افعال بغیر کسی این او سی کے جاری وساری ہیں۔

بالآخر پولیس انسپکٹر نے بتا ہی دیا کہ میں تم سے این او سی اس وجہ سے مانگ رہا ہوں کہ تمہارے یہاں جمعہ پڑھنے سے امن وامان کا خطرہ پیدا ہوسکتا ہے۔

احمدیوں نے پولیس کے اعلیٰ حکام سے رابطہ کیا تو ان کا کہنا تھا کہ مولویوں کی اجازت کے بغیر تم لوگ جمعہ نہ پڑھو۔ یاد رہے کہ اس علاقہ میں نہ تو احمدیوں کو مسجد کی تعمیر کی اجازت دی جارہی ہے اور نہ ہی اپنے گھر میں جمعہ پڑھنے کی اجازت مل رہی ہے۔

کیا یہی مذہبی آزادی کی انتہا ہے؟ اور ایسے کام کرنے والے لوگوں کے منہ سے دہشتگردوں کی کارروائیوں کا شکوہ کچھ جچتا نہیں ہے۔

......چک نمبر 107 رب شرقی، ضلع فیصل آباد، 14 جون: اس گاؤں میں پولیس کے دستے آئے اور احمدیوں کو اپنی مسجد کی تعمیر سے روک دیا۔ مسجد کی تعمیر احمدیوں کے گھروں کے اندر ہورہی تھی اور کام تقریباً مکمل ہو چکا تھا۔ مکرم منور احمد صاحب مقامی صدر جماعت کو تھانہ بلایا گیا تو آپ چند احمدیوں کو ساتھ لے کر تھانہ گئے تو وہاں ڈی ایس پی اور ایس ایچ او موجود تھے۔ انہوں نے احمدیوں پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا کہ تم لوگ ہمیں مطمئن کرو کہ 16 جون تک اپنی تعمیر شدہ مسجد ازخود گرادو گے۔

حکام بالا کے ایسے رویہ کی وجہ سے احمدیوں کی تشویش فطری امر ہے۔

(باقی آئندہ)